من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

الحمد للہ این فقہ بی نظیر از تصنیف عالم شہیر جناب مولوی محمد قدرت حلیم صاحب دام فضالہ

المسمی بہ

ھ
شرائط المذان

بار دوم

بسبب کثرت شائقین باہتمام بندہ حقیر سید غلام دستگیر نبیرۂ سید علی مرحوم و مغفور

در مطبع احمدی مدراس بہ طبع مزین مطبوع جہان شد ۱۳۰۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی منّ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسہم یتلو علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وجعلنا من امۃ ھذا الرسول المحمود الذی قال اختلاف امتی رحمۃ فاختلاف الائمۃ رحمۃ الامۃ والصلوۃ والسلام علی حبیبہ وخیر خلقہ ومختارہ سیدنا ومولانا وشفیعنا محمدٍ وعلی الہ واصحابہ کاشفی الغمۃ **اما بعد** امیدوار رحمت خدای ارحم الراحمین وطلبگار شفاعت نبی شفیع المذنبین محمد قدرت حلیم حنفی مدراسی بن محمد قدرت رسول ناصری قریشی بن محمد قدرت کریم گوپاموی بخاری نے نجاھم اللہ البار من عذاب القبر والنار وحشرھم فی زمرۃ حبیبہ الرؤف الرحیم المنجی البشیر انہ بالاجابۃ وبکل فضلٍ جدیر چند ضروری مسائل چاروں مذاہب ناجیہ کے معتبر کتب سے مثل غنیۃ الطالبین تصنیف جناب شہنشاہ اولیا نائب انبیا محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت غوث محی الدین سید عبد القادر الحسنی الحسینی الحنبلی الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ اور اختلاف الائمۃ الاربعہ تصنیف علامہ مولانا سید احمد بن سید اسحق بن سید ابراہیم الحسنی الحسینی المعروف بنظام الدین المحدث الحنفی الشیرازی اور عیون المذاہب تصنیف مولانا قوام الدین محمد بن محمد بن محمد الحنفی البخاری اور ارکان اربعہ تصنیف بحر العلوم ملک العلما مولانا عبد العلی محمد الحنفی الکھنوی اور شرح مقدمۃ العزیۃ للجماعۃ الازہریۃ تصنیف شیخ الاسلام عبد الباقی بن یوسف المالکی الزرقانی اور کفایۃ الطالب الربانی شرح رسالۃ ابن ابی زید قیروانی تصنیف علامہ مولانا ابو الحسین المالکی

اور میزان شعرانی تصنیف عارف الصمدانی عبد الوہاب الشافعی الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ
فی اختلاف الائمہ تصنیف علامہ مولانا صدر الدین محمد بن عبد الرحمن
الشافعی اور کافی تصنیف مولانا موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن [illegible] الحنبلی
المقدسی اور ہدایۃ الراغب شرح عمدۃ الطالب تصنیف علامہ مولانا عثمان بن احمد الحنبلی
النجدی رحمہم اللہ تعالی اور معدن الفقہ وغیرہ سے جمع کرکے شرائط المذاہب تاریخی ۱۲۹۹
نام رکھا امید دینی برادرون سے یہ ہے کہ اگر اس رسالے مین کہین سہو اور خطا پاوین تو چادر عفو
سے ڈھانپین اور قلم اصلاح سے آراستہ کرین وعلی اللہ توکلت فی البدایۃ والنہایۃ

کتاب الطہارۃ

قال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے اے ایمان والو جب تم کھڑے ہونگے طرف نماز کے یعنی جب تم ارادہ کروگے نماز پڑھنے کا جس حال مین کہ تم محدث ہو حدث اصغر سے بس دہولو اپنے منہہ کو اور ہاتون کو کہنیون تک اور مسح کرو اپنے سر کا اور دہوؤ اپنے پاؤنکو ٹخنون تک۔ معلوم کیجیے کہ خداوند عالم نے اس آیۂ شریفہ مین وضو کے ان فرضون کو بیان فرمایا ہے اور ان چار فرضون پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔ پہلا فرض غسل منہ ہے یعنی منہہ دہونا۔ غسل کی معنی پانی بہانا ہے اگر پانی سے فقط تر کرے تو فرض ادا نہوگا۔ منہہ کا حد طول مین سر کے بال جو اکثر لوگ کو اُگتے ہین وہانسے ٹھڈی کے نیچے تک اور عرض مین ایک کان سے دوسرے کان تک۔ دوسرا فرض دہونا دونون ہاتونکا کہنیون سمیت تیسرا فرض مسح کرنا سر کا اسمین اختلاف ہے۔ نزدیک امام ابوحنیفہ کے پاؤ سر کا مسح فرض ہے اور تمام سر کا سنت۔ اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے تمام سر کا مسح فرض ہے لیکن نزدیک امام احمد کے عورت اگر بعض سر کا مسح کرے تو کافی ہوگا اور نزدیک امام شافعی کے ایک بال کا مسح کرنے سے بہی فرض ادا ہوتا ہے لاکن سنت ہے تمام سر کا چوتہا فرض دہونا دونون پاؤنکا

ٹخنون سمیت اور آن چار فرضون کے سواے اور بہی چند فرایض ہین جنمین ائمہ اربعہ کا اختلاف ہی۔
انہین سی ایک نیت ہی کہ وہ فرض ہی دلہین نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور سنت نزدیک امام ابوحنیفہ کے
اور زبان سی کہنا مستحب ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور زبان سی نہ کہنا افضل ہی نزدیک امام مالک کے
اور ترتیب فرض ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے یعنی اول منہہ دہونا بعد ہاتھہ بعد سر کا مسح بعد
پاؤن دہونا اور سنت ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور موالات یعنی اعضاے درپے دہونا
فرض ہی نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور سنت ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے اور
دلک یعنی رگڑنا اعضا کا فرض ہی نزدیک امام مالک کی اور مستحب نزدیک ائمہ ثلثہ کے۔ اور مضمضہ اور
استنشاق یعنی کلی کرنا اور ناک مین پانی لینا فرض ہی نزدیک امام احمد کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ
ثلثہ کے اور مستحب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر روزہ دار نہو مبالغہ کرنا کلی کرنے مین تاکہ پانی حلق تک
پہنچی اور ناک مین پانی لینی مین تاکہ پانی نتہنونکی آخر تک پہنچی اور افضل ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام
مالک کے تین دفعہ مضمضہ بعد تین دفعہ استنشاق کرین اور چہہ دفعہ بہی تازہ پانی لین اور نزدیک
امام شافعی کے افضل ہی ایکہی چلو سی مضمضہ اور استنشاق کرین اور تین ہی دفعہ تازہ پانی لین اور
نزدیک امام احمد کے اختیار ہی چاہی ایک ہی چلو سی تین دفعہ کلی بہی کرے اور ناک مین پانی بہی لیوی
یا تین چلو سی یا چہہ دفعہ بہی تازہ پانی لین اور تسمیہ یعنی بسم اللہ کہنا فرض ہی نزدیک امام احمد کے اور
سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی پس فرایض وضو نزدیک امام ابوحنیفہ کی چار ہین اور نزدیک امام شافعی کی چہہ اور نزدیک امام مالک کے
سات اور نزدیک امام احمد کے دس اور سنت ہی مسواک کرنا نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن مکروہ ہی روزہ دار
کو بعد زوال کے نزدیک امام شافعی کے اور ایک قول سی امام احمد کے مگر دوسری قول مین امام احمد کے
اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے مکروہ نہین اگر مسواک نہو تو انگلی سی دانتونکو ملے اور سنت
ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے دہونا دونون ہاتون کا پہونچون تک تین دفعہ اور ہر عضو کا تین بار دہونا اور
نزدیک امام شافعی کے سر کا مسح بہی تین بار سنت ہی نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہی مسح کانونکا بہی تین
بار نزدیک امام شافعی کے اور ایک بار نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مسح کانونکا اُسی تری سی کرے جو باقی ہی

مسح سر کی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور تازہ پانی لینا بہی سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے خلال کرنا انبوہ داڑہی کا اور پاؤنکے انگلیونکا اور واجب ہی ہات کی انگلیون کا خلال نزدیک امام مالک کی اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے تیامن یعنی سیدہی جانب سی ہر عضو کا دہونا مثلاً پہلے داہنا ہاتہہ دہووی بعد ازان بایان مگر رخسارون اور پونچونکو ملاکے دہووی اور دونون کانونکا مسح ملاکے کری اور مستحب ہی گردن کا مسح نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور مستحب نہین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور سنت ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے منہہ دہونا زیادہ مقدار فرض سے اسیطرح دہونا ہاتہون اور پاؤن کو کاندہون اور زانون تک اور سنت نہین نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی مگر مستحب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے منہہ مقدار فرض سی زائد دہونا اور ہاتونکو آدہی ڈنڈ تک اور پاؤنکو آدہی پنڈلی تک

باب نواقض الوضو

وضو باطل ہوتا ہی نکلنے سے کسی چیز کے آگے یا پیچہی سی معتاد ہو یعنی اسکے نکلنی کی عادت ہو جیسے بول اور غایط اور ہوا دبر سی یا غیر معتاد رہی جیسے کیڑا اور سنگریزہ فرج سے یا ذکر سی نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور نزدیک امام مالک کی معتاد سی وضو باطل ہی غیر معتاد سی باطل نہین اور منی نکلنی سے وضو باطل نہین ہوتا نزدیک امام شافعی کے اور باطل ہوتا ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ہوا فرج اور ذکر سی نکلے تو وضو باطل نہین ہوتا نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی مگر باطل ہوتا ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور وضو باطل ہوتا ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے نکلنی سی کسی نجس چیز کے سوا ان دو راہون سے مانند خون اور پیپ کے جب بہ آوی اسجگہہ تک کہ جسکا دہونا وضو یا غسل مین واجب ہی پس اگر فصد لیوی اور نکلے بہت خون لاکن زخم کی جگہہ نہ بہرے تو بہی وضو باطل ہوگا اور اگر دبایا زخم کو اور اوس سی خون نکلا اور تجاوز کر گیا اگر نہ نچوڑتا تو نہ تجاوز کرتا تو بہی وضو ٹوٹا اور اگر کسی چیز کو دانت سی کاٹا اور خون کا اثر دیکہا یا خلال کیا اور خون خلال پر ظاہر ہوا یا ناک مین اونگلی کی اور انگلی پر خون دیکہا یا ناک جہاڑی اسمین سی جما ہوا خون مثل مسور کی دانے کی نکلا تو

ان سب صورتون مین وضو باطل نہوگا اور ایسا ہی سوئی گڑ جاوے اور خون اپنے مقام تک چڑھ آوے
لیکن نہ بہے اور اسیطرح آنکہہ کے اندر آبلہ ہوا اور اسپر سے پوست اتارا جاوے اور خون بہ نکلے مگر
آنکہہ کے اندر رہے وضو باطل نہوگا کیونکہ آنکہہ کے اندر وضو اور غسل مین دہونا واجب نہین اسیطرح باطل
نہین ہوتا کیڑا نکلنے سے زخم سے یا کان یا ناک یا منہہ سے یا گوشت کا ٹکڑا نکلنے سے اور نزدیک امام مالک
اور امام شافعی کے ان سب چیزون سے وضو باطل نہین ہوتا اور نزدیک امام احمد کے زاید نکلے تو
باطل ہوگا تہوڑا نکلے تو نہین اور قی سے بہی وضو باطل ہوتا ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے کہانا ہو یا تلخہ
یا خون بندہا ہوا اور خون جو تہوک کے برابر ہو ایسا کہ تہوک سرخ ہوجاوے اگر تہوک خون سے زیادہ
ہووے اور تہوک زرد ہوجاوے تو وضو نہین باطل ہوتا ہے اور بلغم سے بہی نہین باطل ہوتا اور شرط
ہے واسطے وضو باطل ہونیکے قی منہہ بہر کے ہووے اگر تہوڑی تہوڑی قی ہووے یک متلی سے اور سب
جمع کرے تو منہہ بہر کے ہووے تو بہی وضو باطل ہے اور وہ چیز کہ جسکے نکلنے سے وضو باطل نہین ہوتا
وہ چیز نجس بہی نہین ہے جیسے خون جبکہ مقام زخم سے جدا نہووے پاک ہے اسیطرح تہوڑی سی قی اور
نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے قی سے بہی وضو باطل نہین ہوتا اور نزدیک امام احمد کے زاید
ہو تو باطل ہے نہین تو باطل نہین اور ردّۃ سے یعنے کافر ہوجانے سے مسلمان کے نعوذ باللہ منہا
وضو نہین باطل ہوتا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور باطل ہوتا ہے نزدیک امام مالک
اور امام احمد کے اور وضو باطل ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے عقل زائل ہونے سے بسبب جنون یا نشہ
یا بیہوشی کے یا سونے سے چیت یا کروٹ یا اوندہے یا سر دہنا یا دونون زانون پر یا دونون ہاتون پر رکھے ہوے
یا ایک سرین پر ایسا کہ مقعد اوسکا زمین سے الگ رہے یا کسی چیز پر تکیہ کرکے سووے اسطرحسے کہ اگر وہ
چیز نکالی جاوے تو سونیوالا گر پڑے اور مقعد زمین پر مضبوط نرہے اور نہین باطل ہوتا وضو نزدیک امام
ابو حنیفہ کے سونے سے اوپر ہیئت نماز کے قیام مین ہو یا قعدے مین یا رکوع مین اگر سجدے مین سووے
تو شرط ہے وضو باطل نہونے کے لئے ہیئت مسنون پر مرد کے سونا ایسا کہ بازو بغل سے پیٹ ران سے
ران پنڈلی سے جدا رہے نماز مین ہو یا خارج نماز مین اور نزدیک امام مالک کے رکوع یا سجدے مین سووے تو

وضو باطل ہی بشرطیکہ سونا دراز ہو اور قیام اور قعدے مین سونے سی باطل نہین اور نزدیک امام
شافعی کے سب طرح کی سونے سی وضو باطل ہوتا ہی مگر جسوقت کہ مقعد زمین پر مضبوط رکھکر سووی تو نہین
باطل ہوتا ہی اور نزدیک امام احمد کی کسی ایک ہیئت پر دیر تک سووے تو وضو باطل ہوتا ہی اور باطل ہوتا ہی
وضو نزدیک امام احمد کی اونٹ کا گوشت کہانے سی اور نہین باطل ہوتا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نماز
مین قہقہہ کرنیسی وضو باطل ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی بشرطیکہ نماز ادا کرنیوالا بالغ رہی اور وہ
نماز رکوع اور سجود کی رہی پس لڑکا قہقہہ کرنیسی وضو باطل نہین ہوتا اور ایسا ہی نماز جنازہ اور سجدۂ
تلاوت مین قہقہہ کرنے سی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی قہقہہ کرنیسی وضو باطل نہین ہوتا مطلقا اور نہین
باطل ہوتا ہی وضو نزدیک امام ابو حنیفہ کے چہونے سی فرج اور ذکر کو اور باطل ہوتا ہی نزدیک ائمہ
ثلثہ کے بغیر حائل کی چہونے سی اور یہی شرط ہی نزدیک امام شافعی کی باطن کف سی یا انگلیونکی باطن سی
چہونا پشت کف سی چہووی تو وضو باطل نہوگا مگر باطل ہوگا نزدیک امام مالک اور امام احمد کے
اور نہین باطل ہوتا ہی وضو چہونیسی حلقۂ دبر کو نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور باطل
ہوگا نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور انثیین کو چہونیسی وضو باطل نہوگا نزدیک ائمہ اربعہ
کی اور نہین باطل ہوتا ہی وضو چہونے سی کسی مرد کی کسی عورت کو نزدیک امام ابو حنیفہ کی لاکن
مباشرت فاحشہ ہو یعنی شرمگاہ مرد اور عورت کی یا دو عورت یا دو مرد کی برہنہ چہوئی جاوی
ساتھہ انتشار کی تو دونون کا وضو باطل ہوتا ہی لاکن عورت کا وضو باطل ہونیکے واسطی انتشار ذکر
کا شرط نہین ہی۔ اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے باطل ہوتا ہی وضو لمس مرد کا چہونے سی عورت کو اگر حد
شہوت کو پہنچی ہو لاکن نزدیک امام احمد کے شرط ہی شہوت سی چہونا محرم رہی یا غیر محرم اور
نزدیک امام مالک کے چہونے کی وقت لذت پانا شرط ہی اگرچہ نہ قصد کری لذت کا محرم رہی یا غیر
محرم یا قصد کرے لذت کا اور نہ پاوی لذت تو بہی وضو باطل ہی غیر محرم کو چہونیسی اگر محرم کو چہووے
تو باطل نہین بغیر لذت کے اور نزدیک امام شافعی کے شہوت سی ہو یا بغیر شہوت کی وضو باطل ہوتا ہی
لاکن شرط ہی غیر محرم کو چہونا اگر محرم کو چہووی تو وضو باطل نہوگا جیسی مان اور ساس اور دایہ اور سوائے

اونہونکی جو ہمیشہ محرم ہین اگر سالی کو یا مانند اسکے جو ہمیشہ محرم نہین لاکن عورت نکاح مین رہی
تک محرم ہین چہوا تو وضو باطل ہوتا ہی اور چہوئی ہوئی عورتکا بہی وضو باطل ہوتا ہی نزدیک امام
مالک اور امام شافعی کے اور امام احمد کے ایک قول سی اور دوسری قول مین امام احمد کی باطل نہین
اور باطل ہوگا وضو نزدیک امام مالک کی چہونیسی امرد کو شہوت سی نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کی اگر کسی شخص کو
یقین ہووی اپنی کو طہارت ہی کرکے اور شک ہووی حدث سی تو وہ محدث ہی نزدیک امام مالک
کی اور طاہر نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر یقین ہووی حدث ہی کرکے اور شک ہووی طہارت مین
تو وہ محدث ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور حرام ہی محدث کو نماز پڑہنا اور سجدۂ تلاوت اور
سجدۂ سہو اور طواف کرنا اور قران شریف کو چہونا بغیر غلاف کی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور غلاف کی
ساتہہ چہونا جایز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور نہین جائز ہی نزدیک امام مالک اور
امام شافعی کے غلاف سی بہی لاکن دوسری اسباب کی ساتہہ قران شریف ہو تو بغیر قصد قرآن شریف
کے اٹہانا جایز ہی۔

باب الغسل

غسل مین دو چیزین ہی فرض ہین نزدیک امام شافعی کے اور تین نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور پانچ
نزدیک امام مالک اور امام احمد کے تمام بدن پر پانی ڈالنا فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور ملنا
بدن کا فرض ہی نزدیک امام مالک کی نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نیت سنت ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور
فرض نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مضمضہ اور استنشاق فرض ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اور
سنت نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی اور تسمیہ فرض ہی نزدیک امام احمد کی نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے
اور موالات اور خلال کرنا بالون کا فرض ہی نزدیک امام مالک کی نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور عورتون پر واجب
نہین کہ اپنی چوٹی کہولین لیکن بالون کے اندر پانی نہ پہنچی تو نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے
کہولنا واجب ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے پانی اندر پہنچنا ضرور نہین لاکن بالون
کی جڑ کو تر کرلین نہین تو کہولنا واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اجماع ہی ائمہ اربعہ کا غسل واجب ہونی پر غایب

ہونی سے حشفہ یعنی سر ذکر کے قبل یا دبر مین فاعل و مفعول پر انزال ہو یا نہو اگر بعد انزال کے پیشاب سے پہلے غسل کرے پھر بقیہ منی نکلے تو غسل واجب ہوگا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اگر بعد پیشاب کے نکلے تو واجب نہین اور واجب ہوگا نزدیک امام شافعی کے دونون صورت مین اور نہین واجب ہوگا نزدیک امام مالک کے دونون صورت مین اور میت اور چارپائی سے وطی کرنے سے غسل واجب ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن نزدیک امام ابو حنیفہ کے انزال شرط ہے اور واجب ہے غسل نزدیک ائمہ اربعہ کے منی نکلنے سے کود کر شہوت کے ساتھہ اگر بغیر شہوت کے انزال ہو تو غسل واجب ہے نزدیک امام شافعی کے اور واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر سونیوالا جاگے اور یاد ہے منی یا مذی کو تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ احتلام یاد نرہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے منی نکلنے سے غسل واجب ہے نہ مذی سے اگر احتلام یاد رکھے اور تری نہو تو غسل واجب نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور واجب ہوتا ہے غسل منقطع ہونے سے حیض و نفاس کے اگر بغیر خون کے بچہ پیدا ہو تو بھی غسل واجب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور واجب ہوتا ہے غسل نزدیک امام مالک اور امام احمد کے نو مسلم پر اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے لاکن جنب یا حائضہ یا نفسا ہو تو فرض ہے اور حرام ہے جنب کو جو حرام ہے محدث کو اور سوائے اسکے تلاوت قرآن شریف کی اور مسجد مین جانا اور ٹھہرنا نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے داخل ہونا واسطے گذرنے کے حرام نہین۔

باب المیاہ

جائز ہے وضو اور غسل پانی سے برسات کے اور زمین کے مانند چشمے اور حوض اور کنوین اور تالاب اور دریا وغیرہ کے تھوڑا ہو یا بہت جبکہ پاک اور پاک کرنیوالا ہو اگر نجس ہو تو جائز نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور پانی مین نجاست پڑے اور رنگ بو مزہ نہ بدلے تو پاک ہے بشرطیکہ دہ در دہ ہو نزدیک امام ابو حنیفہ کے یا قلتین ہو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور بغیر شرط کے نزدیک امام مالک کے اگر کوئی ایک صورت بدلی تو نجس ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے پانی تھوڑا ہو

یا بہت اور دہ دردہ وہ ہی جو مربع دس دس گز ہووی گز سو چوبیس انگل کے اور نہ کہل جاتی
ہو زمین چلو لینی سے اگر پانی جاری ہو تو دہ دردہ کی شرط نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کی
اور قلتین ضرور ہی جاری ہو تو بہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور قلتین وہ ہی جو
پانسو رطل بغدادی ہووی تقریباً پیمایش اسکی یون ہی کہ طول سوا ہاتہہ عرض سوا ہاتہہ عمق
سوا ہاتہہ اور جو پانی کہ مستعمل ہووی رفع حدث مین مثلاً فرض وضو یا غسل کیا ہو تو وہ پاک ہی
اور پاک کرنیوالا نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور امام مالک کی نزدیک پاک ہی اور اس پانی سی
طہارت کرنا دوسرا پانی موجود ہوتے پر مکروہ ہی اگر طہارت کیا تو اعادہ بہی نہین اگر مستعمل
ہووی پانی نیت عبادت سی فقط رفع حدث نہین مثلاً باوضو نے تجدید وضو کی تو مثل
پہلی صورت کے ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور پاک کرنیوالا بہی ہی نزدیک
امام شافعی اور امام احمد کے اور ایک قول سے امام احمد کے پاک کرنیوالا نہین اور جو پانی
کہ متغیر ہووی بسبب زیادہ رکہنے کے تو وہ پاک ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جو پانی پاک چیز
ملنے سی متغیر ہو جیسی زعفران وصابون تو وہ پانی پاک ہی اور پاک کرنیوالا نزدیک امام ابو حنیفہ
کی اور پاک کرنیوالا نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نہین نجس ہوتا پانی مرنے سی اوس جانور
کے جسمین خون جاری نہین جیسی چیونٹی اور مکہی اور مچہر نزدیک ائمہ اربعہ کی اور پاک ہوتا ہی
چمڑا مردونکا دباغت سی سوای خنزیر کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور سوای خنزیر
اور کتی کے نزدیک امام شافعی و امام احمد کے اور ایک روایت سی امام احمد کی چمڑا کسیکا پاک
نہین ہوتا اور جن جانورونکا چمڑا دباغت سی پاک ہوتا ہی ذبح سی بہی پاک ہوتا ہی نزدیک امام
ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور پاک نہین ذبح سی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے چمڑا اون
جانورونکا جنکا کہانا حلال نہین اور بال اور ہڈی مردیکے خنزیر کے سوای پاک ہی نزدیک امام
ابو حنیفہ کے اور ہڈی نجس ہی نزدیک امام مالک کے اور سب اجزا مردون کی سوای آدمی کی نجس
ہین نزدیک امام شافعی کے اور خنزیر اور کتی کے سوای سب کے بال فقط پاک ہین نزدیک امام احمد کی اور

بگنیۃ مچہلی اور تڈیکا جسکو ملخ کہتے ہین پاک ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر کوئی شخص کنوین
کے پانی سی وضو کرتا تہا جو دہ در دہ نہین ہی اور اسمین سی نجاست نکلی یا حیوان مرا ہوا
مگر پہولا پہٹا نہین اور معلوم نہین کہ کسوقت گرا ہی تو ایک رات دن کی نمازین قضا کری نزدیک
امام ابوحنیفہ کے اور اگر پہولا یا پہٹا ہی تو تین رات دن کی اور نزدیک امام شافعی اور امام
احمد کے اگر پانی قلتین ہووی اور متغیر نہو تو اعادہ نکری اگر متغیر ہو تو جب سی متغیر ہوا تب
سی اعادہ کرے اگر پانی قلتین سی کم ہو تو اتنی نمازین قضا کرین جو دلمین یقین ہو کہ مرغ
مرنے کے بعد ادا کی ہین اور نزدیک امام مالک کی اگر متغیر نہووی اوصاف ثلثہ سی تو
پاک ہی اور اعادہ نکری نماز کا اور اگر متغیر ہووی کوئی ایک اوصاف ثلثہ سی تو پانی نجس
ہی نماز کا اعادہ کرے۔ اگر کنوین مین مانند چڑیا یا چوہے کے مراہی پہولا پہٹا نہو تو
بیس ڈول سی تیس تک کہینچا جاوی اور کبوتر یا مرغی کے مثل مرجاوی تو چالیس سی ساٹھہ
تک اگر بکرا یا آدمی یا کتا مرجاوی یا اور کوئی نجاست پڑی یا کوئی حیوان مرکر پہولا پہٹا تو سب پانی کہینچا نزدیک
امام ابوحنیفہ کے اگر ممکن نہو تو دو آدمی جنکو موجودہ پانی کے مقدار کی پہچان ہو جتنا
پانی بتاوین اتنا کہینچ ڈالا جاوی اگر نہو سکے تو دو سو سی تین سو ڈول تک کہینچے اور ڈول اوسط ہون
یعنی جسمین ایک صاع پانی آتا ہو اور بحساب مدراس صاع کے تین پڑی ہوتے ہین تخمینا
اور نزدیک امام مالک کے اگر اوصاف ثلثہ سی کوئی ایک وصف بدلے تو پانی نجس ہے
اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے پانی متغیر ہو تو نجس ہی اگر متغیر نہو تو پاک ہی
جبکہ کنوان قلتین ہو لیکن کوئی جانور مرکر پاش پاش ہو جاوی تو سب پانی نکالا جاوی کیونکہ جو پانی نکالینگے
اسمین نجاست نکل آوے گی اگر سب پانی نکالنا ممکن نہو تو اتنا نکالین جو دلکو تشفی ہو
کہ اب کچہہ نجاست باقی نہین اگر قلتین سی کم ہو تو نجس ہی پہر پانی نکالنے سی پاک نہین
ہوتا چاہئی کہ اسمین اور پانی ڈالے یا چہوڑ دیوی دو قلے پانی ہونے تک اور نجس نہین
نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے جہوٹا اور پسینا جانوروںکا خنزیر اور کتے کے سوا

نجاست آلود نہو تو اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی درندونکا بہی نجس ہی اور خچر اور گدہی کا مشکوک اگر سوای اس مشکوک پانی کے دوسرا پانی نہو تو وضو کرے اُس پانی سی اور تیمم بہی کرے اور امام احمد کے ایک روایت مین نجس ہی اور پرندونکا مکروہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور نجس امام احمد کے نزدیک اور جہوٹا اور پسینا بلی کا مکروہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور پاک نزدیک امام احمد کے اور آدمی اور گہوڑی اور حلال جانورونکا پاک ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر نبیذ تمر کے سوای پانی نملے تو وضو کری نزدیک امام ابو حنیفہ کے ظاہر روایت مین اور صحیح یہہ ہی کہ تیمم کری اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے بہی تیمم کری اور اختلاف اسصورت مین ہی جبکہ وہ شیرین اور پتلا بہتا ہو مانند پانی کے اگر نشہ پیدا ہو تو کسی کی نزدیک اس سی وضو جایز نہین

ف یعنی وہ پانی جسمین [illegible] شیرین [illegible]

باب التیمم

تیمم کا حکم جناب باری کے طرف سی خاص ہماری ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو ہوا ہے اتفاق ہی ائمہ اربعہ کا تیمم جایز ہونے پر محدث اور جنب اور حایض اور نفسا کو بسبب بیماری اور نہ میسر ہونے پانی کے اور جایز ہی تیمم نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اوس چیز سی جو جنس زمین اور پاک ہو جیسی خاک اور ریگ اور پتھر اور سرمہ اور ہرتال وغیرہ اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہین جایز ہی تیمم سوای پاک خاک کے اور شرط ہی نزدیک امام شافعی کے خالص خاک رہنا اگر اسمین آٹا وغیرہ ملکر ہی تو تیمم جایز نہین اور جایز ہی نزدیک امام احمد کی اوس خاک سی جسمین آٹا وغیرہ پاک چیزین مخلوط ہین لاکن شرط ہی سب چیزونمین غبار رہنا اور فرض ہی نیت تیمم مین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نیت کرے نزدیک امام ابو حنیفہ کے طہارت کی یا مباح ہونے نماز یا رفع حدث یا جنابت کی یا عبادت مقصودہ کی جو بنہین صحیح ہی بغیر طہارت کے اور نزدیک امام مالک کے نیت مباح ہونے نماز کی کرے اور لازم نہین نیت حدث اصغر کی اگر حدث اصغر ہو تو اگر حدث اکبر ہی تو ضرور ہی نیت حدث اکبر کی اور جایز نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نیت رفع حدث اور جنابت اور طہارت کی بلکہ نیت نماز مباح ہونیکی کرے اور

امام احمد کے دوسری روایت مین ضرور ہی نیت حدث اصغر اور اکبر کی اور تعین کرنا ان دونون
مین سے جسکی طہارت ضرور ہی اور تیمم کیواسطے دو ضرب مارنا فرض ہی ایک سے مسح تمام منہہ کا کرے
دوسرے سے مسح ہاتونکا کہنیون سمیت ایسا کہ ذرا بہی نچہوٹے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام
شافعی کے اور ایک ضرب فرض ہی دوسری سنت نزدیک امام مالک کی پہلی سے مسح منہہ کا کرے
دوسرے سے ہاتونکا پونہچون تک فرض ہی اور کہنیون تک سنت اور نزدیک امام احمد کے سنت ہی
ایک ضرب مارے اور اس سے مسح کرے منہہ کا اور ہاتونکا پونہچون تک اگر دو ضرب مار کے ایک سے مسح
منہہ کا اور دوسرے سے ہاتونکا کہنیون تک کرے تو بہی مضایقہ نہین لاکن فرض ہی مسح منہہ اور
ہاتونکا پونہچون تک فقط اور جائز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایک تیمم سے فرض و نوافل جتنے چاہین
پڑہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سوا ایک فرض کے دوسرا ادا کرے لاکن نوافل جتنے چاہین ادا کرین
اور قضا نماز بہی پڑہنا جائز ہی نزدیک امام احمد کے اور جائز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے تیمم آگے
وقت کے کرنا اور باطل نہین وقت جانیسے اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک جائز نہین اور باطل ہوتا ہی
تیمم وقت جانیسے اور ایک روایت سے امام احمد کے باطل نہین اور جائز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کی نفل نماز کی
واسطے تیمم کرکے فرض نماز ادا کرنا اور ایسا ہی مطلق نماز کی نیت کرکے اور جائز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ
کے اور اسیطرح جائز ہی سجدہ تلاوت یا نماز جنازہ کی نیت کرکے فرض نماز ادا کرنا اگر نیت مس مصحف
یا مسجد مین داخل ہونیکی کی تو اوس تیمم سے نماز جائز نہین اور جائز ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی تیمم کیا ہو
شخص امامت کرنا وضو کیے ہوے لوگ کی اور سنت ہی تیمم مین موالات اور ترتیب نزدیک
امام ابو حنیفہ کے مانند وضو کے اور نزدیک امام مالک کی موالات فرض ہی اور ترتیب سنت
اور نزدیک امام شافعی کے ترتیب فرض ہی اور موالات سنت اور نزدیک امام احمد کی دونون
فرض ہین اور تسمیہ فرض ہی نزدیک امام احمد کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جائز ہی
تیمم نزدیک ائمہ اربعہ کے مسافر کو درحالیکہ نزدیک اسکی پانی ہی اگر خوف کرے تشنگی کا اور جائز
ہی تیمم اوس شخص کو جو مقید ہی شہر مین اور قادر نہین پانی پر لیکن نماز کا اعادہ کرے بعد زوال عذر

کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور اعادہ ضرور نہین نزدیک امام مالک اور امام
احمد کے اگر کسیکو تھوڑا پانی میسر ہو جو طہارت کو کافی نہین تو تیمم کرے نزدیک امام ابو حنیفہ اور
امام مالک کے اور جتنا ہو سکے اتنا دہووے اور باقی کیواسطے تیمم کرے نزدیک امام شافعی اور امام
احمد کے اگر کسی جاے پانی میسر نہو اور نہ تیمم کے لایق کوئی شئ تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے تشبہ
کرنا ساتھہ حالت مصلی کے واجب ہے پس رکوع کرے اور سجدہ کرے لاکن قرأت اور نیت نکرے
حدث اکبر ہو یا اصغر اگر جاے خشک نہو تو اشارہ کرے کہڑے رہکے اور دونون صورت مین اعادہ
کرے نماز کا جب پانی یا تیمم کے لایق کوئی چیز ملے اور نزدیک امام مالک کے نہ تیمم کرے نہ نماز پڑہے
جبتک کہ کوئی چیز لایق تیمم کے یا پانی نہ ملے اور امام ابو حنیفہ سے ایک روایت اور امام شافعی کا
قول قدیم اسیطرح ہے اور قول جدید مین فرض نماز پڑہے اور اعادہ کرے جسوقت کہ پانی یا تیمم
کے لایق کوئی چیز ملے اور امام مالک اور امام احمد کی ایک روایت مین ایسا ہی ہے اور امام مالک
کے تیسرے قول مین اور امام احمد کے دوسری روایت سے نماز پڑہے اور اعادہ نکرے اور رِدّہ
ناقض تیمم نہین ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ناقض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جو ناقض وضو ہے
وہ ناقض تیمم ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور لغو ہے تیمم کافر کا نہ وضو نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور
دونون لغو ہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل ہوتا ہے تیمم اوس شخص کا جو بسبب میسر نہونے پانی
کے تیمم کیا ہے اگر پانی ملے آگے نماز کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر نماز شروع کئے بعد پاوے تو
باطل ہے نماز اور تیمم نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور صحیح ہے نزدیک امام مالک کی نماز
اور نزدیک امام شافعی کے اگر مسافر ہو تو نماز صحیح ہے لاکن نماز قطع کر کے طہارت کرنا افضل ہے
اگر وقت تنگ ہو تو قطع کرنا حرام ہے اور مقیم کی نماز باطل ہے ایسا ہی مسافر نیت اقامت کی کرے
تو بھی باطل ہے اگر پاوے پانی بعد نماز کے تو اعادہ نکرے نماز کا نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مسافر
کے اسباب مین پانی رہے اور وہ بہول کے تیمم سے نماز پڑہے بعد پانی یاد آوے تو نماز کا اعادہ نکرے
نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور اعادہ فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور جائز

ہی تیمم واسطی نماز جنازہ اور عید کے فوت کا اندیشہ ہو تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور خوف سی فوت وقت اوس نماز کے جسکا بدل ہی تیمم نکرے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور بعض علمای حنفیہ کہتی ہین احتیاطاً تیمم کری اور نماز پڑہی پہر اعادہ کری اور نزدیک امام شافعی کے بہی ایسا ہی ہی اور نزدیک امام مالک کی تیمم کر کے نماز پڑہی اور اعادہ نکری اور امام احمد سی دو روایت ہین ایک مین تیمم جایز ہی دوسری مین نہین اگر دو برتن مین پانی بہرا ہی اور انمین سی ایک کا پانی پاک اور دوسری کا نجس ہی اور مصلی نہین جانتا کہ نجس کون ہی اور پاک کون ہی تو تیمم کری نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اور تحری کرے نزدیک امام شافعی کے اور وضو کری اوس پانی سی کہ جسکے طہارت کا ظن غالب ہو اور امام مالک سی دو روایتین ہین ایک مین تحری کری اور دوسری مین نکری۔

باب مسح الخفین

مسح موزونکا خصائص سے اسی امت کی ہی اور وہ جایز ہی بی وضو کو نزدیک ائمہ اربعہ کے جنب ہو تو جائز نہین اور جائز ہی نزدیک امام مالک کے بغیر حصر ایام کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مسافر کو تین رات دن اور مقیم کو ایک رات دن اور مسح فقط اوپر موزون کی کری نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور اوپر اور نیچے بہی کری نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی اگر اختصار کری اوپر فقط تو جایز ہی بالاتفاق اور تین انگلیونکی مقدار مسح فرض ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور تمام موزنکا مسح نزدیک امام مالک کے اور اکثر موزنکا مسح نزدیک امام احمد کے اور اوس قدر کہ جسپر اطلاق مسح کا آوی نزدیک امام شافعی کی فرض ہی اور ایک بار مسح کافی ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور مسح درست ہونی کے لئی شرط ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی بعد پہنی کے حدث کیوقت طہارت تمام رہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی پہنی کی وقت طہارت تمام رہی اگر کسیتی دونون پاؤن دہو کے موزی پہنی بعد اسکی باقی اعضا دہوئی اسکے بعد حدث ہوا یا وضو ترتیب سی کیا اور داہنی پاؤن کو دہوکی موزہ پہنا اور دوسری پاؤن کو دہو کے

دوسرا موزہ پہنا بعد اسکے حدث لاحق ہوا تو دونون صورت مین مسح جایز ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے کیونکہ وقت حدث کے دونون صورتمین طہارت کامل تھی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دونون صورت مین مسح جایز نہین کیونکہ پہلی صورت مین موزہ پہننی کی وقت طہارت تمام نتھی اور دوسری صورت مین داہنا موزہ پہننے کے وقت طہارت کامل نتھی اور واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی نکالنا دوسری موزی کا جب نکلے ایک موزہ اور ابتدا مدت مسح کی حدث کیوقت سی ہی بعد مسح کے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن ایک روایت سی امام احمد کے وقت مسح سی اور باطل ہوتی ہی طہارت گذر جانیسی مدت مسح کی نزدیک ائمہ ثلثہ کی نہ نزدیک امام مالک کی اور باطل ہوتی ہی طہارت نکالنی سی موزونکی پس دہو وی دونون پاؤنکو فقط نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی کے لاکن باطل ہوتا ہی پورا وضو نزدیک امام مالک کی زیادہ وقت ٹھہری تو موزہ نکالی بعد اور امام احمد سی دو روایتین ہین مشہور روایت مین باطل ہوتا ہی پورا وضو اور دوسری روایت مین کافی ہی دونون پاؤن کا دہونا اور مسح درست ہونی کے واسطی شرط ہی کہ وہ موزہ پہنکر چلنے کی لایق اور ساتر ہو تمام قدم کو مع ٹخنون کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جائز نہین مسح نزدیک امام ابوحنیفہ کی اگر موزہ تین انگلیونکی مقدار مین پھٹا ہو تو اور نزدیک امام مالک کی جائز نہین جبکہ پھٹا دہی مقدار ثلث قدم کی اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی اگر تہوڑا سا بہی پھٹا ہو تو مسح درست نہین اگر مقیم مسح کرکے ایکرات دن گذرنیکی آگے مسافر ہوا تو تین رات دن تک مسح کری نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور ایک راتدن تک نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر مسافر ایک راتدن گذرنی کے آگے مقیم ہوا تو ایک راتدن کی بعد موزہ اتاری نزدیک ائمہ ثلثہ کی نہ نزدیک امام مالک کی اور مسافر سفر معصیت مین مانند مقیم کی ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہ نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور ساقط کرتی ہی مسح موزہ کو جو چیز کہ ساقط کرتی ہی وضو کو نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

باب الحیض والنفاس

حیض وہ خون ہی جو رحم سی عورت بالغہ کے آتا ہی اور کم مدت حیض کی مقرر نہین نزدیک امام
مالک کی اور تین رات دن ہی کم مدت نزدیک امام ابو حنیفہ کے او ایکرات دن نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے اور اکثر ایام حیض کے دس رات دن نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور پندرہ رات دن
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایک قول سی امام احمد کی سترہ دن اور اقل طہر درمیان دو حیض کی پندرہ
رات دن نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ایک قول سی امام احمد کی تیرہ رات دن اور نہین ہی حد واسطی اکثر
ایام طہر کے نزدیک ائمہ اربعہ کی اور حرام ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی نماز اور روزہ حالت حیض ونفاس
مین لاکن قضا کرنا روزیکا فرض ہی او نمازکا نہین کیونکہ نماز کے قضا کرنی مین حرج ہی بخلاف
روزیکی اور ایک حکمت اسکی یون بیان کی گئی ہی کہ جب حوا علیہا السلام پہلی وقت حایضہ ہوین تو پوچہا آدم
علیہ السلام سے ایا نماز پڑہون یا نہین فرمایا آدم علیہ السلام نے کہ مین نہین جانتا ہون پس وحی بہیجی اللہ تعالی نے طرف اونکی واسطے ترک کرنے نماز کے اور جسوقت کہ پاک ہوئین حوا علیہا السلام
تو پوچہا آدم علیہ السلام سے واسطے قضا کرنے نماز کے فرمایا آدم علیہ السلام نے مین نہین جانتا ہون
پس وحی بہیجی اللہ تعالی نے طرف اونکی کہ نہین ہی قضا اوپر حوا کی اور جبکہ حایضہ ہوین روزیکی
حالتمین پہر پوچہا آدم علیہ السلام سے تب حکم کیا آدم علیہ السلام نے واسطے ترک کرنے روزیکی اور نہین
قضا کرنی پر اسکے قیاس کرتے اوپر نماز کے او سوقت حکم فرمایا اللہ تعالی نے انکو واسطے قضا کرنے روزیکی
اسوجہہ سے کہ آدم علیہ السلام نے حکم کیا بغیر حکم اللہ تعالی کے اور یہی کہا گیا کہ یہہ قیاس حوا علیہا السلام
سے ہی صادر ہوا اور حرام ہی حایضہ ونفسا کو جو حرام ہی جنب کو اور حرام ہی وطی کرنا حایض و نفسا سی
نزدیک ائمہ اربعہ کی اگر مباشرت کری سوای فرج کی تو جائز ہی نزدیک امام احمد کی اور نہین جائز ہی
نزدیک ائمہ ثلثہ کی ما بین ناف اور زانو کی لذت حاصل کرنا اور جایز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی وطی کرنا
آگی غسل کے اگر خون موقوف ہووی بعد دس دن کی اگر آگے دس دن کی موقوف ہووی موافق
عادت کی تو نہین جایز ہی یہانتک کہ غسل کری یا گذری وقت موافق غسل اور تکبیر تحریمہ کی یا تیمم
کر کی نماز پڑہی یا پانی نہو تو اگر عادت سی کم مدت مین خون موقوف ہو تو وطی جایز نہین جبتک کہ عادت

کیموافق وقت نگذری اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے وطی آگے غسل کے لاکن جایز ہی بعد تیمم کے
پانی ہو تو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہ نزدیک امام مالک کی اور نفاس وہ خون ہی جو بعد
تولد کی نمود ہوتا ہی اگر کامل بچہ پیدا ہونے کے آگے یا حمل کرنے کے دنونمین خون آوی تو استحاضہ ہی نزدیک
امام ابوحنیفہ کی نہ نفاس ہی نہ حیض اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی حیض کی صلاحیت
اسمین ہو تو حیض ہی نہین تو استحاضہ اور نزدیک امام احمد کی بچہ پیدا ہونیکی دو تین دن اگی خون نمود
ہووی تو نفاس ہی اوسکی آگے حمل کے دنونمین نمود ہو تو استحاضہ ہی اور نفاس توأمین کا یعنی
ان دو بچونکا جنکی ولادت مین فاصلہ کم چہہ مہینونسی رہی پہلی بچی سی ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے
اگر پہلی بچی سے چالیس دن گذری بعد خون رہی تو نفاس نہین اور نزدیک امام مالک کی بہی پہلی بچی سی
ہی لاکن ساٹھہ دن کی بعد بہی خون رہی تو دوسرا نفاس ہی اور نزدیک امام شافعی کی دوسری بچی سی نفاس
شروع ہوتا ہی اور امام احمد سی دو روایتین ہین ایک روایت مین پہلی بچی سی ہی دوسری روایت مین
پہلی بچی سی شروع ہوتا ہی بعد پہر دوسری بچی سی اور منقضی ہوتی ہی عدت دوسری بچہ سی نزدیک
ائمہ اربعہ کی اور اقل مدت نفاس کی مقرر نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اکثر چالیس دن نزدیک امام
ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور ساٹھہ دن نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی اگر منقطع ہو خون نفاس
کا اگی اکثر مدت کی تو جایز ہی وطی بعد غسل کے نزدیک ائمہ اربعہ کی لاکن مستحب ہی نزدیک امام احمد کی جبتک
چالیس روز نگذرین وطی نکری اور استحاضہ وہ خون ہی جو جاری ہوتا ہی رحم سی بغیر ایام حیض و نفاس
اور حکم اسکا یہ ہی کہ اسمین نماز اور روزہ اور دوسری عبادتین اور مجامعت منع نہین نزدیک ائمہ اربعہ
کی اور ایک قول سی امام احمد کی وطی کرنا جایز نہین مگر اس عورت کا شوہر زنا کا اندیشہ رکہتا ہو تو جایز
ہی اور فرض ہی ہر فرض نماز کیوقت ایسی عورت کو تازہ وضو کرنا ایسا ہی اگر کسی کو سلس البول
ہو تو نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور امام احمد کی اور واسطی ہر فرض نماز کی بہی تازہ وضو کرے
نزدیک امام شافعی کے فقط اور نزدیک امام مالک کی اگر مدت انقطاع خون کی اکثر خون جاری رہنی
کی مدت سی ہو تو وضو فرض ہی اگر دونون برابر یا مدت انقطاع کی کم ہی یا کسی کو سلس البول ہووی تو

وضو مستحب ہی واسطی ہر فرض نماز کے

باب النجاسة

شراب نجس ہی مگر سرکہ ہو جاوی بغیر علاج آدمی کے تو پاک ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اگر آدمی کی علاج سی ہو تو پاک ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور نجس نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی آدمی کی منی نجس ہی نزدیک امام مالک کی اگر وہ کسی چیز کو لگجاوی تو وہ چیز پاک نہین ہوتی سوای دہونی کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے بہی نجس ہی لاکن اگر سخت اور سوکہی ہو تو کہرچ ڈالنی سی بہی پاک ہو جاتی ہی بشرطیکہ سر ذکر کا پاک رہی ایسا کہ پیشاب نی اپنی مخرج سی تجاوز نکیا ہو یا بعد پیشاب کی پانی سی پاک کیا ہو نہین تو سوای دہونے کے پاک نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے منی پاک ہی بشرطیکہ پیشاب کی بعد پانی سی پاک کیا ہو نہین تو نجس ہو جاتی ہی اور یہی پاک ہی نزدیک امام شافعی کے منی سب جانورونکی سوای خنزیر اور کتی کے اور پاک ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے کپڑا وغیرہ پانی سی اور اس چیز سی جو بہتی ہو مانند پانی کی جیسی سرکہ گلاب وغیرہ اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سوای پانی کے اور کوئی چیز سی پاک نہین ہوتا اور مستعمل پانی سی بہی پاک ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نہین پاک ہوتا نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی اور مکروہ ہی نزدیک امام مالک کے مستعمل پانی سی طہارت کرنا وسطی پانی موجود ہوتی پر اور موزہ پاک ہوتا ہی رگڑنی سی نزدیک امام ابو حنیفہ کے نجاست جرم دار ہو تو وگرنہ دہونا ضرور ہی اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے سوائی دہونے کے پاک نہین ہوتا مطلقا اور امام احمد سی تین روایتین ہین ایک روایت مین رگڑنا کافی ہی دوسری روایت مین دہونا واجب ہی تیسری روایت مین بول و براز ہو تو دہونا واجب ہی نہین تو رگڑنا کافی ہی اور ملنی سی پاک ہوتی ہی تلوار اور چہری اور مانند اسکے اور زمین پاک ہوتی ہی خشک ہونی اور اثر نجاست زائل ہونی سی نزدیک امام ابو حنیفہ کی لیکن اوس خاک سی تیمم جائز نہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی سوای دہونی کے پاک نہین اور دہونی سی پاک ہوتی ہی وہ چیز جو نجاست مرئیہ رکہتی ہی زائل ہونے سی عین نجاست کی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جو نجاست مرئیہ نہین رکہتی ہی ایکبار دہونی سے پاک نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کی تین دفعہ دہونا ضرور ہی اور ہر بار نچوڑنا موافق اپنی قوت کی اگر نچوڑنا ممکن نہو تو

تین دفعہ دہووے اور ہر دفعہ خشک کرے ایسا کہ قطرہ نہ رہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے ایکبار کافی ہے اور ایک روایت مین امام احمد کے تین دفعہ دہونا شرط ہے اور ایک روایت مین سات دفعہ لیکن زمین کی نجاست کو ایک دفعہ کافی ہے اور زائل ہوتی ہے نجاست کتے کی دہونے سے مانند دوسری نجاست کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور سات بار دہونا ضرور ہے ایک دفعہ مٹی رگڑ کے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور خنزیر کی نجاست بہی مانند دوسری نجاست کے ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور سات دفعہ دہونا ضروری ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور پاک ہوتا ہے کپڑا جسپر پیشاب ایسی لڑکی کا ہو جو دودھ کے سوا کچھ نہین کہاتا پانی چھڑکنے سے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور سوا دہونے کے پاک نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اگر ایسی لڑکی کا پیشاب ہو تو سوا دہوئے کے پاک نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور معاف ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے نجاست خفیفہ کم پاؤ کپڑے سے جیسے پیشاب گہوڑے کا اور جسکا گوشت حلال ہے اور بیٹ پرندونکی جو ہوا پر بیٹ کرتے ہین اور انکا گوشت حلال نہین اگر حلال ہے تو پاک ہے اور نجس غلیظ ہے بیٹ ان پرندونکی جو ہوا پر بیٹ نہین کرتے مانند مرغ کے اور معاف ہے نجاست غلیظہ کم درہم سے جیسے خون اور شراب اور بول و براز آدمی کا اور بیٹ مرغیونکی اور پیشاب جانورونکا جنکا گوشت حلال نہین اور لید اور اختہ چارپایونکا جنکا گوشت حلال ہے اور درہم سے مراد ہتیلی کے گڑہے کی چوڑائی ہے نجاست پتلی ہو تو اگر گاڑہی ہو تو مثقال کا وزن مراد ہے اگر نجاست غلیظہ کم درہم سے ہو تو دہونا سنت ہے برابر ہو تو واجب زائد ہو تو فرض ہے اور نجاست خفیفہ پاؤ عضو یا پاؤ کپڑے برابر ہو تو دہونا فرض ہے کم ہو تو سنت اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے کوئی ایک نجاست معاف نہین کسی چیز پر ہو مگر تہوڑا خون اور پیپ کپڑے اور بدن کو لگجاوے تو معاف ہے لیکن پاک ہے بول و براز حلال جانورونکا نزدیک امام احمد اور امام مالک کے نہ نزدیک امام شافعی کے

ع [illegible]

باب الاستنجا

استنجا کرنا کلوخ سے یا پانی سے فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت موکدہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے لاکن نجاست درم برابر ہو تو دہونا واجب ہے زائد ہو تو فرض ہے۔ حدیث شریف مین ہے پاکی کرو پیشاب

سے اکثر عذاب قبر کا اسی سے ہوتا ہی اور حرام ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے پیخانہ مین منہہ اور پیٹھہ قبلہ کی طرف کرنا ایسا ہی میدان مین بھی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے فقط میدان مین حرام ہی مگر کوئی چیز حائل ہو تو جائز ہی اور پیخانے مین جاتے وقت نام خدا تعالی کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آیت قران شریف کی نہ لیجاوے اور نہ پڑہے اگر بہولے سے لیجاوے تو دستار مین یا رومال یا جیب مین چھپا لیوے اور مکروہ ہی پیشاب کرنا راستے مین لوگونکے چلنے پہرنے کا اور پہل والے جہاڑ کے نیچے اور سائے مین لوگون کے نفع کے اور سخت چیز پر اور ہوا کے سامنے اور سوراخ مین اور مکروہ ہی پیشاب اور پیخانے کیوقت بات کرنا بیضرورت اور پیخانے مین جاتے وقت بایان پاؤن پہلے رکہے اور باہر نکلتے وقت داہنا پاؤن نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

کتاب الصلوۃ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰاتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی محافظت کرو تم نمازون پر اور نماز وسطی پر اور وہ عصر کی نماز ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور صبح کی نماز نزدیک امام مالک کے اور حدیث شریف مین ہی جو شخص کہ محافظت کرے نماز پر تو ہوگی وہ نماز واسطے اوسکے نور اور برہان اور نجات قیامت کے روز اور جس نے محافظت نہ کی ہوگی اسکو نور اور نہ برہان اور نہ نجات اور رہیگا وہ قیامت کے دن ساتہہ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے اور بہی حدیث مین ہی کہ حکم کرو تم اپنی اولاد کو واسطے نماز کے جسوقت کہ ہووین وہ سات برس کے اور مارو انکو واسطے نماز کے دس برس کی عمر مین اور نماز ایک رکن ہی ارکان اسلام سے اور اوسکی سترہ رکعتین ہین ایک رات دن مین فجر کے دو ظہر کے چار عصر کے چار مغرب کے تین عشا کے چار نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نماز فرض ہی ہر مسلمان عاقل و بالغ پر مرد ہو یا عورت جو خالی رہے حیض و نفاس سے اور منکر نماز کے فرضیت کا کافر ہی اور واجب ہی قتل اسکا بسبب ردت کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تارک نماز کا عمداً جو معتقد ہو وجوب کا اوسکو قید کیا جاوے نماز پڑہنے تک نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور قتل کیا جاوے نزدیک ائمہ ثلثہ کے حداً تلوار سے اور احکام اسکے مانند مسلمانونکے ہین غسل اور دفن اور نماز اور روا

مین اور نماز مین ثابت صحیح نهین نه نفس سے نه مال سے نزدیک ائمه اربعه کے اور وقت ظهر کا زوال
آفتاب سے شروع هوتا هے نزدیک ائمه اربعه کے اور دو سائے تک رهتا هے سواے سایه اصلی کے نزدیک
امام ابوحنیفه کے وهانسے عصر کا وقت شروع هوتا هے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور ایک
قول سے امام ابوحنیفه کے ایک سائے تک هے سواے سایه اصلی کے وهانسے عصر کا وقت شروع هوتا هے
اور نزدیک امام مالک کے ایک سائے تک وقت اختیاری ظهر کا هے وهانسے وقت اختیاری عصر کا شروع
هوتا هے اور آفتاب زرد هونے تک رهتا هے اور وقت ضروری دونونکا آفتاب غروب هونے تک
هے اور نزدیک ائمه ثلثه کے بهی وقت عصر کا آفتاب غروب هونے تک رهتا هے اور وقت مغرب کا
غروب شمس سے شفق ابیض غائب هونے تک هے نزدیک امام ابوحنیفه کے اور نزدیک امام شافعی اور امام
احمد کے اور ایک قول سے امام ابوحنیفه کے شفق احمر تک اور نزدیک امام مالک کے وقت اختیاری مغرب
کا تنگ هے نماز ساتهه شرایط کے اداکرنے تک باقی رهتا هے اور عشا کا وقت اختیاری غروب شفق احمر
سے ثلث لیل تک هے اور دونونکا وقت ضروری طلوع صبح صادق تک هے اور نزدیک ائمه ثلثه کے بهی
عشا کا وقت غروب شفق سے طلوع صبح صادق تک رهتا هے اور وقت اختیاری صبح کا طلوع صبح
صادق سے تهوڑی روشنی هونے تک هے نزدیک امام مالک کے اور وقت ضروری آفتاب طلوع هونے
تک هے اور نزدیک ائمه ثلثه کے بهی وقت صبح کا طلوع صبح صادق سے آفتاب طلوع هونے تک هے
اور سخت حرام هے نزدیک ائمه اربعه کے نماز نهین پڑهنا وقت پر مگر عذر شرعی هو جیسا غفلت سے سو جاوے
یا نماز کا خیال نرهے اور وقت نماز کا گذر جاوے لاکن دونون صورت مین نماز قضا کرنا فرض هے اور
پهلی صورت مین توبه اور استغفار بهی کرے اور بهی حرام هے نزدیک امام مالک کے تاخیر کرنا وقت
ضروری تک اور مستحب هے نزدیک امام ابوحنیفه کے صبح کی نماز پڑهنا اسفار یعنی روشنی کیوقت سواے مزدلفه
کے ایسا که چالیس آیتین پڑهه سکین اور پهر اگر باطل هووے وضو یا نماز تو اعاده کرسکین چالیس آیتین ترتیل سے
اور عورت کو تغلیس یعنی اندهیرے مین افضل هے اور نزدیک ائمه ثلثه کے سبکو تغلیس افضل هے لاکن ایک
روایت مین امام احمد کے اعتبار کیا جاوے حال مصلیونکا اگر دشوار هو اون پر تغلیس تو اسفار افضل هے

اگر صبح کی نماز مین آفتاب طلوع ہو جاوے تو نماز باطل ہوتی ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور صحیح ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر عصر کی نماز مین آفتاب غروب ہو جاوے تو نماز صحیح ہے نزدیک آئمہ اربعہ کے اور مستحب ہے تاخیر نماز ظہر کی حرارت کے موسم مین نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن نزدیک امام شافعی کے گرم ملکو نمین لوگ دور سے آکے جماعت سے پہنچتے ہون تو مستحب ہے تاخیر ظہر کی نہین تو تعجیل افضل ہے اور مستحب ہے تعجیل ظہر کی ٹھنڈ کے موسم مین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تاخیر عصر کی نزدیک امام ابو حنیفہ کے آفتاب زرد ہونے تک مستحب ہے اور تقدیم افضل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مغرب مین تعجیل افضل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور عشا مین تعجیل افضل ہے نزدیک امام شافعی کے اور تاخیر افضل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور منع ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے نماز اور سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ آفتاب طلوع ہونیکے وقت یہانتک کہ ایک نیزے کے مقدار بلند ہو وے اور استوا اور غروب آفتاب کیوقت ہے مگر اوسی دن کی عصر جائز ہے غروب کیوقت اور مکروہ ہے نفل نماز بعد نماز فجر اور عصر کے اور بعد فجر کے سواے سنت فجر کے اور حرام ہے نزدیک امام مالک کے نماز سواے فرائض خمسہ کے وقت طلوع اور غروب آفتاب کے اور مکروہ ہے بعد طلوع فجر کے مگر دو رکعتین سنت فجر اور وتر کی آگے اسفار کے اور مکروہ ہے بعد نماز عصر کے مگر نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت بعد نماز صبح کے آگے اسفار کے اور آگے آفتاب زرد ہونیکے جائز ہے اور مکروہ نہین کوئی نماز وقت استوا کے اور نزدیک امام شافعی کے ان سب اوقات مین نماز پڑہنا منع ہے مگر جس نماز کا سبب مقدم ہے جیسے نماز جنازہ اور کسوف اور طواف اور نذر اور قضا اور تحیت المسجد اور تحیت الوضو اور سجدہ تلاوت اور شکر لاکن جائز ہین تمام نمازین مکہ کی مسجد مین اور جمعہ کے روز استوا کیوقت اور جائز ہے بعد فجر کے آگے نماز فجر کے اور نزدیک امام احمد کے قضا نماز ان اوقات مین جائز ہین اور نفل نمازین جائز نہین اور نماز جنازہ اور دو رکعتین طواف کی اور اعادہ کرنا جماعت کا بعد فجر اور عصر کے جائز ہے اور باقی اوقات مین دو روایتین ہین ایک روایت مین جائز ہے دوسری مین نہین ۔

باب الاذان

اذان اور اقامت فرض کفایہ ہی واسطے فرض نماز کے نزدیک امام احمد کی اور سنت نزدیک ائمہ
ثلثہ کے اور اذان سنت نہین واسطے عورات کی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اقامت مستحب ہی
واسطے عورات کی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے نہ نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کی اگر
سب لوگ شہر کے اذان اور اقامت ترک کرین تو قتل کئے جاوین نزدیک ائمہ اربعہ کی اور اذان مین
شروع اللہ اکبر چار دفعہ بعد اشہد ان لا الہ الا اللہ دو دفعہ اور اشہد ان محمدا رسول اللہ دو دفعہ
اور حی علی الصلوۃ دو دفعہ اور حی علی الفلاح دو دفعہ اور اللہ اکبر دو دفعہ اور لا الہ الا اللہ ایکدفعہ
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایسا ہی ہی نزدیک امام مالک کی بھی لاکن شروع مین اللہ اکبر دو دفعہ ہے
اور سنت ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اللہ اکبر کہی بعد شہادتین دو بار آہستہ کہکر پھر
دو بار پکار کی کہی اور یہ سنت نہین نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کی اور قضا نماز کو بھی اذان
اور اقامت کہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی لاکن ایک سی زائد قضا ہون تو ایک کیواسطے اذان کہنا اور تمام کو
اقامت کہنا سنت ہی اور نزدیک امام مالک کے قضا نماز کو فقط اقامت کہی اور سننی والا
اذان کا وہی کلمی کہے جو موذن کہتا ہی لاکن حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کیوقت لا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم کہے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن بعض علمای حنفیہ کہتے ہین حی علی الفلاح کیوقت
ما شاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن کہی اور اقامت نزدیک امام ابوحنیفہ کی مانند اذان کی ہی ساتھ زیادہ
کرنی قد قامت الصلوۃ کے دو دفعہ بعد حی علی الفلاح کے اور نزدیک امام مالک کے ایک ایک بار
کہے سب کلمی اور قد قامت الصلوۃ سوای اللہ اکبر کے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دو بار
اللہ اکبر اور قد قامت الصلوۃ کہے باقی کلمے ایک ایک بار اور قد قامت الصلوۃ کے جواب مین
کہے اقامہا اللہ وادامہا ما دامت السموات والارض نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز
نہین اذان آگے وقت کی نزدیک ائمہ اربعہ کی لاکن واسطے صبح کی نماز کی جائز ہی دو اذان ایک آگے
وقت کے اور ایک بعد وقت کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے
اور صبح کی نماز مین بعد حی علی الفلاح کی الصلوۃ خیر من النوم دو دفعہ کہے اور اسکی جواب مین صدقت

و بہ شرت کہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اذان کہتا ہو رہے کہے قبلے کی طرف منہہ کرکے اور دونون انگلیون کو شہادت کے کانو نمین رکہے اور حی علی الصلوۃ کیوقت دہنی طرف منہہ پہیرے اور حی علی الفلاح کے وقت بائین طرف اور اذان کے بعد درود شریف پڑہکے یہہ دعا مانگے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

باب شروط الصلوۃ

طہارت کپڑے کی اور بدن کی نجاست حقیقی اور حکمی سے اور طہارت جای نماز کی اور استقبال قبلہ اور جاننا وقت کا اور شرمگاہ چھپانا یہہ سب شرایط ہین واسطے نماز کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور شرمگاہ مرد کی نزدیک امام ابو حنیفہ کے ناف کے نیچے سے گہٹنونکے نیچے تک ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مابین ناف اور زانون کے اور شرمگاہ عورت حرہ کی نزدیک امام ابو حنیفہ کے تمامی بدن ہے سواے منہہ اور ہتیلیون اور قدمون کے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے سواے منہہ اور ہتیلیونکے اور نزدیک امام احمد کے سواے منہہ کے اور شرمگاہ کنیز کی مانند مرد کے ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن پیٹ اور پیٹہہ مانند عورت حرہ کے ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور باطل ہو گی نماز نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر ظاہر ہووے چوتہائی اس عضو کی جو شرمگاہ مین داخل ہے جیسے چوتہائی ران وغیرہ کی اور نزدیک امام مالک کے اگر ذکر یا انثیین یا مقعد سے کوئی شی نظر آوے تو نماز کا اعادہ کرے وقت باقی رہے یا نرہے اگر سرین یا زیر ناف نظر آوے تو اعادہ کرے اگر وقت باقی رہے اگر ران نظر آوے تو اعادہ نہین اور عورت کے اعضا مین چہاتی یا گردن یا سر یا ہاتہہ یا ظاہر قدم یا پشت سے کل عضو یا بعض نظر آوے تو اعادہ کرے اگر وقت باقی رہے اور قدم کا باطن نظر آوے تو اعادہ ضرور نہین اور سواے انکے کوئی عضو نظر آوے تو اعادہ کرے وقت باقی رہے یا نرہے اور نزدیک امام شافعی کے تہوڑا بہی نظر آوے تو نماز باطل ہے اسیواسطے مرد کو ضرور ہے کچہہ ناف اور زانو سے بہی چہپانا اور نزدیک امام احمد کے زائد نظر آوے تو نماز باطل ہو گی اور موندہے پر کپڑا رہنا

فرض ہی نزدیک امام احمد کے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر کسیکو دو کپڑے ہوں ایک طاہر اور ایک نجس اور معلوم نہین کہ طاہر کون ہے اور نجس کون تو تحری کرے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور جسکی طہارت کا ظن غالب ہو اسی سے نماز پڑہے اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے ہر کپڑے سے نماز پڑہے اگر ننگا وہ مصلی کپڑا واسطے نماز کے تو افضل ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے نماز پڑہنا بیٹھکر اشارے سے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے کہڑے ہوکر پڑہے اور نزدیک امام احمد کے بیٹھکر پڑہے اشارے سے دوسری روایت مین کہڑے ہوکر پڑہے رکوع وسجود سے نیت دلسے فرض ہے واسطے نماز کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور زبان سے نہ کہنا اولی ہے نزدیک امام مالک کے اور کہنا مستحب ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نیت اللہ اکبر کے مقارن رہنا فرض ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے

باب صفة الصلوة

تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر ساتھہ تلفظ کے فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین یعنی دونون ہاتہہ اوٹھانا ایسا کہ دونون انگہوٹھے دونون کانکی لونک آوین لاکن نزدیک امام ابو حنیفہ کے لو کو انگہوٹھے سے مس کرے مگر عورت مونڈہوں تک ہی اوٹھاوے اور سنت ہے ہاتہہ باندہنا سیدہا اوپر بائین کے نیچے ناف کے نزدیک امام ابو حنیفہ کے لاکن عورات چہاتی پر باندہین اور نزدیک امام شافعی کے اور ایک روایت سے امام مالک اور امام احمد کے مرد ہو یا عورت نیچے چہاتی کے اوپر ناف کے باندہے لاکن مشہور روایت مین امام مالک کے ہاتہہ باندہنا سنت نہین اور مشہور روایت مین امام احمد کے ناف کے نیچے باندہے اور قیام فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور بعد تکبیر تحریمہ کے ثنا پڑہنا سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے نہ نزدیک امام مالک کے اور ثنا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے یہہ ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اور نزدیک امام شافعی کے ثنا یہہ ہے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِنَّ صَلٰوتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي

لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور بعد ثنا کے مستحب ہی نزدیک امام شافعی کے یہہ دعا پڑہنا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ لاکن وقت جانیکا خوف ہو یا امام کے پیچہی قرأت فوت ہونیکا اندیشہ ہو تو مستحب نہین اور امام کو مستحب ہی اگر مقتدی راضی ہون تو اور قرأت یعنی قرآن شریف کی ایک آیت جسمین دو کلمہ یا زاید ہون پڑہنا فرض ہی امام اور منفرد کو ہر رکعت مین نفل اور واجب کی اور دو رکعتون مین فرض کی خواہ پہلی دو رکعتین ہون یا آخر کی یا پہلے کی ایک اور آخر کی ایک لیکن واجب ہی پہلی دو رکعتون مین اور واجب ہی سورۂ فاتحہ اور ضم سورہ یا بڑی ایک آیت یا چہوٹے تین آیتین بعد سورۂ فاتحہ کی ہر رکعت مین واجب اور نفل کے اور پہلے دو رکعتون مین فرض کی اور دوسری رکعتومنین فرض کے سورۂ فاتحہ مستحب ہے اور ضم سورہ مستحب نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سورۂ فاتحہ فرض ہی نزدیک ائمہ ثلاثہ کے ہر رکعت مین سب نمازون کی امام اور منفرد کو اور ضم سورہ سنت ہی نوافل کے سب رکعتومنین اور فرض کے پہلے دو رکعتون مین فقط اور قرأت نکرے مقتدی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور فرض ہی نزدیک امام شافعی کے سورۂ فاتحہ مقتدی پر بہی اور دوسرا سورہ سنت لاکن جہریہ نماز مین دوسرا سورہ نہ پڑہی امام کی قرأت سنی جاویگی تو اور مستحب ہی امام کو توقف کرنا سورۂ فاتحہ پڑہکے مقتدی سورۂ فاتحہ پڑہنے تک اور اوسوقت امام کو مستحب ہی کچہ قرأت یا ذکر یا دعا کرنا آہستہ ایسا کہ اپنی کو سنی جاوی اور فرض نہین قرأت مقتدی پر نزدیک امام مالک اور امام احمد کی لاکن مستحب ہی نزدیک امام مالک کی سریہ نماز مین اور مکروہ ہی جہریہ نماز مین قرأت امام کی سنی یا نہ سنی اور سنت ہی نزدیک امام احمد کے سریہ نماز مین اور مکروہ نہین جہریہ نماز مین امام کی قرآت نہ سنی تو اگر قرأت

سنے تو مکروہ ہی لاکن مستحب ہی امام کو توقف کرنا سورۂ فاتحہ پڑہکے مقتدی سورۂ فاتحہ پڑہ لیتے تک۔
اور سنت ہی قرأت کیواسطی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہنا نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور مکروہ ہی
نزدیک امام مالک کے فرض نمازمین اور بسم اللہ آیت ہی سورۂ فاتحہ کی نزدیک امام شافعی کے
پس فرض ہی قرأت اسکی ساتہ سورۂ فاتحہ کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے آیت سورۂ فاتحہ کی نہیں
لاکن سنت ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی آگے سورۂ فاتحہ کے پڑہنا اور مکروہ ہی نزدیک
امام مالک کی فرض نمازمین اور علما ہی مالکیہ کہتی ہین کہ بسم اللہ پڑہے مالکی آہستہ بغیر نیت فرض
اور نفل کے واسطے خروج کے خلاف سی امام شافعی کے اور بسم اللہ جہر سی پڑہنا سنت ہی جہری
نمازمین نزدیک امام شافعی کے اور آہستہ پڑہنا سنت ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد
کے اور سنت ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے آمین کہنا آہستہ سورۂ فاتحہ تمام ہوے
بعد اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے آمین جہر سی بولے جہریہ نمازمین اور واجب ہی قرأت
جہر سی کرنا امام کو فجر مین اور مغرب اور عشا کے پہلی دو رکعتون مین اور آہستہ پڑہنا ظہر اور عصر
مین اور مغرب کی اخیر کی ایک رکعت اور عشا کی اخیر دو رکعتون مین امام اور منفرد کو نزدیک امام
ابو حنیفہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور منفرد کو اختیار ہی جہریہ نمازمین خواہ پکار کے
پڑہے خواہ آہستہ لاکن افضل ہی پکار کے پڑہنا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت ہی پکار کے
پڑہنا نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور مستحب نہین نزدیک امام احمد کے لاکن پکار کر
پڑہے تو مضایقہ نہین اور بعد قرأت کی رکوع کرنا فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور تکبیر واسطی رکوع
اور سجدے کے اور سجدے سی اور پہلی قعدہ سی اوٹہتی وقت واجب ہی نزدیک امام احمد کے اور سنت
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور رکوع کیوقت سنت ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے رفع یدین السیا
کہ رفع ساتہ ابتدا تکبیر کے کری جب ہاتہ کان تک اوٹہاوے رکوع مین جاوے اور مکروہ ہی
نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی رفع یدین اور رکوع مین تسبیح یعنی سبحان ربی العظیم
کہنا تین بار سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہی امام احمد کی نزدیک ایکبار اور تین بار

[illegible] نزدیک امام [illegible] مالک اور امام شافعی کے

سنت اور مستحب ہی نزدیک امام شافعی کے منفرد کو یہہ دعا بہی زیادہ کرنا اللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِی وَبَصَرِی وَمُخِّی وَعَظْمِی وَعَصَبِی وَشَعْرِی وَبَشَرِی وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِہٖ قَدَمِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور امام بہی اسکو پڑہی قوم راضی ہو تو نہیں تو مکروہ ہی اور اقل رکوع اتنا جہکنا کہ دونون ہاتہہ گہٹنون تک پہنچین نہین تو رکوع ادا نہین ہوگا نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے دونون پنجون سی گہٹنون کو پکڑنا اوسوقت انگلیان کشادہ رہین اور سر پیٹہہ کے برابر رہی اور مرد کہنیون کو پسلیون سی جدا رکہی اور عورت ملا دہی اور رکوع مین طمانیت یعنی آرام لینا فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور قومہ یعنی رکوع سی قیام مین آنا اور اسمین آرام لینا فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت نزدیک امام ابوحنیفہ کے لاکن بعض علمای محققین حنفیہ کے کہتی ہین کہ واجب ہی اور رکوع سی سر اٹہاتی وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہنا اور قومہ مین اللہم ربنا ولک الحمد کہنا سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب نزدیک امام احمد کے اور سنت ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ربنا لک الحمد کے بعد یہہ زیادہ کرنا مِلْأُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأُ الْاَرْضِ وَمِلْأُ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اور منفرد یہہ دعا بہی پڑہی اَھْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ اور اسکو امام بہی پڑہی جو قوم راضی ہو تو اور سنت ہی رفع یدین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے رکوع سی سر اوٹہاتی وقت اسطرح کہ سر اوٹہاتی وقت ہاتہہ اٹہانا شروع کری اور سیدہا کہڑا ہوکر ہاتہہ چہوڑ دیوی اور مکروہ ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور دو سجدی کرنا فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہی تین بار سبحان ربی الاعلی کہنا سجدی مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہی نزدیک امام احمد کے ایکدفعہ اور تین دفعہ سنت اور مستحب ہی نزدیک امام شافعی کے منفرد کو اور امام کو قوم راضی ہو تو یہہ دعا پڑہنا اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِی لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ اور سجدہ مین آرام لینا فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور مستحب ہی نزدیک امام مالک کے سجدہ مین جاتی وقت اول دونون ہاتہہ رکہی بعد زانو بعد پیشانی اور ناک اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے اول زانو رکہی بعد

ہاتھہ بعد پیشانی اور ناک لیکن نزدیک امام ابو حنیفہ کے اول ناک رکھے بعد پیشانی اور اٹھاتے وقت
اول پیشانی بعد ناک اوٹھاوے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دونون ملکر رکھے اور سجدہ سے
اور پہلے قعدہ سے اٹھتے وقت اول زانو اٹھاوے اور ہاتھ زمین پر ٹیک کے اٹھے نزدیک امام مالک اور امام
شافعی کے اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اول ہاتھ اٹھاوے اور زانو پر ٹیکہ کر کے اٹھے
اور سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے سجدہ مین دونون ہاتھ کانون کے مقابل اور انگلیان
قبلہ کے طرف رہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مقابل کاندہون کے رہین اور کہنیون کو زمین اور
پہلو سے اور پیٹ کو ران سے جدا رکھے نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن عورات ملاوین بعض اعضا کو اپنے ساتھہ بعض
کے اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے سجدہ مین نظر ناک اور رخسارہ پر رہے اور قعدہ مین گود مین
اور قیام مین جای سجدہ پر اور رکوع مین پاؤن کے پشت پر اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے تمام نماز مین نظر جای
سجدہ پر رہے لیکن نزدیک امام شافعی کے اشہد ان لا الہ الا اللہ کے وقت انگلی پر نظر رہے اور سجدے
مین فرض ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے پیشانی زمین پر رہنا اور واجب ہے ناک اور دونون ہاتھ
اور زانو اور انگلیان قدم کے رکھنا مگر ایک انگلی پاؤن کی زمین پر رکھنا فرض ہے اور نزدیک امام مالک کے
سجدہ پیشانی پر فرض ہے اور سنت ہے ناک اور گھٹنون اور پنجون اور قدمون پر اگر ناک پر سجدہ نہین
کیا تو نماز کا اعادہ کرے وقت باقی رہے تو نہین تو نہین اور نزدیک امام شافعی کے پیشانی اور
گھٹنے اور باطن ہاتھہ کے پنجونکا اور پاؤن کے انگلیونکا زمین پر رہنا فرض ہے اور ناک رکھنا سنت ہے
اور نزدیک امام احمد کے ان سب اعضا پر سجدہ کرنا فرض ہے اگر سجدہ کے وقت عمامے کا پیچ پیشانی پر
آوے ایسا کہ پیشانی زمین پر قرار پکڑتی ہے تو نماز جائز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جائز نہین نزدیک امام شافعی
کے اور جلسہ یعنی درمیان دو سجدونکے بیٹھنا اور اسمین آرام لینا بھی فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور
سنت نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور بعض علمای حنفیہ کہتے ہین کہ واجب ہے لاکن سجدہ سے سر اٹھاوے
ایسا کہ قریب سجدہ کے رہے پہر دوسرے سجدے مین ویسا ہی جاوے تو نماز جائز نہین کیونکہ دونون ایکہی
سجدہ کے حکم مین ہین اگر قریب قعدہ کے ہو تو نماز جائز ہے اور واجب ہے نزدیک امام احمد کے جلسہ مین

ربّ اغفر لی ایکبار کہنا اور تین بار سنت اور سنت ہی نزدیک امام شافعی کے یہ دعا پڑھنا
اللّٰھمّ اغفرلی وارحمنی واجبرنی وارفعنی وارزقنی واھدنی وعافنی اور نزدیک امام ابو حنیفہ
کے یہ دعا اور رکوع وسجود اور قومہ مین جو دعائین مذکور ہوئین سب نفل نمازین پڑھنا سنت ہی اور
بعد دو سجدونکی جلسہ استراحت سنت ہی نزدیک امام شافعی کے ایسا کہ سبحان اللہ کہہ اتنا
وقت بیٹھے اگر اس جلسہ کو زائد کیا مقدار فرض تشہد سے تو نماز باطل ہی اور سنت نہین جلسہ
استراحت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور دوسری رکعت مثل پہلی رکعت کر ادا کرے لاکن ثنا نہ پڑھے
اور رفع یدین نکرے قیام مین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تعوذ پڑھے نزدیک امام شافعی کے سورہ
فاتحہ سے ہر رکعت مین اور نہ پڑھے نزدیک ائمہ ثلثہ کے لاکن پہلی رکعت مین بھولگیا ہو تو دوسری
رکعت مین پڑھے نزدیک امام احمد کے اور بسم اللہ پڑھے ہر رکعت مین ہر سورہ پر سوا ہے سورہ
توبہ کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے سوا ہے امام مالک کے لاکن جہریہ نماز مین جہر سے پڑھے نزدیک امام شافعی
کے فقط اور صبح کی نماز کی دوسری رکعت مین قنوت بھی پڑھے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی لاکن
نزدیک امام مالک کی مستحب ہے قنوت رکوع کی آگے قرأت سے فارغ ہوے بعد آہستہ پڑھنا اور نزدیک
امام شافعی کی سنت ہی بعد رکوع کی دونون ہاتھہ اوٹھا کر قنوت پڑھنا اور قنوت نزدیک امام مالک
کے یہہ ہی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ
کُلَّہٗ نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْنَعُ لَکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّکْفُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ
وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخَافُ عَذَابَکَ الْجِدَّ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکَافِرِیْنَ
مُلْحِقٌ اور نزدیک امام شافعی کے یہہ ہی اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ
وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ مِنَ الْخَیْرِ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا
یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ
عَلٰی مَا قَضَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ
اگر امام ہو تو اھدنا وغیرہ جمع سے کہے اور جہر سے پڑھے اور مقتدی آمین کہے لیکن فانک تقضی سے مقتدی بھی

آہستہ پڑہی یا خاموش رہی اور درود پڑہتے وقت بہی آمین کہی اگر امام کی قنوت نہین سنی جاتی ہو تو مقتدی بہی
پڑہی اور منفرد آہستہ پڑہی اگر شافعی امام اور مقتدی مالکی ہو تو امام کی تابعداری کری امام کے
ساتہ رکوع کے بعد قنوت پڑہی ایسا کہ فانک تقضی امام شروع کری تو قنوت پڑہی اور اسکی آگی آمین
کہتا رہی اور سنت نہین قنوت صبح کی نماز مین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی لاکن شافعی
امام قنوت پڑہی تو حنبلی مقتدی متابعت کری اور حنفی مقتدی تابعداری نکری بلکہ ہاتہ چہوڑ کے
کہڑا رہی اگر مقتدی شافعی ہو اور امام کوئی ایک تین مذہبون سی ہو تو شافعی مقتدی امام کی سلام
کے بعد سجدۂ سہو کری خواہ وہ شافعی قنوت پڑہی یا نہ پڑہی بسبب قنوت نہ پڑہی حنفی اور حنبلی
کے اور مالکی اگرچہ قنوت پڑہتا ہی لاکن آگے رکوع کے اور وہ کافی نہین نزدیک امام شافعی کے
اگر شافعی آگے رکوع کے قنوت پڑہی تو بعد رکوع کے اعادہ کرکے سجدۂ سہو کری اور واجب ہے
دوسری رکعت مین قعدہ اور تشہد پڑہنا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور سنت ہی
نزدیک امام شافعی اور امام مالک کی تین یا چار رکعتون کی نماز ہو تو اگر دو رکعتون کی نماز ہی تو
قعدہ فرض ہی ایسا ہی تیسری رکعت مین تین رکعتون کی نماز ہو تو اور چوتہی رکعت مین چہار
رکعتون کی نماز ہو تو نزدیک ائمہ اربعہ کی اور اسمین تشہد پڑہنا فرض ہی نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے اور واجب نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور سنت نزدیک امام مالک کی اور درود
پڑہنا بہی فرض ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور سنت نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام
مالک کے اور پہلی قعدہ مین درود نہ پڑہی نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور سنت ہی نزدیک امام شافعی
کے اللّٰہم صل علی سیدنا محمد پڑہنا اور قعدہ مین مفترش بیٹہنا سنت ہی نزدیک امام ابو
حنیفہ کی اور متورک نزدیک امام مالک کی پہلا ہو یا آخر اور نزدیک امام شافعی کی پہلی مین مفترش
بیٹہنا سنت ہی دوسری مین متورک اگر ایک ہی قعدہ ہو تو متورک بیٹہی لیکن سجدۂ سہو ہو تو مفترش
بیٹہی بعد سجدۂ سہو کی متورک بیٹہکر سلام کہی اور نزدیک امام احمد کے جہان دو قعدہ ہوں
پہلی مین مفترش دوسری مین متورک بیٹہنا سنت ہی اگر ایک ہی ہو تو مفترش بیٹہی اور جلسہ

مین درمیان دو سجدونکے متورک بیٹھے نزدیک امام مالک کی اور مفترش نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور
مفترش اسکو کہتے ہین کہ بائین پاؤن کو بچھاکے اسپر بیٹھے اور داہنے پاؤن کو کھڑا کرے اور انگلیون کو
پاؤن کی قبلہ کیطرف کرے اور متورک یہہ کہ سرین زمین پر رکھے اور دونون پاؤن داہنی طرف نکالی مگر
سیدہا پاؤن کھڑا کرے اور عورت دونون پاؤن سیدہی طرف نکالکر سرین پر بیٹھے نزدیک ائمہ ثلثہ کی سب
قعدونمین اور نزدیک امام شافعی کی مانند مرد کے بیٹھے اور جب پہلے قعدہ سے اٹھکر تیسری رکعت کے
قیام مین آوے تو سنت ہے دونون ہاتہ کان تک اٹھاکی باندہنا نزدیک امام شافعی کے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ
کی اور یہہ تشہد پڑہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کی اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور نزدیک امام مالک کی یہہ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ
الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ
اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور نزدیک امام شافعی کے یہہ
اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰةُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور مستحب ہے
نزدیک امام ابوحنیفہ کے شہادت کیوقت سیدہے ہاتہ کی خنصر اور اسکی بازو کی انگلی کو بند کرے اور بیچ
کی انگلی اور انگوٹہے سے حلقہ کرکے شہادت کی انگلی کو اوٹہاوے جب اِلَّا اللّٰہ کو پہنچے تو چہوڑ دیوے اور
نزدیک امام احمد کے ایساہی اٹہاوے لاکن حلقہ باندہے اول تشہد سے اور نزدیک امام شافعی کی اول
تشہد سے سیدہے ہاتہ کے انگلیون کو بند کرے لیکن کلمے کی انگلی کو کہولے اور انگوٹہے کو اسکے جڑکے پاس
رکہے اور شہادت کیوقت اٹہاکی تہوڑا جہکا کر رکہے اور نزدیک امام مالک کی بہی ویساہی انگلیون کو بند کرے
مگر شہادت کی انگلی کو شہادت کیوقت سے آخر تک حرکت دیتا رہے اور یہہ درود ابراہیم کہے نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ

سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور نزدیک امام احمد کے ایسا کہنا اولی
ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ وَّبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی دعای ماثورہ پڑھنا بعد درود ابراہیم کے جیسے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا
قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ
وَالْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ
فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ
اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ
وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اور حدیث شریف مین ہی تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نی سنا
ایک شخص سی کہ کہتا تہا اللھم اغفرلی یعنی یا اللہ مغفرت کر میری پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
افسوس ہی تجہ پر اگر تو عام دعا کرتا تو ہر آینہ قبول کی جاتی واسطی تیری یعنی وہ دعا قبول ہوتی ہی جو
شامل ہووی سب مسلمانوں کو جیسا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور دعا کی بعد سلام کہے پہلا سلام واجب
ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے لاکن فرض ہی اپنی کام سی نماز کے باہر آنا اور سلام سی باہر آنیسی فرض اور
واجب دونوں ادا ہوتے ہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سلام فرض ہی اور سلام کیوقت نماز سے
باہر ہونیکی نیت سنت ہی اور دوسرا سلام فرض ہی نزدیک امام احمد کے اور واجب نزدیک امام ابو حنیفہ
کے اور سنت نزدیک امام شافعی کے اور ارادہ کری پہلے سلام سی ان لوگونکا جو سیدہی طرف ہین مسلمان
اور فرشتوں سی اور منہہ پہیری سیدہی طرف ایسا کہ رخسارہ نظر آوی پیچہی والونکو اوس طرف کے اور بائین
طرف بہی ایسا ہی اور امام کی بہی نیت کری جسطرف امام ہو اور نزدیک امام مالک کی دوسرا سلام سنت نہیں
امام اور منفرد کو مگر سنت ہی مقتدی کو دوسرا سلام بائین طرف اور نیت کری ان لوگونکی جو بائین طرف
ہین اور ایک سلام روبرو سنت ہی نیت کری اس سی امام کی اور سیدہی طرف کی سلام سی بہی ان لوگونکی

جو سید ہی طرف ہین اور ترتیب فرض ہی ان ارکان مین جو مکرر نہین ہر رکعت مین جیسی ترتیب قیام اور رکوع اور سجود اور قعدہ اخیرہ کی نزدیک ائمہ اربعہ کی اگر ہر رکعت مین مکرر ہی جیسا سجدہ تو ترتیب اسکے ساتھہ مابعد اسکی واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فرض نزدیک ائمہ ثلثہ کی

باب الجماعۃ

جماعت سنت موکدہ ہی واسطی فرض نماز کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور فرض کفایہ نزدیک امام شافعی کے اور واجب نزدیک امام احمد کے اور مکروہ ہی جماعت عورتونکی جسمین عورت امام ہو نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور جایز نہین نزدیک امام مالک کی اور سنت ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے لاکن افضل یہ ہی کہ جماعت گہر مین کرین اور جو عورت کہ امام ہوتی ہی درمیان صف کے کہڑی رہی اور فرض ہی مقتدی کو نیت کرنا اقتدا کی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور نیت کرنا امامت کی امام کو بہی فرض ہی نزدیک امام احمد کے اور مستحب نزدیک ائمہ ثلثہ کے مگر جمعہ مین فرض ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور فرض ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے عورات مقتدی ہون تو نیت کرنا عورت کی امامت کی سب نمازونمین سوای جنازیکی نہین تو عورات کی نماز صحیح نہین اگر جماعت سی نماز پڑہی بعد معلوم ہو کہ امام محدث تہا تو نماز کا اعادہ کری امام اور مقتدی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور مقتدی قضا کرنا ضرور نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے لاکن جمعہ مین اگر امام چالیس آدمیونمین داخل ہی تو نماز سب کی فاسد ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر چالیس آدمیون سی زیادہ ہون تو مقتدیونکی نماز صحیح ہی اگر عین نماز مین معلوم ہو کہ امام محدث ہی تو اوس سی مفارقت کرنا فرض ہی نزدیک امام شافعی کے اور اعادہ کری نماز کا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور افضل واسطے امامت کی فقیہ ہی بعد قاری نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور قاری افضل ہی فقیہ سی نزدیک امام احمد کے اور نہین جایز ہی اقتدا مرد کی ساتھہ نابالغ لڑکے کے فرض نماز مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے ساتھہ ممیز بچے کے اور اقتدا فرض پڑہنی والے کی ساتھہ نفل پڑہنی والے کی اور فرض نماز پڑہنا پیچہے اوسکے جو دوسری فرض نماز پڑہتا ہی ایسا ہی ادا نماز پڑہنا پیچہے قضا نماز پڑہنی والیکے

جائز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے اور امام احمد کے
اور جائز ہی نزدیک امام شافعی کے اقتدا کرنا مسبوق کی بعد سلام امام کے اور جایز نہین نزدیک
ائمہ ثلثہ کے لاکن اگر اوس مسبوق نے ایک رکعت بہی اپنے امام سے نہ پائی ہو تو جایز ہی نزدیک امام
مالک کی اگر رکوع پاوے تو وہ رکعت پائی نہین تو وہ رکعت قضا کرنا ضرور ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے
اور جایز ہی اقتدا نفل پڑہنے والے کی ساتہہ فرض پڑہنی والے کے نزدیک ائمہ اربعہ کی اور
جایز نہین نزدیک امام مالک کے اقتدا کہڑی رہکر پڑہنی والی کی ساتہہ بٹہیکر پڑہنی والی کے عذر سے
اور جایز ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے لیکن نزدیک امام احمد کے شرط ہی کہ وہ امام حی رہی اور عذر دفع
ہونیکی امید رہی اور مقتدی بہی بٹہیکر نماز پڑہین نہین تو جایز نہین اور جایز نہین اقتدا
مرد کی ساتہہ عورت کے اور قاری کی ساتہ امی کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر امام امی ہو اور
مقتدی قاری اور امی تو نماز سب کی باطل ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فقط قاری کی نماز
باطل ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہی اقتدا رکوع اور سجدہ کرنیوالیکی ساتہ اوس شخص کی جو
اشارہ کرتا ہی رکوع اور سجود کو اور اقتدا طاہرہ کی ساتہ مستحاضہ کے جو متحیرہ نہین ہی نزدیک
امام شافعی کے اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین اقتدا صحیح کی ساتہہ معذور
کے جسکو سلس البول ہو یعنی پیشاب ہمیشہ ٹپکتا ہو نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اور
جایز ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اگر امام سے کچہ سہو ہو تو مقتدی سبحان اللہ کہے
نزدیک امام مالک کی مرد ہو یا عورت اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مرد سبحان اللہ کہی اور عورت
ہاتہہ پر ہاتہہ مارے اور مسبوق یعنی جسکو پہلی رکعت امام کی ساتہ نہ ملی ہو جو پایا اوسنے نماز سے
امام کے سو وہ آخر نماز ہی نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور اول نماز نزدیک امام شافعی
کے اور اول نماز ہی واسطے تشہد کے اور آخر واسطے قرأت کے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور
مکروہ ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے تنہا کہڑا رہنا ایک شخص کا صفونکی پیچہے اور نزدیک امام احمد کی تنہا
کہڑا رہنی سے نماز باطل ہوتی ہی مگر امام رکوع سے اوٹہنے کے آگے صف مین داخل ہوا یا دوسرا آکے

۵ جیسا پہلی رکعت پڑہکر بیٹھی یا دوسری رکعت پڑہکر اوٹھا چاہیے

۶ نزدیک امام ابو حنیفہ کے سیدہی ہاتہ کی انگلیون سے پشت سے بائین ہاتہ کی ہتیلی پر مارے اور نزدیک امام شافعی کے سیدہی ہاتہ کی ہتیلی بائین ہاتہ کی پشت پر مارے ۱۲

اوسکی ساتہ ملا تو نماز جایز ہی اور اقل جماعت سوای جمعہ کے امام اور ایک مقتدی ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مقتدی ایک ہو تو سیدہی طرف امام کی کہڑا رہی اگر بائین طرف یا پیچہی کہڑا رہا تو نماز مکروہ ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور باطل ہی نزدیک امام احمد کی اگر دو یا زائد مقتدی ہون تو امام کی پیچہی کہڑی رہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مقتدی امام سی آگی کہڑا رہا تو نماز باطل ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور صحیح ہی نزدیک امام مالک کی لیکن مکروہ ہی بغیر ضرورت کی ہو تو اور جماعت مین اول مرد رہین بعد لڑکی بعد خنثی نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور نزدیک امام مالک کی دو دو مرد کی بیچمین ایک ایک لڑکا کہڑا رہی اور عورات سب کے پیچہی رہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر عورت مرد کی محاذی ہووی تو نماز نہین باطل ہوتی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے بشرطیکہ وہ عورت قابل جماع کی رہی اگرچہ نابالغہ ہو خواہ محرم ہو یا نامحرم یا زوجہ لاکن مجنونہ ہو تو نماز باطل نہین اور وہ نماز رکوع اور سجود کی رہی جنازیکی نماز مین ہو تو باطل نہین اور وہ دونون ایک مکان مین بغیر حائل کے ایک ہی نماز پڑہتی ہوو ساتہہ امام کی اور امام نی نیت عورات کی امامت کی کی ہووے اور محاذات ایک رکن کامل مین رہے اگر تکبیر تحریمہ کے وقت ایک صف مین رہی اور رکوع کے وقت دوسری صف مین اور سجدیکی وقت تیسری صف مین تو ہر صف سی تین شخص کی نماز باطل ہی جو پیچہی اور سیدہی اور بائین طرف عورت کی ہین اگر عورت پہلی صف مین امام کے برابر کہڑی رہی تو نماز سب کی باطل ہوتی ہی اگر مرد اور عورت لاحق ہو کے محاذی ہووین یعنی دونون کو نماز مین حدث ہووی اور وضو کرکی اسی پر بنا کرین اوسوقت عورت محاذی مرد کے ہووی تو نماز مرد کی باطل ہی اگرچہ امام نماز سی فارغ ہونی کے بعد محاذی ہو لاکن مسبوق کی محاذی ہووی امام فارغ ہونی کی بعد تو نماز مسبوق کی باطل نہین ہوتی۔

باب الحدث فی الصلوٰة

نماز مین حدث ہونیسی نماز باطل ہوتی ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگرچہ حدث بغیر اختیار کی ہو اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے بارہ شرطین پائی گئین تو نماز باطل نہین ہوتی اسی پر بنا کرنا جایز ہی

یعنی جس رکن مین حدث ہووے مثلا رکوع مین تو پہر وضو کرکے اسی رکن سے نماز شروع کرنا جائز
ہے لیکن استیناف یعنی شروع سے پڑہنا افضل ہے اگر کوئی ایک شرط فوت ہو تو بنا نکرے پہلی شرط
یہہ کہ حدث بی اختیاری ہو اگر مصلی کے یا اور کسی کے سبب سے ہو تو بنا نکرے جیسا کہ گہٹنے پر دبل
ہووے اور اسپر ہاتہہ ٹیکنے سے خون بہے یا کانٹا چبے یا زنبور کاٹے یا پتہر یا بندوق سے کوئی مارے اور
بسبب اوسکے خون بہے یا چہینکے یا کہکارے اور بسبب اسکے حدث سبقت کرے تو بنا نکرے اگر
کرسُف ساقط ہووے ساتہہ تری کے بغیر حرکت عورت کے تو بنا جایز ہے اگر حرکت سے ہو تو جایز نہین
دوسری شرط حدث موجب وضو کا ہووے اگر موجب غسل کا ہو جیسا کہ مصلی سویا اور احتلام ہوا یا نجاست
پہنچی بغیر حدث کے تو بنا نکرے تیسری شرط حدث نادر نہو جیسے قہقہہ اور بیہوشی چوتہی شرط
وہ فعل نکرے جسکی ضرورت نہو جیسا کہ پانی نزدیک ہوتے پر دور جانا بغیر نسیان کے مگر نزدیک
کنوان ہے تو دور جانا جایز ہے کیونکہ کنوین سے پانی نکالنے سے نماز باطل ہوتی ہے مختار قول پر اگر استنجے
کیوقت شرمگاہ نظر آوے تو بنا نکرے اگر برتن سے پانی لیوے دو ہاتہہ سے تو بنا نکرے ایک ہاتہہ سے
ہو تو جایز ہے اگر وضو موافق سنت کے کرے جیسے تمام سر کا مسح اور تین دفعہ دہونا اعضای وضو کو
اگر چہار دفعہ دہووے تو بنا جایز نہین اگر وضو کرکے نکلے بعد یاد آوے کہ مسح بہول گیا ہے تو جاکر
مسح کرے اور بنا جایز ہے اگر نماز کو کہڑے ہونے کے بعد یاد کیا تو بنا نکرے اگر کپڑا بہول جاوے اور پہر
آکر کپڑا لیوے تو بنا نکرے پانچوین شرط نماز کا منافی نکرے بعد حدث کے جیسے کلام اور کہانا اور پینا اور
قہقہہ اور حدث عمداً وغیرہ اور چہٹوین شرط حدث ہوتے ہی نکلے اگر ایک رکن ادا کرنے کی مقدار
مین ٹہرے بغیر عذر کے تو بنا نکرے ساتوین شرط نہ ادا کرے کوئی ایک رکن ساتہہ حدث کے مثلا حدث
سجدہ مین ہوا اور سر اوٹہاوے سجدہ سے تکبیر کہتے ہوئے تو بنا نکرے اور وضو کرنے جاتے وقت بہی قرأت
نکرے آٹہوین شرط نہ ادا کرے کوئی ایک رکن وضو کرکے آتے وقت نوین شرط آگے کا حدث
پہر نہ آوے مثلا پٹی پر مسح کیا تہا اور وضو کرتے وقت زخم درست ہوگیا یا موزہ پر مسح کیا تہا اور
وضو کرتے وقت مدت مسح کی تمام ہوئی یا تیمم کیا تہا بعد حدث کے پانی پایا تو بنا نکرے دسوین شرط

اگر مقتدی ہی تو آوی طرف امام کے جبکہ ہووی درمیان دونون کے حایل جو مانع ہی جواز اقتدا
کو اور امام فارغ نہین ہوا ہی اگر امام فارغ ہوا یا درمیان دونون کی کچہ حایل نہین ہی تو وضو کے
جگہہ پر نماز تمام کرہی اور اول اسکو پڑہی جو چہوٹا ہی حدث کی حالت مین بغیر قرأت کی بعد امام کے
ساتہ ملی اگر امام فارغ ہوا ہی تو تمام نماز تنہا پڑہی بغیر قرأت کے اور منفرد کو اختیار ہی چاہی آوی طرف
پہلی جگہہ کے یا وضو کی جگہہ نماز تمام کرہی لیکن افضل ہی رجوع طرف پہلی جگہہ کی اور امام بہی مانند منفرد
کے ہی اگر خلیفہ نے نماز کو تمام کیا ہو تو نہین تو آوی اور تمام کرہی پیچہی خلیفہ کی گیارہوین شرط نہ یاد کرہی
بعد حدث کے قضا نماز کو صاحب ترتیب ہو تو بارہوین شرط اگر امام ہو تو خلیفہ نکرہی اسکو
جو لایق امامت کی نہین ہی جیسی نابالغ لڑکا وغیرہ اور حکم بنا کرنیکا فقط نماز مین ہی نہ طہارت مین
یعنی اگر اثنای وضو یا غسل مین ناقض وضو کا یا موجب غسل کا حاصل ہووے تو پہر شروع سی وضو
اور غسل کرنا فرض ہی پہلی طہارت باطل ہوتی ہی اور جس حدث مین نماز بنا کرنا جایز ہی ویسا حدث
امام کو ہو تو خلیفہ کرنا جایز ہی اور جس حدث مین بنا جایز نہین خلیفہ کرنا بہی جایز نہین نزدیک
امام ابو حنیفہ کے اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے خلیفہ کرنا حدث ہو تو خواہ سہوًا ہو یا
عمدًا اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے حدث سبقت کرہی تو خلیفہ کرنا جایز ہی عمدًا ہو تو جایز نہین

باب مفسدات الصلوۃ

باطل ہوتی ہی نماز ترک ہونیسی کسی ایک فرض کے شرائط یا ارکان سی اور کلام کرنیسی عمدًا نزدیک
ائمہ اربعہ کے اگر کلام مصلحت سی ہو تو باطل نہین نزدیک امام مالک کی بشرطیکہ زائد نہو اور باطل
ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سہو لکر کلام کرنیسی بہی باطل ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اور
باطل نہین نزدیک امام مالک کے کلام تہوڑا ہو یا بہت مگر سجدہ سہو کریں اور نزدیک امام شافعی کے
زائد ہو تو باطل ہی تہوڑا ہو تو سجدۂ سہو کافی ہی اور باطل ہی رونی سی ساتہ آواز کی جس سے حروف ظاہر
ہون نزدیک امام ابو حنیفہ کے بسبب مصیبت یا درد کی ہو تو اگر جنت یا دوزخ کی ذکر سی رووے
تو باطل نہین اور نزدیک امام مالک کی خشوع سی رووے تو باطل نہین اگر بغیر خشوع کی ساتہ آواز

کے رو برو بیتو مانند کلام کی ہی اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دو حرف ظاہر ہوویں بغیر غلبہ کی تو باطل ہی وگرنہ باطل نہین اور باطل ہی عمل کثیر سی اور ہنسنی سی ساتھہ آواز کے نزدیک ائمہ اربعہ کی لاکن نزدیک امام شافعی کے دو حرف ظاہر ہونا شرط ہی نہین تو باطل نہین اور باطل ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے ایسی دعا کرنیسی جو آدمیونسی مانگ سکتی ہین جیسا کہ کہی یا اللہ فلانی عورت سی میرا نکاح کردی یا مجہکو ہزار دینار دی اور باطل نہین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور باطل ہی کہکارنیسی بغیر عذر کے کہ جس سی دو حرف نکلین جیسا اخ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل نہین نزدیک امام مالک کے اور باطل ہی کہانی اور پینی سے نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر سہواً تہوڑا کہا وی تو باطل نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے لاکن سجدہ سہو کری اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی سہواً کہانے سے بہی باطل ہی بشرطیکہ چنی کے برابر منہہ مین کی چیز کہا وی اور باہر سی تل کے برابر کہا وی تو بہی باطل ہی اور باطل ہی یرحمک اللہ کہنی سی جواب مین چہینک کے اور سلام اور جواب سلام زبان سی کہنی سی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور مستحب ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اشارہ سی ہاتھہ کے یا سر کے سلام کا جواب دینا اور مکروہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور مارنا سانپ اور بچہو کا مکروہ نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے ۔

باب الوتر والنوافل

وتر کی نماز واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت موکدہ نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور اسکے تین رکعتین ہین ایک سلام سی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور ایک رکعت ہی اور آگے اسکی شفع نزدیک امام مالک کی اور اقل شفع دو رکعتین ہین اور اکثر کو حد نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ادنی ایک رکعت اور اکثر گیارہ اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے پہلی رکعت مین سبح اسم پڑہنا دوسری مین قل یا تیسری مین قل ہو اللہ اور سورہ فلق اور سورہ ناس زیادہ کرنا سنت ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے نہ نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اور مداومت ان سورونکی مکروہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی تاکہ کوئی

واجب لنفسہی اور وقت اوسکا نزدیک ائمہ ثلثہ کے بعد نماز عشا کے صبح صادق تک ہی اور نزدیک امام مالک کے وقت اختیاری صبح صادق تک ہی اور وقت ضروری طلوع آفتاب تک اور دعاء قنوت پڑہنا تیسری رکعت مین آگے رکوع کے واجب ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور واجب ہی تکبیر واسطے قنوت کے اور سنت ہی دونون ہاتہہ کان تک اوٹہا کے پہر باندہنا تکبیر کیوقت اور قنوت یہہ پڑہے آہستہ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اور نزدیک امام احمد کے سنت ہی قنوت پڑہنا جہر سے اخیر رکعت مین وتر کے بعد رکوع کے ہاتہون کو چہاتی تک اوٹہا کر اور قنوت یہہ ہی اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ قنوت کے بعد درود بہی پڑہے اور قنوت رکوع کے آگے پڑہنا بہی جایز ہی اگر امام ہو تو مقتدی آمین کہے اگر قنوت امام کی نہین سنی جاتی ہو تو مقتدی بہی پڑہے اور قنوت پڑہنے کے بعد منہہ پر ہاتہہ پہیرے اور قنوت وتر مین ہمیشہ ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور رمضان شریف کی نصف اخیر مین فقط نزدیک امام شافعی کے اور قنوت نزدیک امام شافعی کے مانند صبح کے ہی لیکن مستحب ہے یہہ دعا بہی زیادہ کرنا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَهْدِيْكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ

رُسُلَکَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَائَکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَالْحِکْمَۃَ وَثَبِّتْھُمْ عَلٰی
مِلَّۃِ رَسُوْلِکَ وَاَوْزِعْھُمْ اَنْ یُّوْفُوْا بِعَھْدِکَ الَّذِیْ عَاھَدْتَّھُمْ عَلَیْہِ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ
وَعَدُوِّھِمْ اِلٰہَ الْحَقِّ وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ اور افضل ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے وتر فصل سے پڑہنا لاکن مقتدی
حنفی ہون تو وصل سے پڑہے نہین تو اقتدا حنفی کی صحیح نہین۔ اور حنفی مقتدی تابعداری کرے شافعی
اور حنبلی امام کی قنوت مین بعد رکوع کی اور یہی ضرور ہے شافعی امام کو رکوع دراز کرنا نصف اول
مین رمضان کی تاکہ مقتدی حنفی قنوت پڑہکر رکوع مین ملجاوے اگر امام رکوع دراز نکرے تو مقتدی اور
کوئی دعا چہوٹی بدل مین قنوت کے پڑہے جیسا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ یا یَا رَبِّ تین بار پڑہے اگر حنفی امام ہو اور شافعی مقتدی تو
مقتدی امام کے ساتھہ ایک سلام سے پڑہے یا دو رکعت پڑہکے سلام پہیرکر تیسری رکعت مین
ملجاوے اگر مالکی اور حنبلی حنفی کی اقتدا کرے تو وصل سے پڑہے اور مکروہ ہے نزدیک امام مالک کی قنوت
سوای صبح کے اگرچہ واسطے دفع بلا کے ہو اور نزدیک امام شافعی کے تمام فرض نمازونمین قنوت
پڑہنا جایز ہے واسطے دفع بلا کے اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے صبح کی نماز مین پڑہے
امام نہ دوسری نمازونمین اور سنت ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے دو رکعتین آگے نماز فجر کے اور
سنت ہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے چار رکعتین آگے ظہر کے ایک سلام سے اور دو بعد ظہر کی
اور پہر دو مستحب اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے چار رکعتین آگے ظہر کے اور چار دو دو سلام سے پڑہے
اور مستحب ہین چار رکعتین آگے عصر کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہین نزدیک امام شافعی
کے دو رکعتین آگے مغرب کی اور بعد مغرب کی دو رکعتین سنت ہین نزدیک ائمہ اربعہ کی اور چہہ
مستحب لکن نزدیک امام شافعی کے اقل دو رکعتین اور غالب چہہ اور اکثر بیس رکعتین مستحب
ہین اور سنت ہین نزدیک امام ابوحنیفہ کی دو رکعتین بعد عشا کے اور مستحب چار آگے
اور بعد عشا کی اور نزدیک امام احمد کے مستحب ہین چار بعد عشا کے اور نزدیک امام شافعی

کے دو رکعتین سنت ہین بعد عشا کے اور نزدیک امام مالک کی جتنی ممکن ہون پڑہین
بعد عشا کے اور سنت ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے دو رکعتین تحیۃ المسجد کے اور استخارہ کی
اور سنت ہی ضحی کی نماز اور وقت اسکا آفتاب ایک نیزہ بلند ہوی بعد سے استوا تک ہی لیکن افضل
ہی پہر دن چڑہی پر پڑہنا اور اقل اسکے دو رکعتین ہین اور اکثر آٹھہ اور سنت ہی نماز تہجد کی اور
سنت ہین رمضان شریف مین بیس رکعتین تراویح کی جماعت کے ساتہ دس سلام سے
بعد نماز عشا کے آگے وتر کے اور وتر بہی جماعت سے پڑہے اور مستحب ہین چہار رکعتین
صلوۃ التسبیح کی اور حدیث شریف مین ہی جو شخص کہ اس نماز کو پڑہیگا اللہ تعالی اسکی سب
اگلے پچھلے گناہونکو بخشیگا صغیرہ ہون یا کبیرہ خطا سے ہون یا عمدا پوشیدہ ہون یا علانیہ اگر
طاقت ہو تو یہہ نماز ہر روز پڑہا کرے نہین تو ہفتہ مین ایکبار یا مہینے مین ایکبار ہو سکے تو
سال مین ایکبار یا تمام عمر مین ایکبار اور اسکے چہار رکعتین ہین انمین تین سو مرتبہ یہہ تسبیح
کہی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہر رکعت مین ستر پانچ بار اور اسکے
دو طریق ہین ایک طریق مین یہہ تسبیح پندرہ بار کہی آگے قرات کو اور دس دس بار کہے
بعد قرات کے اور رکوع اور سجود مین بعد تسبیح رکوع و سجود کے اور اعتدال مین بعد تحمید کے
اور جلوس مین درمیان دو سجدون کے اور دوسری طریق مین قرات کی بعد پندرہ بار کہی
اور آگے قرات کو نہ کہے مگر بعد دونون سجدون کے بیٹھکر دس دس بار کہے اور تشہد بعد
تسبیح کے پڑہی اور جایز ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے فرض نماز کے سوای تمام نمازین بیٹھکر پڑہنا
بغیر عذر کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے فرض اور واجب اور سنت فجر کے سوای باقی نمازین
بیٹھکر پڑہنا جایز ہی لیکن بیٹھکر پڑہنی والی کو آدہا ثواب ہی کھڑا رہکر پڑہنی والی کا نزدیک ائمہ اربعہ
کے اور قیام کی حالت مین تربع بیٹھی نزدیک امام مالک اور امام احمد کی اور مفترش نزدیک
امام شافعی کے مرد ہو یا عورت اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے مرد مفترش اور عورت متورک بیٹھی

باب ادراک الفریضہ

اگر تنہا فرض نماز شروع کئے بعد جماعت اسی نماز کی ہووی تو مستحب ہی نزدیک امام احمد کے نماز توڑ کے جماعتمین ملنا اور نزدیک امام شافعی کے اگر صبح کی نماز مین ہی یا دوسری نماز و کی تیسری رکعت مین ہی تو نماز تمام کر کے جماعتمین داخل ہووی اگر تیسری رکعت کو واسطی نہین اٹھا ہی تو اوس نماز کو نفل کی نیت کر کے دو رکعتون پر سلام پہیر ہی اور جماعتمین داخل ہووے اگر دو رکعتین پڑہکی سلام پہیرنے سی جماعت نہین ملتی ہی تو نماز کو توڑی اور نزدیک امام مالک کے اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہین کیا ہی تو نماز توڑی اور جماعت مین داخل ہووی اگر پہلی رکعت کا سجدہ کیا ہی اور نماز فجر یا مغرب کی ہی تو نماز کو توڑی اور جماعت مین ملی اگر دو رکعتین پڑہی ہین تو نماز تمام کری اور صبح کی جماعت مین ملے اور مغرب مین نہ ملے اگر ظہر یا عصر یا عشا کی نماز ہی اور ایک یا دو رکعتین پڑہی ہین تو دو رکعتون پر نماز تمام کری ایسا ہی تیسری رکعت کا سجدہ نہین کیا ہی تو بیٹھکر سلام پہیری اگر سجدہ کیا ہی تو نماز تمام کری اور جماعت مین داخل ہووی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر فجر یا مغرب کی نماز ہی تو توڑی اور جماعت مین داخل ہووی دوسری رکعت کا سجدہ نہین کیا ہی تو اگر سجدہ کیا ہی تو نماز تمام کری اور اقتدا نکری اگر ظہر یا عصر یا عشا کی نماز ہی تو توڑی پہلی رکعت کا سجدہ نہین کیا ہو تو اگر سجدہ کیا ہی تو دو رکعت پر تمام کر کے جماعت مین داخل ہووی اگر تیسری رکعت مین ہی اور سجدہ نہین کیا ہی تو توڑی اگر سجدہ کیا ہی تو نماز تمام کری اور پہر جماعت سی نفل پڑہی مگر عصر مین نہ پڑہی اگر نماز نہین توڑ کے نیت اقتدا کی کر کے اقتدا کی اثنای نماز مین تو جایز نہین اور نماز باطل ہوتی ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے لاکن جماعت کا ثواب نہین ملیگا اور امام احمد سی دو روایتین ہین ایک مین جایز نہین دوسری مین جایز ہی اگر مسجد مین داخل ہووی جماعت کیوقت تو سنت نماز نہ پڑہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مگر جماعت کے بعد پڑہی اور سنت نماز فوت ہو تو قضا کرنا بہی سنت ہی اور نزدیک امام مالک کی مسجد مین رہی تو سنت نہ پڑہکی جماعت مین داخل ہووی اگر خارج مسجد ہی اور

اوسوقت جماعت صبحکی ہووے تو سنت پڑہے بشرطیکہ پہلی رکعت فرض کی فوت نہوتی ہو نہین تو سنت نہ پڑہکر جماعت مین ملے اور بعد طلوع آفتاب کے قضا کرے اور مکروہ ہے قضا نماز پڑہنا سواے فرایض کے مگر یہہ دو رکعتین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر داخل ہووے مسجد مین فجر کی جماعت کیوقت تو سنت پڑہکے جماعت مین داخل ہووے بشرطیکہ جماعت ملتی ہو نہین تو سنت نہ پڑہے اور جماعت مین داخل ہووے اور بعد طلوع آفتاب کے زوال تک قضا کرے اگر فرض کے ساتہہ سنت قضا ہو تو بہی زوال تک قضا کرے اور دوسری کوی سنت قضا نکرے بعد وقت کے اگر ظہر کی جماعت کیوقت آوے تو سنت پڑہکر جماعت مین داخل ہووے پہلی رکعت جماعت سے ملتی ہو تو نہین تو سنت نہ پڑہکر جماعت مین داخل ہووے اور بعد جماعت کے سنت پڑہے وقت ظہر مین اور سنت نماز پڑہنا جماعت کے صفونکے پیچہے بغیر کسی حائل سے مکروہ ہے اور صف کے ساتہہ ملکر پڑہنا سخت کراہت ہے۔

باب قضاء الفوائت

اگر کسی شخص کی ایکرات دن کی نمازین یعنے پانچ فرض نمازین اور وتر یا اوس سے کم فوت ہون تو ترتیب سے پڑہنا فرض ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور اول قضا نماز پڑہے اگرچہ وتر ہو بعد ادا نماز اگر اول ادا نماز پڑہے تو صحیح نہین اور ترتیب کو ساقط کرتی ہے وقت کی تنگی اور بہول جانا اور پانچ نمازونسی زیادہ قضا ہونا لیکن تمام قضا نمازین ادا کین تو پہر ترتیب لازم ہوتی ہے اگر ایک بہی باقی رہے تو ترتیب لازم نہین اور نزدیک امام مالک کے ترتیب فرض ہے قضا نمازونمین اور قضا اور ادا مین چار یا پانچ نمازین فوت ہون تو زائد ہون تو نہین اور فرض ہے ترتیب ادا نمازونکی جو مشترک ہین وقت مین جیسے ظہر اور عصر کی اور مغرب اور عشا کی اور نزدیک امام شافعی کے قضا نمازین ترتیب سے ادا کرنا سنت ہے اگرچہ وقتیہ نماز کی جماعت فوت ہوتی ہو مگر وقتیہ نماز فوت ہونیکا اندیشہ ہو تو اول وقتیہ پڑہے بعد قضا اور نزدیک امام احمد کے ترتیب فرض ہے قضا بہت رہین یا کم لاکن ادا نماز کا وقت تنگ رہے

تو اول ادا پڑہی اور قضا نماز مانند ادا کے ہی نزدیک امام ابوحنیفہ او امام مالک کے پکار کر پڑہنی اور آہستہ پڑہنی مین اور نزدیک امام شافعی کے جہریہ کو سریہ کیوقت مین قضا کرے تو آہستہ پڑہے اور سریہ کو جہریہ کیوقت مین قضا کرے تو پکار کر پڑہے اور نزدیک امام احمد کے جہریہ کو جہریہ کیوقت قضا کرے ساتہہ جماعت کے تو پکار کے پڑہے اگر سریہ کیوقت پڑہے یا سریہ نماز کو جہریہ کیوقت پڑہے تو آہستہ پڑہے

باب سجود السہو

سجدۂ سہو واجب ہو تا ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے واجب ترک ہونیسے سہواً اگر عمداً ترک کرے تو نماز کا اعادہ کرے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے واجب فرض کو کہتے ہین اور سجدۂ سہو سنت ہے نزدیک امام مالک کی سنت موکد ترک ہونے سے سہواً اگر عمداً ترک ہو تو نماز باطل ہوتی ہے ایک قول سے دوسرے قول مین ایک سنت ترک ہو تو باطل نہین اور سجدۂ سہو بہی نہین اگر دو ترک ہون تو باطل ہے اور وہ چہہ ہین سورۂ فاتحہ کے بعد دوسر سورہ پڑہنا یا ایک آیت اگرچہ چہوٹی ہو فرض نماز مین اور پکار کے پڑہنا جہریہ فرض نماز مین اور آہستہ سریہ نماز مین اور قعدہ اولی اور تشہد اول اور تشہد آخر اور بہی سجدہ سہو کرے دو یا زاید سنت خفیفہ ترک ہونیسے اور وہ تسمیع اور تکبیرہے سوای تکبیر تحریمہ کے اور نزدیک امام شافعی کے سجدۂ سہو سنت ہے سنت ابعاض سے کوئی ایک ترک ہو تو سہواً ہو یا عمداً اور وہ چہہ ہین قنوت صبح کی نماز مین اور وتر مین رمضان شریف کے نصف اخیر مین اور قیام واسطے قنوت کے اور تشہد اول اور قعدۂ اولی اور درود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قنوت اور تشہد اول مین اور درود آل پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قنوت اور تشہد اخیر مین اور سجدۂ سہو بعد سلام کے ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے ایساکہ اخیر رکعت مین بعد تشہد کے ایک سلام سیدہے طرف کہکر دو سجدے کرے پہر بیٹہکر تشہد اور درود اور دعا پڑہکر سلام پہیرے لاکن مسبوق ہو تو بغیر سلام کے سجدۂ سہو کرے ساتہہ امام کے اور پہر سجدۂ سہو کا

اعادہ نکری اگر سلام کری عمداً تو نماز باطل ہوتی ہی اگر سہواً سلام پہیری ہمراہ یا آگے امام کی
تو مضایقہ نہین اگر امام کے بعد سلام پہیری تو سجدۂ سہو کری آخر نماز مین اور نزدیک امام
مالک کے نماز مین کچہ زیادہ کیا ہو تو سجدۂ سہو بعد سلام کی کری اور اسوقت مسبوق امام کی
ساتہہ سجدۂ سہو نکری مگر آخر نماز مین کری اگر نماز مین کچہ نقصان واقع ہو یا دونون جمع ہون
تو آگے سلام کے کری اور اسوقت مسبوق امام کے ساتہہ سجدۂ سہو کری بشرطیکہ ایک رکعت
پائی ہو نہین تو آخر نماز مین کری اور نزدیک امام شافعی کے سب صورتون مین آگی سلام کی
بعد تشہد اور درود اور دعا کی دو سجدے کری پہر بیٹہکر معاً سلام پہیری اور مسبوق امام کی ساتہہ
سجدۂ سہو کری اور پہر اعادہ کری آخر نماز مین اور نزدیک امام احمد کے آگے سلام کی سجدہ
سہو کری مگر جسوقت کہ بہولکر سلام پہیری آگی اتمام نماز کے تو بعد سلام کی کری اور مسبوق
امام کے ساتہہ سجدۂ سہو کری اور اعادہ نکری اور حنفی مقتدی تابعداری کری شافعی امام کی سجدۂ
سہو مین اور شافعی مقتدی حنفی امام کی تابعداری نکری اور مفارقت کی نیت کر کی تنہا سجدۂ
سہو کری اور سلام پہیری اگر کوئی اخیر قعدہ بہولکر اٹہی جب یاد آوی بیٹہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور سجدۂ
سہو کری اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر یاد آوی سجدہ کرنیکی آگے تو بیٹہی اور سجدۂ سہو کری
اگر سجدہ کرنے کے بعد یاد آوی تو فرض باطل ہو جاتا ہی اور ایک رکعت پڑہی تاکہ سب نفل
ہو جائین لاکن قعدۂ اخیر بیٹہکی بہولکر اٹہی اور سجدہ کئی بعد یاد کری تو فرض باطل نہین جاتا ہی اور
ایک رکعت پڑہی تاکہ دو رکعتین نفل اور باقی فرض ہون اور سجدۂ سہو کری اگر پہلا قعدہ
بہولکر اٹہی تو بیٹہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے قریب قعدہ کی ہو تو اور سجدۂ سہو نکری اگر قریب قیام
کے ہو نہ بیٹہی اور سجدۂ سہو کری اور نزدیک امام مالک کی اگر ہاتہہ اور گہٹنی زمین سی اٹہائی ہون تو
نہ بیٹہے اور سجدۂ سہو کری اگر نہین اٹہائی ہون تو بیٹہی اور سجدۂ سہو نکری اور نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے سیدہا کہڑا ہونیکی آگے یاد آوی تو بیٹہی اگر سیدہا کہڑا ہو گیا تو نہ بیٹہی اور سجدۂ
سہو کری اگر پہلی قعدی مین درود یعنی اللہم صل علی محمد پڑہی تو سجدۂ سہو واجب ہوتا ہی

نزدیک امام ابو حنیفہ کے بسبب تاخیر ہونے قیام کے اگر اوس سے کم پڑہے تو سجدہ سہو واجب نہین اور نزدیک امام احمد کے سجدہ سہو سنت ہے درود پڑہنے سے پہلے قعدہ مین اور نزدیک امام مالک کے سجدہ سہو سنت نہین اور نزدیک امام شافعی کے درود نہ پڑہنے سے سجدہ سہو کرے اگر کسیکو شک ہووے کہ کتنی رکعتین پڑہی ہین مثلاً تین یا چار تو کم کو اختیار کرے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سجدہ سہو کرے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے نماز شروع سے پڑہے پہلے وقت شک واقع ہو تو اگر اکثر ہو تو دل جو یقین کرے اوسکو اختیار کرے اگر یقین نہو تو کم کو اختیار کرے اور قعدہ بہی کرے وہان جہان گمان ہو قعدہ اخیر کا اور سجدہ سہو کرے اور سجدہ سہو لازم ہے مسبوق پر امام سلام پہیرنے کے بعد سہو کیا تو اگر اقتدا کے وقت سہو ہو تو سجدہ سہو لازم نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر امام سہو سے سجدہ سہو نکرے تو مقتدی کرے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نکرے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور دو سجدے کافی ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے متعدد سہو ہون تو لاکن نزدیک امام شافعی کے بہول کر سجدہ سہو کیا تو پہر سجدہ سہو کرے

باب صلوۃ المریض

بیمار اگر عاجز آدمی کہڑے رہنے سے تو بیٹہکر نماز پڑہے اگر بیٹہنے سے عاجز آدمی تو لیٹکر اشارے سے سر کے ادا کرے اور منہہ قبلہ کے طرف رہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر اشارہ کرنیسے بہی عاجز آدمی تو تاخیر نماز کی کرے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور قضا ضرور ہے ایکرات دن سے کم عذر ہووے تو اگر زائد ہو تو قضا ضرور نہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے آنکہہ کے اشارے سے یا دلسے پڑہے اگر کوئی قادر ہو قیام اور قعود پر اور رکوع اور سجود ادا نکرسکے تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے بیٹہکر اشارے سے پڑہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے کہڑے ہو کر رکوع اور بیٹہکر سجود اشارے سے ادا کرے اگر کوئی پانچ نمازون تک جنون یا بیہوشی مین رہے تو اون نمازونکو قضا کرنا ضرور ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر چہہ یا زیادہ ہون تو قضا نکرے بشرطیکہ کسی چیز کے کہانے پینے سے نہو اور نزدیک امام مالک اور

امام شافعی کے کسی ایک نماز کا وقت جنون یا بیہوشی مین گذرے بسبب بیماری یا مباح سبب کے تو قضا ضرور نہین اور نزدیک امام احمد کے جنون ہو تو قضا نکرے اگر بیہوشی ہو تو قضا کرے کتنی ہی نمازین ہون اگر کافر اصلی ہو یا مرتد ایمان لاوے تو کفر کے دنونکی نماز قضا کرنا ضرور نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور قضا فرض ہے نزدیک امام شافعی کے مرتد پر اصلی کافر پر نہین -

باب سجود التلاوة

سجدہ تلاوت واجب ہے قاری اور سامع پر سجدہ کی آیت کے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور شرط ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے سامع قصد سے سننا اور شرط نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور سجدے تمام قرآن مین گیارہ ہین نزدیک امام مالک کے اور چودہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور دس سجدونمین ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے پہلا سورہ اعراف مین دوسرا رعد مین تیسرا نحل مین چوتھا بنی اسرائیل مین پانچوان مریم مین چھٹا سورہ حج کا پہلا سجدہ ساتوان فرقان مین آٹھوان نمل مین نوان الم تنزیل السجدہ مین دسوان حم السجدہ مین گیارہوان نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے ص مین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ص مین سجدہ تلاوت نہین ہے سجدہ شکر ہے مستحب ہے خارج نماز مین اگر نماز مین کیا تو نماز باطل ہوتی ہے اگر حنفی امام نے سجدہ کیا تو مقتدی شافعی مفارقت کی نیت کرکے جدا ہووے یا انتظار کرتا ہوا کھڑا رہے اور گیارہوان نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے سورہ حج کا دوسرا سجدہ بارہوان نزدیک ائمہ ثلثہ کے والنجم مین تیرہوان انشقت مین چودہوان اقرأ مین اور کافی ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایک سجدہ اگر مکرر پڑہے تو آیت سجدے کی ایکہی مجلس مین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مکرر کرے اگر شافعی امام سورہ حج کا دوسرا سجدہ کرے تو حنفی مقتدی سجدہ کرے اور مکروہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے سجدے کی آیت پڑھنا امام سری نماز مین اور

مکروہ ہی نزدیک امام مالک کی فرض نماز مین اگرچہ جہریہ ہوا اور مکروہ نہین نزدیک امام شافعی
کی لاکن مستحب ہی امام کو سریہ نماز مین پڑہے تو نماز کی بعد سجدہ کرنا اور رکوع سی سجدہ ادا نہین ہوتا نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اور ادا ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے سجدہ کی نیت کی تو اگر سجدہ کی آیت کی
بعد تین آیتین یا زائد پڑہین تو رکوع سے سجدہ ادا نہین ہوگا اور شرائط واسطی سجدہ تلاوت
کے تمام شرائط نماز کے ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سجدہ مین جاتی وقت اور سر اٹہاتی وقت
تکبیر کہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور رفع یدین او رسلام نکرے اور نزدیک
امام شافعی کے بہی ایسا ہی ہے نماز مین ہو تو اگر خارج نماز ہی تو نیت اور تکبیر تحریمہ فرض ہی
اور مستحب ہی او سوقت رفع یدین اور سجدہ مین جاتی وقت اور سر اوٹہاتی وقت تکبیر کہنا
بغیر رفع یدین کے اور فرض ہی سلام بغیر تشہد کے اور نزدیک امام احمد کے تکبیر کہو واسطے
سجدہ کے اور رفع یدین کری اگرچہ نماز مین ہو اور سر اوٹہاتی وقت تکبیر کہی اور سلام پہیرے
نماز مین نہو تو اور سجدہ مین یہہ کہی نزدیک امام احمد کے سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ
وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اور نزدیک امام مالک
کے یہہ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا
وِزْرًا وَاقْبَلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاؤُدَ اور نزدیک امام شافعی کی سجد وجہی سے
من عبدک داود تک پڑہنا مستحب ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے بہی یہی مستحب ہی
نفل نماز مین یا نماز کے باہر ہو تو اگر فرض نماز مین ہی تو تسبیح پڑہی سجدہ کی۔

باب صلوۃ المسافر

مسافر وہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے جسکا سفر تین دن کے مسافت کا ہی کم دنو نسی سال
کے اونٹ یا پیادہ کی چال سی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دو دن کی مسافت کا سفر ہی معتدل
دنو نسی سال کے اور یہہ دو دنکی مسافت زائد ہی امام ابو حنیفہ کے تین دنکی مسافت سے
کیونکہ ائمہ ثلثہ کے نزدیک صبح سے شام تک چلنی کی مسافت شرط ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ

کے صبح کی نماز پڑہکر زوال تک چلنی کی مسافت بس ہی اور یہہ مسافت سولا فرسخ کی ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایک فرسخ کے تین میل اور نہین ہی اعتبار فرسخوں کا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ایک میل کے تین ہزار[۳۵۰۰] پانسو ہاتہہ ہین نزدیک امام مالک کے اور ایک ہاتہہ کے چہتیس[۳۶] انگل اور انگریزی میلونسی ستر[۷۵] پانچ میل ہوتی ہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ایک میل کے چہہ[۶۰۰۰] ہزار ہاتہہ اور ایک ہاتہہ کی چوبیس[۲۴] انگل اور انگریزی میلونسی اسّی[۸۵] پر پانچ میل ہین اور واجب ہی مسافر کو قصر کرنا یعنی چار رکعتون کی فرض نماز کو دو رکعتیں پڑہنا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر چار رکعتین پڑہیگا تو گنہگار ہوگا مگر نماز ادا ہوجائیگی اگر دوسری رکعت مین قعدہ کیا ہو تو نہین تو فرض باطل ہی اور وہ نماز نفل ہوگی اور نزدیک امام مالک کے قصر کرنا سنت موکد ہی اگر قصر نہین کیا تو اعادہ کری وقت باقی رہنی تک اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے قصر کرنا افضل ہی اگر قصر نہین کیا تو مضایقہ نہین اور جایز نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے قصر کرنا مغرب اور صبح کی نماز کو اگر اثنای نماز مین قصر کی نیت اقامت کی کی تو چار رکعتین پڑہنا فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نماز توڑ دے نزدیک امام مالک کی ایک رکعت نہین پڑہی ہو تو اگر ایک رکعت پڑہی ہو تو دو رکعت پر تمام کرکی نفل گردانی اور پہر چار رکعت فرض پڑہی اور سفر باطل ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے پندرہ رات دن رہنی کی نیت کرنے سے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے چار دنکی نیت کرنے سی اور نزدیک امام احمد کے اکیس[۲۱] فرض نماز پڑہنے تک رہنی کی نیت کرنے سے اگر مسافر کسی شہر مین سفر کے دنون سی زائد رہی بغیر نیت اقامت کے اس ارادی کہ کل یا پرسون چلا جاونگا تو قصر کرے جتنی مدت رہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے اٹہارہ دن تک قصر کرنا اوس سی زیادہ جایز نہین اگر مسافر مقیم کی اقتدا کری تو قصر نکری نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مقیم مسافر کی اقتدا کری تو امام سلام پہیرنی کے بعد مقتدی پہر دو رکعتین پڑہکر سلام پہیری نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن اون دو رکعتون مین قرأت

نکرے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور قرآت کرے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر نماز سفر کی مقیم ہوا بعد
قضا کرے تو قصر کرے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور قصر نکرے نزدیک امام شافعی اور
امام احمد کے اگر نماز اقامت کے دنونکی قضا کرے سفر مین تو قصر نکرے نزدیک ائمہ اربعہ کی اور
سفر گناہ کا نرہنا شرط ہے واسطے قصر کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور شرط نہین نزدیک امام ابوحنیفہ
کے اور جایز ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے جمع کرنا دو نماز ونکو یعنی ظہر اور عصر کو اور مغرب
اور عشا کو سفر مین جمع تقدیم کرے یا جمع تاخیر یعنی عصر کو ظہر کیوقت یا ظہر کو عصر کیوقت اور مغرب
کو عشا کیوقت یا عشا کو مغرب کیوقت پڑہے لاکن شرط ہے واسطے جمع تقدیم کے پہلی نماز اول
پڑہنا اور نیت کرنا جمع کی اور پے در پے نماز پڑہنا اور سفر مین رہنا دوسری نماز شروع کرنے تک
اگر جمع تاخیر ہو تو پہلی نماز کا وقت گذرنیکے آگے اور نماز شروع کرنیکے وقت جمع تاخیر کی نیت
کرے اور نزدیک امام مالک کی جمع جایز ہے خشکی کے سفر مین فقط اور جمع نہین کرنا اولی ہے نزدیک
ائمہ ثلثہ کی اور جمع جائز نہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے مگر عرفات مین مُحرِم کو جایز ہے عرفہ کے
دن ظہر اور عصر کو جمع کرنا ظہر کیوقت ساتھ ایک اذان اور دو اقامت کی جماعت سے اور جایز
ہے اوسی روز مزدلفہ مین مغرب اور عشا کو جمع کرنا عشا کیوقت اگر مغرب کو عشا کی وقت سے
آگے پڑہے تو اعادہ کرے مغرب کا طلوع فجر تک اور جمع جایز ہے بیمار کو جبکہ مشقت ہوتی ہو ہر ایک
نماز وقت پر پڑہنے سے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے سوای امام ابوحنیفہ کے اور جایز ہے جمع تقدیم
نزدیک امام شافعی کے بسبب برسات کی بشرطیکہ پہلی نماز کے سلام کیوقت برسات ہو اور
لوگ دور سے آکے جماعت سے نماز پڑہتے ہون اور راستے مین اذیت ہو بسبب برسات کی اور
جایز نہین جمع تاخیر اور اُولے اور برف مانند برسات کے ہین جبکہ گہلین اور کپڑے تر ہو وین
اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے جایز ہے جمع تقدیم درمیان مغرب اور عشا کے فقط اور
جایز نہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے ۔

باب صلوٰۃ الجمعۃ

جمعہ کی نماز فرض ہے ہر مرد پر جو مسلمان اور عاقل و بالغ ہو اور غلام اور مسافر اور بیمار نہ ہو
نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اسکے واسطے کئی شروط ہین ازانجملہ شرط ہی نزدیک امام ابو حنیفہ
کے شہر ہونا یعنی ایسا مقام ہو کہ جسوقت وہانکے لوگ جمع ہون تو وہانکی بڑی مسجد مین نہ
سماوین یا شہر کا کنارہ رہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے جمعہ فرض ہے اوسجاہی کہ جہان اتنے لوگ
ہون کہ جنکی ضرورت جماعت مین ہے اور اذن عام اور سلطان کا حاضر ہونا یا حاکم ہونا شرط ہے
نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور مستحب نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جماعت شرط ہی نزدیک ائمہ
اربعہ کے اور کافی ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے تین مرد عاقل و بالغ رہنا سواے امام کے اور
نزدیک امام مالک کے شرط ہے بارہ آدمی رہنا سواے امام کے متوطن اوسی شہر کے جنپر نماز
جمعہ فرض رہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے چالیس آدمی ضرور ہین امام ملاکر متوطن
اوسی شہر کے جن پر نماز جمعہ فرض ہے اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے امامت غلام اور
مسافر اور صغیر لڑکے کی امام کے سواے چالیس آدمی ہون تو اور نزدیک امام مالک اور امام
احمد کے جایز نہین اور شرط ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اتنے لوگ امام کی سلام تک رہنا اور نزدیک
امام ابو حنیفہ کے پہلی رکعت کا سجدہ کیے تک رہے تو جمعہ صحیح ہے نہین تو باطل ہے اور جایز ہی نزدیک
امام ابو حنیفہ کے متعدد مسجدونمین جمعہ کی نماز پڑھنا اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کی لاکن
شہر بڑا ہے اور سب لوگ ایک مسجد مین جمع ہونا ممکن نہین تو بقدر حاجت تعدد مساجد کا جایز
ہے اور ایک خطبہ شرط ہے اور دو سنت آگے نماز کے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور دو خطبے شرط
ہین آگے نماز کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور تین شروط ہین نزدیک امام شافعی کے ہر خطبے مین
حمد اللہ تعالی کی ساتھہ لفظ حمد اور اللہ کے رہنا اور صلوٰۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم
پر ساتھہ لفظ صلوٰۃ کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کا کوئی ایک اسم مبارک صراحۃً ہے اگر
حضرت کا اسم مبارک آگے مذکور ہونیکے سبب سے ضمیر لاوے مثلا کہے صلی اللہ علیہ تو صحیح نہین
اور وصیت کرنا تقوی کی اور یہہ دونون لفظ رہنا شرط نہین اگر اطیعوا اللہ کہے تو بھی

کافی ہی اور شرط ہی دوسری خطبی مین دعا واسطی مومنین کے اور قرآن شریف کی ایک آیت
رہنا شرط ہی پہلی مین ہو یا دوسری مین لاکن پہلے مین سنت ہی اور نزدیک امام احمد کے
حمد اور صلوۃ اور وصیت اور تقوی اور قرآن شریف کی ایک آیت شرط ہی ہر خطبی مین
اور دعا واسطی مومنین کے سنت ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے یہہ سب
سنتین ہین اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے خطبہ منبر پر پڑہنا اور خطبہ اور نماز ظہر کیوقت
پڑہنا شرط ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہی نزدیک امام احمد کے آگی زوال کے مانند
عید کے اور مستحب ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے سلام کرنا خطیب جسوقت
منبر کے نزدیک پہنچی نزدیک کے لوگون پر اور جسوقت منبر پر چڑہی تمام پر سلام کہکی بیٹھی
اور سلام کرنا مکروہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نزدیک امام مالک کی مستحب ہی سلام جب
نکلے امام منبر پر چڑہنے کے لئے اور مکروہ ہی منبر پر چڑہی بعد اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے
خطبہ پڑہتی وقت عصا یا تلوار پکڑنا اور فرض ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی کہڑی
رہکر دونون خطبی پڑہنا اور سنت ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اور شرط ہے
طہارت اور ستر عورت اور بیٹہنا درمیان دونون خطبو نکے نزدیک امام شافعی کے اور یہہ
سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور شرط ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے خطبہ اتنی لوگ سننا کہ جنکی ضرور
جماعت مین ہی اور خطبہ پڑہتی وقت نماز نہ پڑہی نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن تحیت المسجد
پڑہی اسیوقت آوی تو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہ نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام
مالک کے اور خطبہ پڑہتی وقت بات کرنا حرام ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مکروہ ہی نزدیک
امام شافعی کے اور شرط ہی نزدیک امام مالک کی جو شخص خطبہ پڑہتا ہی وہی نماز پڑہنا مگر خطبہ
پڑہی بعد کچہ عذر ہو وی جیسی جنون وغیرہ تو دوسری امامکی ساتہہ نماز پڑہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ
کے خطیب اور امام ایکہی شخص رہنا شرط نہین لاکن مکروہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایک شخص
خطبہ اور دوسرا نماز پڑہنا اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے جمعہ کی پہلی رکعت مین سورہ

جمعہ یا سبح اسم پڑہنا دوسری مین سورہ منافقون یا ہل اتی اور قرات پکار کے کرنا واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر کوئی شخص امام کی ساتہہ قعدہ مین ملے تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے جمعہ صحیح ہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دوسری رکعت کی رکوع مین ملا ہی تو ایک رکعت پڑہی جمعہ کی اگر رکوع کے بعد ملا ہی تو چار رکعتین پڑہی ظہر کی اگر جمعہ کی نماز مین سلام سے آگے عصر کا وقت داخل ہووی تو نماز باطل ہوتی ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور صحیح ہی نزدیک امام مالک کی مغرب تک اور نزدیک امام شافعی کے چار رکعتین پڑہی ظہر کے اور نزدیک امام احمد کے تکبیر تحریمہ کے بعد عصر کا وقت داخل ہووی تو جمعہ صحیح ہی اور مکروہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے سفر کرنا جمعہ کے روز بعد زوال کے نماز نہین پڑہکر اور آگی زوال کی مکروہ نہین اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے بعد زوال کے حرام ہی اور آگی زوال کے مکروہ اور نزدیک امام شافعی کے حرام ہی آگے اور بعد زوال کے مگر رستی مین نماز ملتی ہی یا ضرر ہے بسبب چہوٹ جانی رفیقونکی اور سفر معصیت کا نہین ہی تو جایز ہی اور حرام ہی بیع پہلی اذان سی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور دوسری اذان سی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے جمعہ کے روز غسل کرنا اور بہتر کپڑی پہنا اور خوشبوئی لگانا واسطی نماز کے اور سورہ کہف اور درود بہت پڑہنا۔

باب صلوۃ العیدین

عید کی نماز واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت موکد نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور فرض کفایہ نزدیک امام احمد کے اور شرائط عیدین کے مانند جمعہ کی ہین سوای خطبی کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور کوئی شرط نہین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور اسکی دو رکعتین ہین بغیر اذان اور اقامت کی اور نماز کی بعد دو خطبے پڑہنا سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور وقت نماز کا آفتاب ایک نیزہ بلند ہووی تب سی زوال تک ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور طلوع آفتاب سی زوال تک نزدیک امام شافعی کی اور مکروہ ہے

نزدیک امام ابو حنیفہ کے نفل نماز پڑہنا آگے نماز عید کے نماز کی جاہے مین اور گہر مین اور نزدیک
ائمہ ثلاثہ کے فقط نماز کی جاہے مین لاکن عوام لوگ کسی جاہے مین نماز پڑہین تو منع نکرے اور نزدیک
امام مالک اور امام احمد کے مکروہ ہی نماز کی جاہے مین مگر مسجد مین نماز پڑہتی ہین تو نزدیک امام
مالک کی مکروہ نہین اور نزدیک امام شافعی کے فقط امام کو مکروہ ہی اور سنت ہی عید کے
روز غسل کرنا اور بہتر کپڑی پہننا اور خوشبوئی لگانا اور مسواک کرنا اور عید الفطر مین آگی نماز کی
خرمایا اور کوئی چیز کہانا اور عید الضحی مین آگی نماز کے کچہ نکہانا اور رستی مین تکبیر کہتے ہوی عیدگاہ
کو جانا نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تکبیرات زواید عیدین مین نزدیک امام ابو حنیفہ کی ہر رکعت
مین تین ہین اور نزدیک امام شافعی کے پہلی رکعت مین سات دوسری مین پانچ اور
نزدیک امام مالک اور امام احمد کے پہلی مین چہ دوسری مین پانچ اور تکبیرین پہلی رکعت
مین بعد ثنا کی کہی دوسری مین بعد قرأت کی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ہر رکعت مین آگی قرأت
کے کہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مستحب ہی تسبیح درمیان ہر دو تکبیر کے نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے اور مستحب نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور تسبیح یہہ کہی نزدیک
امام شافعی کے سُبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور نزدیک امام احمد کے
یہہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا وصلی اللہ علی سیدنا
محمد النبی وآلہ وسلم تسلیما اور سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے ہر تکبیر زائد کیوقت ہاتہونکو
اٹہانا اور نزدیک امام مالک کے نہین اٹہانا اولی ہی اور مستحب ہی نزدیک امام احمد کی پہلی رکعت
مین سبح اسم اور دوسری مین ہل اتی پڑہنا اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مستحب ہی پہلی
رکعت مین سورہ قاف یا سبح اسم اور دوسری مین اقترب یا ہل اتی اور امام قرأت پکار
کے کرنا واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہی
نزدیک امام ابو حنیفہ کے تکبیرات تشریق کہنا اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور تکبیرات
تشریق عرفہ کی صبح سی شروع کری نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ظہر سی روز عید کے نزدیک امام

مالک کے اور انتہا نزدیک امام مالک کے تیرہوین کی صبح تک ہی اور مذاہب ثلثہ مین تیرہوین کے عصر تک ہی اور تکبیر بعد ہر نماز کے کہے نزدیک امام شافعی کے خواہ فرض ہو یا نفل یا جنازہ خواہ ادا ہو یا قضا اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے فقط فرض کے بعد کہی لاکن قضا نماز کو تکبیر نہ کہے نزدیک امام مالک کی اور کہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے بشرطیکہ انہین روزون کی نماز ہو وے اور تکبیر نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے یہ کہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے یہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اگر عیدین مین امام حنفی ہو اور مقتدی شافعی یا شافعی امام اور مقتدی حنفی تو تکبیرونکی عدد مین اور تقدیم و تاخیر مین امام کی تابعداری کرے۔

باب صلوۃ الکسوف والخسوف

سنت ہین دو رکعتین سورج گہن کیوقت نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ہر رکعت مین نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایک رکوع ہی مانند دوسری نمازونکی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دو رکوع اور دو قیام اور دو قرأت ہین اور قرأت جہر سے کری نزدیک امام احمد کے اور آہستہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہی جماعت سی پڑہنا اور قرأت اور رکوع کو دراز کرنا نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن نزدیک امام ابو حنیفہ کے امام جمعہ کا رہی تو جماعت سی پڑہی نہین تو تنہا تنہا اور سنت ہین دو رکعتین چاندگہن کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے جماعت سی پڑہنا ساتہہ دو رکوع اور دو قیام اور دو قرأت کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی تنہا تنہا پڑہی ایک رکوع سی اور قرأت آہستہ کری نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور پکار کر نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور دو خطبی بہی پڑہی نزدیک امام شافعی کے سورج گہن ہو یا چاند گہن بعد نماز کے اور ارکان اور سنن مانند جمعہ کے ہین اور خطبہ نہین ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے

لاکن وعظ کہے ... تہا کہ ... سورج گہن چہپ ... تک۔

باب صلوٰۃ الاستسقاء

اور جب برسات موقوف ہووی تو دعا اور استغفار کرے اور نماز تنہا تنہا پڑہی آہستہ
نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور دو رکعتین جماعت سی پڑہنا پکار کر سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ
اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے اور تکبیرات بہی کہی مانند عید کے نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے فقط اور نہین ہی خطبہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور دو خطبی پڑہی بعد نماز کی
نزدیک امام مالک اور امام شافعی اور امام محمد کے اور ایک خطبہ ہی نزدیک امام احمد اور امام ابو
یوسف کے اور خطبہ مین استغفار بہت کری اور خطبہ ثانیہ کے درمیان امام قبلہ کی طرف متوجہ
ہو کر چادر کو الٹی اور مقتدی مرد بہی بیٹہی ہوی اپنی اپنی چادر الٹی نزدیک ائمہ ثلثہ کے ایسا کہ
جو سیدہی کاندہی پر ہی اسکو بائین پر کری جو بائین کاندہی پر ہی اسکو سیدہی پر لاکن چادر مدور
اور مثلث اور زائد لمبی نہین ہی تو اوپر کیجانب کو نیچی اور نیچی کے جانب کو اوپر بہی کری نزدیک
امام شافعی کے فقط ایسا کہ سیدہی طرف کی نیچی کے کناریکو بائین ہاتہہ سی پکڑی اور بائین طرف
کے نیچی کے کناریکو سیدہی ہاتہہ سی پکڑ کر دونون ہاتہہ پیچہی کری تاکہ کنارہ سیدہی ہاتہہ کا
سیدہی کاندہی پر ہو اور بائین ہاتہہ کا بائین کاندہی پر اور نزدیک امام ابو یوسف اور امام
محمد کے چادر کو الٹی امام فقط ایسا کہ نیچی کے جانب کو اوپر اور اوپر کیجانب کو نیچی کری ممکن ہو
تو نہین تو جو سیدہی کاندہی پر ہی اسکو بائین پر اور جو بائین پر ہی اسکو سیدہی کاندہی پر کری

باب صلوٰۃ الخوف

جبکہ خوف دشمن کا ہو سفر یا حضر مین تو امام مقتدیونکو دو گروہ کرکے ایک کو دشمن کی طرف
روانہ کری دوسریکے ساتہہ ایک رکعت پڑہی دو رکعتونکی نماز ہو تو اگر تین یا چار رکعتون کی
ہی تو پہلے گروہ کی ساتہہ دو رکعت پڑہی بعد یہہ گروہ دشمن کیطرف جاوی اور دوسر گروہ
جو دشمن کیطرف تہا آوی اور امام اونکی ساتہہ باقی نماز ادا کری اور سلام پہیری امام تنہا تب
یہہ گروہ دشمن کیطرف جاوی اور پہلا گروہ اگر اپنی نماز بغیر قرأت کی تمام کرکے دشمن کی مقابلی

کو جاوہی تب دوسرا گروہ اگر قرأت سی نماز پڑہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے خواہ دشمن قبلی کیطرف ہو یا نہو اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دشمن قبلی کیطرف نہو تو دو گروہ کرے ایک کو دشمن کے مقابل کہڑا کری دوسری کیساتہہ ایک رکعت ادا کری جسوقت امام واسطی دوسری رکعت کے کہڑا ہو پہلا گروہ امام سی مفارقت کی نیت کرکے نماز کو تمام کری اور مقابلہ کو دشمن کیجاوی بعد دوسرا گروہ آکر امام کے ہمراہ ایک رکعت ادا کری اور امام قیام کو دراز کرے تاکہ وہ لوگ آکر ملین جب امام واسطی تشہد کے بیٹہی تب وہ گروہ اٹہکر اپنی باقی نماز ادا کری اور امام تشہد مین اونکا انتظار کری تاکہ اونکی ساتہہ سلام پہیری اور نزدیک امام مالک کے بہی ایسا ہی ہی لیکن امام تشہد پڑہی بعد سلام کری اور مقتدیون کا انتظار نکری خواہ دشمن قبلے کے طرف ہو یا نہو اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے قبلے کے طرف دشمن ہو تو امام قوم کو دو صف کری اور سب کے ساتہہ احرام باندہی جب امام نے سجدہ کیا تو پہلی صف امام کے ساتہہ سجدہ کری دوسری نگہبانی کرتی ہوی کہڑی رہی اور جب امام دونون سجدونسی فارغ ہو تب کہڑی ہوی صف سجدہ کرکے کہڑی رہی اور پہلی صف موخر ہووی اور دوسری مقدم ہووی اور امام کے ساتہہ سجدہ کری اور جو موخر ہی نگہبانی کری اور جب امام اور صف اول سجدونسی فارغ ہون تب دوسری صف سجدہ کرکے تشہد پڑہی اور امام سب کے ساتہہ سلام پہیرے

باب الجنایز

میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور افضل ہی گرم پانی سی غسل دینا نزدیک امام ابو حنیفہ کے لاکن بہت گرم نکری کیونکہ اذیت ہوتی ہی میت کو مانند زندگی اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے تہنڈی پانی سی غسل دیوی مگر گرم پانی کی ضرورت ہو بسبب ٹہنڈ وغیرہ کے تو گرم کرے اور نزدیک امام مالک کے گرم اور ٹہنڈا دونون برابر ہین افضلیت مین اور جایز ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے غسل دینا عورت اپنی مرد کو اور جایز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے غسل دینا مرد اپنی عورت کو اور جایز ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور جایز نہین

نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے عورت کو مرد اور مرد کو عورتین غسل دینا اگرچہ محرم
رہین اگر کسی جاے مرد کی میت رہے اور نرہین وہان سواے عورتون کے یا عورت کی میت
رہے اور نرہین سواے مردون کے تو میت کو تیمم کرادے مگر غیر محرم ہاتھہ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کراوے
اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے جایز ہے غسل دینا مرد محرم عورتون کو اور عورتین محرم
مردونکو اگر فقط غیر محرم رہین تو تیمم کرادے اور اولی واسطے غسل کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام
شافعی کے مردکو قرابتدار مرد اور عورت کو قرابتدار عورتین اور نزدیک امام مالک کے اولی
مردکو اوسکی عورت ہے اور عورت کو اسکا مرد ہے اور نزدیک امام احمد کے وصی اولی ہے اور مستحب
ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے غسل کی جاے کوئی نہین رہنا سواے غاسل اور اسکے مددگار ونکے اگر بچہ
پیدا ہوا بعد علامت حیات کی پائی جاوے تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے غسل دیوے اور نماز
پڑھے اگر حیات نپائی جاوے تو غسل دیوے اور نماز نہین پڑہکر کپڑے مین لپیٹکے دفن کرے بچے
کی صورت کامل ہو یا نہو اور نزدیک امام مالک کے حیات پائی جاوے تو غسل اور نماز ہے نہین تو
نہ غسل ہے نہ نماز مگر خون دہونا مستحب ہے اور کپڑے مین لپیٹکر دفن کرنا واجب ہے اور نزدیک
امام شافعی کے حیات پائی جاوے تو نماز اور غسل ہے اگر حیات نہین اور صورت کامل ہے تو
غسل دیکر کفن پہنا کے دفن کرے اور نماز نہ پڑہے اگر صورت کامل نہین ہے تو فقط کپڑے مین
لپیٹکر دفن کرے اور نزدیک امام احمد کے اگر چار مہینے یا زائد مین پیدا ہو تو غسل دیکر نماز
پڑہکے دفن کرے اگرچہ حیات معلوم نہو اگر کوئی حاملہ مرجاوے اور پیٹ مین اسکے بچہ زندہ رہے
تو پیٹ چیر کر بچہ نکال لیوے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور پیٹ چیرنا حرام ہے نزدیک امام مالک
اور امام احمد کے لاکن بچہ مرنیکے بعد میت کو دفن کرے اور نزدیک امام شافعی کے پیٹ چیرے
اگر بچہ پیدا ہوکر جینے کی امید رہے تو نہین تو نہ چیرے بچہ مرنیکے بعد دفن کرے اگر آدمی کا بدن آدہے
سے زائد ملے بغیر سر کے یا آدہا ساتھہ سر کے تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے غسل دیوے اور نماز پڑہکر دفن
کرے اوس سے کم ملے تو فقط کپڑا لپیٹکر دفن کرے اور نزدیک امام مالک کے دو ثلث بدن کے ملین تو غسل

اور نماز ہے اوس سے کم ہو تو نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے کوئی ایک جز آدمی کا ملے
جس سے مرنا اوسکا یقین ہو تو غسل دیوے اور کپڑے مین لپیٹکر نماز پڑھکے دفن کرے اور مستحب ہے نزدیک
ائمہ اربعہ کے غسل کرنا غاسل میت کو غسل دینے کے بعد اور شہید کو غسل نہ دیوے اور نماز نہین پڑھکر
انہین کپڑونسے خون آلودہ دفن کرے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اگرچہ اسپر غسل فرض رہے
یا لڑکا یا مجنون رہے اور نزدیک امام احمد کے شہید پر غسل رہے تو غسل دیوے اور نماز پڑھے نہین تو
نہ غسل ہے نہ نماز اگرچہ لڑکا یا مجنون ہو اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے شہید پر غسل رہے یا مجنون یا لڑکا
رہے تو غسل دیکر نماز پڑھے نہین تو بغیر غسل کے نماز پڑھے اور کفن دینا میت کو فرض کفایہ ہے نزدیک
ائمہ اربعہ کے اور کفن مسنون نزدیک امام ابو حنیفہ کے مرد کیواسطے تین کپڑے ہین قمیص اور ازار
اور لفافہ اور واسطے عورت کے پانچ کپڑے قمیص اور دامنی اور ازار اور سینہ بند اور لفافہ اور نزدیک
امام مالک کے واسطے مرد کے پانچ کپڑے دو لفافے اور ازار اور قمیص اور عمامہ اور سات کپڑے واسطے عورت
کے ازار اور قمیص اور دامنی اور چار لفافے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے واسطے
مرد کے تین لفافے اور واسطے عورت کے پانچ کپڑے ازار اور دامنی اور قمیص اور دو لفافے اور عورت کے
سر کے بالونکو نزدیک امام ابو حنیفہ کے دو حصے کرکے چھاتی پر قمیص کے اوپر رکھکر دامنی سے ڈھانپے
اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے تین حصے کرکے پیچھے ڈالے اگر میت احرام حج کا باندھے ہوے ہو تو سیا ہوا
کپڑا پہنانا اور مرد کا سر اور عورت کا منہہ ڈھانپنا اور خوشبوئی لگانا جایز نہین نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے اور جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور نماز جنازہ کی فرض
کفایہ ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور مستحق واسطے امامت کے نزدیک امام ابو حنیفہ کے سلطان ہے بعد قاضی
بعد امام جامع مسجد کا بعد محلے کی مسجد کا بعد ولی میت کا اور نزدیک امام مالک اور امام احمد
کے وصی اولی ہے بعد سلطان بعد ولی اور نزدیک امام شافعی کے ولی میت کا افضل ہے سب سے
اور جایز ہے نزدیک امام شافعی کے قبر پر اور غایب پر نماز پڑھنا بشرطیکہ اوس میت کے دفن کے آگے
نماز پڑھنے والا مکلف رہے نہین تو صحیح نہین اور نزدیک امام احمد کے ایک مہینے تک جایز ہے

دفن کے دن سے اور جایز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے لیکن بغیر نماز کے دفن کئے
ہوں تو جایز ہے نماز نزدیک امام ابو حنیفہ کے قبر پر جبتک کہ میت پارہ پارہ نہو اور نزدیک امام
مالک کے جائز ہے جبتک کہ گمان نہو فنا کا اگر جنازہ کی نماز کی جماعت ہو نیکے بعد پھر دوسرے لوگ
آوین تو نماز پڑہنا جایز ہے جماعت سے ہو یا تنہا نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور جایز نہین
نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور مکروہ ہے نماز جنازہ کی مسجد مین پڑہنا جنازہ مسجد مین
رکہکر اگر خارج مسجد مین رہے تو بہی بیضرورت مسجد مین کہڑے رہنا مکروہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور
امام مالک کے اور مکروہ نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دونون صورت مین اور افضل
ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے کہڑا رہنا امام کا میت کے سینہ کے مقابل مرد ہے یا عورت اور نزدیک
امام مالک کے مرد کی جنازہ کے بیچمین کہڑا رہے اور عورت کے کاندہے کے مقابل اور نزدیک امام شافعی
کے مرد کی جنازہ پر مقابل سر کے اور عورت کے جنازہ پر مقابل کمر کے اور نزدیک امام احمد کے مرد
کے جنازہ پر مقابل سینہ کے اور عورت کی جنازہ کے بیچمین کہڑا رہے اور جنازہ کی نماز مین سب
شرائط نماز کے ہین اور قیام اور چار تکبیرین فرض ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے نزدیک
امام شافعی اور امام احمد کے رفع یدین ساتہہ ہر تکبیر کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک
کے سنت ہے پہلی تکبیر کے ساتہہ فقط اور پہلی تکبیر کے بعد سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے
ثنا پڑہنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ
وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اور سورہ فاتحہ پڑہنا قرأت کی نیت سے مکروہ ہے اگر دعا کی نیت سے پڑہے تو مکروہ نہین
اگر امام حنفی ہو تو ضرور سورہ فاتحہ پڑہے دعا کی نیت سے تا کہ شافعی اور حنبلی کی نماز صحیح ہو اور نزدیک
امام مالک کے فرض ہے بعد ہر تکبیر کے سوای چوتہی کے دعا کرنا واسطے میت کے اور امام مالک فرماتے
ہین احسن دعاؤن جنازہ کی جو سُنی مین نے دعا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے وہ یہہ ہے اَللّٰهُمَّ
اِنَّهٗ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ
لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا

فَزِدْ فِی اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّئَاتِہٖ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا
تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ اور دعا کے آگے حمد اور صلوۃ کہنا مستحب ہی اگر لڑکا ہو تو یہہ دعا پڑہے
اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ اَنْتَ خَلَقْتَہٗ وَرَزَقْتَہٗ وَاَنْتَ اَمَتَّہٗ وَاَنْتَ تُحْیِیْہِ
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِوَالِدَیْہِ سَلَفًا وَذُخْرًا وَفَرَطًا وَاَجْرًا وَثَقِّلْ بِہٖ مَوَازِیْنَھُمَا وَاَعْظِمْ بِہٖ اُجُوْرَھُمَا
وَلَا تَفْتِنَّا وَاِیَّاھُمْ بَعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَلْحِقْہُ بِصَالِحِ سَلَفِ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ کَفَالَۃِ اِبْرَاھِیْمَ
وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَعَافِہٖ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ
جَھَنَّمَ اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے فرض ہی بعد پہلی تکبیر کے سورہ فاتحہ
اور بعد دوسری تکبیر کے درود پڑہنا سنت ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فرض
نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور بعد تیسری تکبیر کے دعا کرنا سنت ہی نزدیک امام ابو حنیفہ
کے اور فرض نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی اور یہہ دعا پڑہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ
اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ
وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا
خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ
وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِہٖ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ اور یہہ دعا بھی زیادہ کرنا مستحب
ہی نزدیک امام شافعی کے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ خَرَجَ مِنْ رَوْحِ الدُّنْیَا
وَسَعَتِھَا وَمَحْبُوْبِہٖ وَاَحِبَّائِہٖ فِیْھَا اِلٰی ظُلْمَۃِ الْقَبْرِ وَمَا ھُوَ لَاقِیْہِ کَانَ یَشْھَدُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ
نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ وَاَصْبَحَ فَقِیْرًا اِلٰی رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِہٖ
قَدْ جِئْنَاکَ رَاغِبِیْنَ اِلَیْکَ شُفَعَاءَ لَہٗ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ

وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَلَقِّهٖ بِرَحْمَتِكَ رِضَاكَ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَهٗ
وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَجَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْهِ وَلَقِّهٖ بِرَحْمَتِكَ الْاَمْنَ مِنْ عَذَابِكَ
حَتّٰی تَبْعَثَهٗ اِلٰی جَنَّتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اگر میت لڑکے کی یا دیوانیکی ہو تو یہہ پڑہے
نزدیک امام ابو حنیفہ کے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا
شَافِعًا وَمُشَفَّعًا اور نزدیک امام شافعی کے میت لڑکے کی ہو تو اللهم اغفر لحینا سے
فتوفه علی الایمان تک پڑہکر یہہ پڑہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا لِاَبَوَیْهِ وَسَلَفًا وَذُخْرًا وَعِظَةً
وَاعْتِبَارًا وَشَفِیْعًا وَثَقِّلْ بِهٖ مَوَازِیْنَهُمَا وَاَفْرِغِ الصَّبْرَ عَلٰی قُلُوْبِهِمَا وَلَا تَفْتِنْهُمَا بَعْدَهٗ
وَلَا تَحْرِمْهُمَا اَجْرَهٗ اور نزدیک امام احمد کے یہہ کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِوَالِدَیْهِ ذُخْرًا وَفَرَطًا
وَسَلَفًا وَاَجْرًا اَللّٰهُمَّ ثَقِّلْ بِهٖ مَوَازِیْنَهُمَا وَاَعْظِمْ بِهٖ اُجُوْرَهُمَا وَاَلْحِقْهُ بِصَالِحِ سَلَفِ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَاجْعَلْهُ فِیْ کَفَالَةِ اِبْرَاهِیْمَ وَقِهٖ بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ الْجَحِیْمِ اگر میت عورت
یا لڑکی کی ہو تو ضمایر مونث کے کہے سب دعاؤنمین مذاہب اربعہ کے اور بعد چوتہی
تکبیر کے کچہہ نہ پڑہکر فقط سیدہے طرف سلام پہیرے نزدیک امام مالک اور امام احمد کی اور
یہہ پڑہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور دو طرف سلام پہیرے اور نزدیک امام شافعی کے اَللّٰهُمَّ لَا
تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ پڑہکر دو طرف سلام پہیرے اور افضل ہے نزدیک امام ابو حنیفہ
کے جنازہ کے پیچہے چلنا اور نزدیک امام شافعی کے آگے چلنا اور نزدیک امام مالک اور
امام احمد کے سوار ہو تو پیچہے چلے اور پیادہ آگے اور مستحب ہے نزدیک امام شافعی کے
جنازہ دیکہے تو کہڑا رہنا بیٹہا ہوا شخص اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مکروہ ہے مگر جنازہ کے ساتہہ
جانیکے ارادہ سے کہڑا رہا تو مکروہ نہین اور افضل ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے میت کو قبر
مین داخل کرنا قبلے کے طرف سے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے قبر کے پائین طرف سے داخل کرنا
افضل ہے اگر عورت کی میت ہو تو قبر پر پردہ کرنا مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کی اگر مرد کی

میت ہو تو پردہ کرنا مکروہ ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور مستحب ہی نزدیک امام شافعی کے اور نہ مکروہ ہی نہ مستحب نزدیک امام مالک کی اور میت کو قبر مین سیدہی بازو جھکا کر رکھی ایسا کہ منہہ قبلہ کی طرف رہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور یہی مستحب ہی نزدیک امام شافعی کے سینہ کا کلہ کہولکر مٹی پر رکھنا اور افضل ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے قبر کو مسنم بنانا یعنی مانند اونٹ کی کوہان کے اور نزدیک امام شافعی کے مسطح کرنا افضل ہی اور حدیث شریف مین ہی جو کوئی رہا ساتھہ جنازہ کی نماز پڑہنی تک تو اسکو اجر ایک قیراط کا ہی اور جو کہ رہا دفن تک تو اوسکو اجر دو قیراط کا اور صحابہ نی پوچہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی دو قیراط کیا ہین تو فرمایا مانند دو بڑی پہاڑ کے ہین اور امام مالک رضی اللہ عنہ سی کسینی خواب مین پوچہا اللہ تعالی نی آپکے ساتھہ کیا کیا تو فرمایا مغفرت کی میری بسبب ایک کلمی کے جو کہتا تہا مین جنازہ دیکہکر اور اوسکو امیر المومنین حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کہتی تہی یعنی سبحان الحی الذی لا یموت

باب الصلوة فی الکعبة

جایز ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے کعبی کے اندر فرض اور نفل نماز پڑہنا بغیر کراہت کے اور کعبی کے اوپر جایز ہی ساتھہ کراہت کے بسبب تعظیم کے اور نزدیک امام شافعی کی جایز ہی کعبی کے اندر اور اوپر بشرطیکہ کعبی کی اندر دیوار کیطرف متوجہ ہووی یا دروازہ کیطرف جبکہ وہ بند رہی اگر کہلا رہی سو وقت متوجہ ہووی تو شرط ہی جو کہٹ سولا انگل کی بلند رہی نہین تو صحیح نہین اور کعبی کے اوپر شرط ہی کہ اوس شخص کی روبرو سولا انگل کی کوئی بلند چیز اٹہی ہوی رہی جو کعبی کی چیز ہو کر رہی نہین تو صحیح نہین اگر کعبے کی اندر مقتدی کی پیٹہہ امام کے منہہ کیطرف ہو تو مقتدی کی نماز باطل ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کی اور جایز نہین نزدیک امام مالک اور امام احمد کے فرض نماز کعبے کے اندر اور اوپر اور نفل جایز ہی اگر کعبی کے اطراف امام کی ساتھہ لوگ اقتدا کرین اور بعض لوگ امام سی زیادہ کعبی کی نزدیک ہین تو جایز ہی بشرطیکہ امام ایک جانب اور مقتدی دوسری جانب رہین نزدیک ائمہ اربعہ کے

اگر امام کے جانب مین امام سے آگے کہڑے رہین تو نماز مکروہ ہی نزدیک امام مالک کے اور باطل ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے

کتاب الزکوٰۃ

اللہ تعالی فرماتا ہی وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ یعنی دو تم زکوۃ۔ اور فرماتا ہی وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ یعنی اور جو لوگ جمع کر رکھتی ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین کرتے اسکو اللہ کی راہ مین یعنی زکوۃ نہین دیتی سو انکو خوشخبری سنا عذاب دردناک کی جسدن آگ دہکاوینگی اوسپر دوزخ کی پہر داغینگے اوس سی انکے ماتھی اور پہلو اور پیٹہین یہہ وہی ہی جو تم جمع کر رکھے تہی اپنی نفسون کے واسطی سو چکہو مزا اوسکا جو تم جمع کر رکھے تہی۔ اور بخاری اور مسلم روایت کرتے ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندون پر کوئی صبح نہین آئی مگر اسمین دو فرشتی اوترتے ہین ایک فرشتہ کہتا ہی یا اللہ تیری راہ مین خرچ کرنیوالے کو اوسکا عوض دے اور دوسرا فرشتہ کہتا ہی یا اللہ جمع کر رکہنی والے کے مال کو تلف کر دے اور بخاری اور نسائی روایت کرتی ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو اللہ تعالی مال دیوے اور وہ اوس مال کی زکوۃ ادا نکرے تو اوسکا مال قیامت کے دن صورت لیگا ایسی سانپ کی کہ جسکے سر کی کہال نکل گئی ہی بسبب زہر کی تیزی کے اور اسکے دونون آنکہون مین دو کالی نقطی ہون وہ سانپ طوق ہو کے اوسکے گلے مین پڑیگا پس وہ سانپ اوس شخص کے منہہ کے دونون جانب کو پکڑیگا اور کہیگا مین تیرا مال ہون مین تیرا گنج ہون اور زکوۃ ایک رکن ہی ارکان اسلام سی اور منکر اوسکی فرضیت کا کافر ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر کوئی شخص فرضیت کا اقرار کرکے زکوۃ بخل سی ندیوے تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے اوسکو قید مین رکہی زکوۃ دینی تک اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے زکوۃ جبر سی لیوی اگرچہ جنگ سی ہو اور نزدیک امام احمد کے بھی جبر سے

لیوی مگر مال پوشیدہ کردیا ہو تو تین دن مین توبہ لیوی اگر توبہ کرے اور زکوۃ دیوی تو بہتر
نہین تو قتل کری اور زکوۃ اوسکی ترکے سی لیوی اور زکوۃ فرض ہی بعد گذرنے سال کے نصاب کے
موافق ہو تو ہر آزاد مسلمان پر نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر شرط ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے مالک عاقل
و بالغ رہنا مجنون اور بچے پر زکوۃ فرض نہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے فرض ہی والی اسکے طرف سے
ادا کری اوسکے مال سے اور نیت زکوۃ کی فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نیت نزدیک امام ابوحنیفہ
کے زکوۃ دیتے وقت کری اگر دیا بعد کری تو بہی صحیح ہی بشرطیکہ لیا سو شخص کے نزدیک وہ مال موجود
ہی اگر خرچ کیا بعد نیت کی تو صحیح نہین اگر زکوۃ کا مال جدا کرتے وقت نیت کی تو بہی کافی ہی اور
نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے ضرور ہی نیت زکوۃ کا مال جدا کرتے یا دیتے وقت اور
نزدیک امام احمد کے زکوۃ دیتے وقت نیت کرنا اولی ہی اگر تہوڑا آگے کیا تو بہی کافی ہی اگر کسی کا
مال غصب کیا گیا اور اسپر گواہ نہین یا گم ہو گیا یا جنگل مین گاڑ دیا اور مقام اوسکا بہول گیا اور بعد
کئی سال کے وہ مال ملا تو گذری ہوئی برسونکی زکوۃ دینا فرض ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے
اور گذری ہوئی برسونکی ضرور نہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور نزدیک امام مالک کے ایکسال کی زکوۃ
دیوی اگر ایک شخص کا قرض دوسرے پر ہو اور وہ اقرار کرتا ہو یا انکار اور گواہ اسکے لینے پر موجود
ہون تو ایسا مال ملتے ہی زکوۃ گذری ہوئی برسونکی فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایک ہی سال کی
فرض ہی نزدیک امام مالک کے اگر ایک شخص صاحب نصاب ہی اور اوسپر دوسرے شخص کا قرض ہی تو بقدر
قرض کے زکوۃ فرض نہین اور قرض وضع کئے بعد جو باقی ہی اوسکی زکوۃ دیوی نصاب کے موافق
ہو تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور قرض مانع زکوۃ کا نہین ہی نزدیک امام شافعی کے چاہی کل مال کی زکوۃ دیوے

باب زکوۃ الاموال

جانور وہ ہین جنکی زکوۃ فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے سو وہ اونٹ اور گائی اور بیل اور بہینس اور
بہینسے اور بکری ہین اور شرط ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے وہ جانور سوائم رہنا یعنی جنگل سے چرائی جاتی
ہون نہین تو زکوۃ فرض نہین اور نزدیک امام مالک کے سوائم کی شرط نہین اور نصاب اونٹونکے

پانچ ہی اور اوسمین ایک بکری فرض ہی دس مین دو اور پندرا مین تین اور بیس مین چار اور جب پچیس اونٹ ہون تو ایک بنت مخاض یعنی ایک برس کی اونٹنی جسپر دوسرا برس شروع ہوا اور جب چھتیس ہون تو ایک بنت لبون یعنی دو برس کی اور تیسرا برس شروع ہوا اور جب چھیالیس ہون تو ایک حقہ یعنی تین برس کی اور چوتہا برس شروع ہوا اور جب اکسٹھہ ہون تو ایک جذعہ یعنی چار سال کی جسپر پانچوان سال شروع ہوا اور جب چھتر ہون تو دو بنت لبون اور جب اکانوے ہون تو دو حقے ایکسو بیس تک نزدیک ائمہ اربعہ کے اور بعد اوسکے نزدیک امام ابوحنیفہ کے ہر پانچ مین ایک بکری پہر ایکسو پینتالیس مین ایک بنت مخاض اور دو حقے اور دیڑھ سو مین تین حقے پہر ہر پانچ مین ایک بکری اور ہر پچیس مین ایک بنت مخاض اور ہر چھتیس مین ایک بنت لبون پہر ایکسو چھیانوے مین چار حقے دو سو تک پہر بعد دو سو کے شروع کیا جاوے پانچ سے جیسا کہ بعد دیڑھ سو کے شروع کیا تہا اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ایکسو اکیس ہون تو تین بنت لبون دیوے اور نزدیک امام مالک کے اختیار ہی چاہی تین بنت لبون دیوے یا دو حقے مگر ہر چالیس مین بنت لبون اور ہر پچاس مین حقہ زائد کرے نزدیک ائمہ ثلثہ کے ایسا کہ ایکسو تیس مین دو بنت لبون اور ایک حقہ اور ایکسو چالیس مین دو حقے اور ایک بنت لبون اور دیڑھ سو مین تین حقے پہر ایسا ہی چلا جاوے اور نصاب گائی اور بیل اور بہینس اور بہینسے مین تیس ہی اور واجب ہی اوسمین ایک تبیعہ مادہ ہو یا نر اور جب چالیس ہون ایک مسنہ اور جب ساٹھ ہون تو دو تبیعے اور جب ستر ہون ایک تبیعہ اور ایک مسنہ پہر جب اسی ہون دو مسنے اور جب نوے ہون تو تین تبیعے اور جب سو ہون تو دو تبیعے اور ایک مسنہ پہر اسیطرح ہر تیس مین تبیعہ اور ہر چالیس مین مسنہ زیادہ کرے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تبیعہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے ایک برس کی گائی اور بہینس کو کہتے ہین جسپر دوسرا سال شروع ہوا اور مسنہ دو برس کی جسپر تیسرا برس شروع ہوا اور نزدیک امام مالک کے دو سال کامل گذرے تو تبیعہ ہی اور تین سال کامل ہو تو مسنہ اور مسنہ مین نر دینا جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور نصاب بکرو نمین چالیس ہی اور واجب ہی اوسمین ایک بکری پہر ایکسو اکیس مین دو اور دو سو ایک مین تین

اور چار سو تک چار ہر ایک سو مین ایک واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور بکری نزدیک امام
ابو حنیفہ اور امام مالک کی ایکسال کی رہنا واجب ہی اور نزدیک امام شافعی کے مینڈہی ہو تو
ایک سال کی اگر چہیلی ہو تو دو سال کی اور نزدیک امام احمد کے مینڈہی چہہ مہینونکی چہیلی ایک
سال کی اور بکریو نہین نر دینا بہی جایز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور جایز نہین
نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مگر فقط نر بکری ہون تو نر دینا جایز ہی اور اونٹونمین جو بکری
واجب ہی سو وہ مادہ رہنا شرط ہی نزدیک امام احمد کے اور نر بہی جایز ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی اگر
چند آدمی کی جانور ملکر رہین ایسا کہ تمام ملا دئی جاوین تو نصاب ہووی اور ہر ایک کا جدا جدا حصہ
نصاب کو پہنچتا نہین ہی تو اسمین زکوۃ نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور زکوۃ فرض
ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے بشرطیکہ ان جانورونکی چرائی کا مقام ایک ہو اور پانی
پینے کی جاہ ایک اور راتکو رہنی کی جاہ ایک ہو اور دودہ نچوڑہنی والا ایک اور چرواہا ایک ہو
اور ہر ایک کا نر خاص ہووی مگر نوع مختلف ہونیکے سبب سی نر علیحدہ ہو تو مضایقہ نہین اور
گہوڑی تجارت کے نہون تو زکوۃ واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہی نزدیک امام
ابو حنیفہ کی بشرطیکہ جنگل سے چرایجاتی ہون اور نر اور مادہ ملکر رہین اگر فقط نر گہوڑی ہون تو
زکوۃ نہین اگر فقط مادہ ہون تو دو روایتین ہین ایک مین واجب نہین اور دوسرے مین واجب
ہی اور زکوۃ ہر گہوڑی کی عربی ہو تو ایک دینار دیوی یا اسکی قیمت کرکے دو سو درم کو پانچ
درم دیوی اگر عربی نہو تو فقط قیمت کرکے دیوی اگر تجارت کی گہوڑی ہون تو زکوۃ فرض ہی
نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ایسا ہی تمام مال ہین تجارت کی اور اسکی قیمت کرکے نصاب کی موافق
ہو تو چالیسوان حصہ دیوی اگر چند آدمی ملکر تجارت کرین یا زراعت یا نقد ایک کی پاس جمع
کرین اور ہر ہر کا مال نصاب سی کم رہی اور تمام کا مال ملا کر نصاب ہو تو زکوۃ فرض نہین نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اور فرض ہی نزدیک امام شافعی کے بشرطیکہ ہر ہر کا مال متمیز نہو اور نصاب سونی کی
بیس مثقال اور چاندی کی دو سو درہم اور اسمین چالیسون حصہ فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور

جب نصاب پر پانچوان حصہ زائد ہوگا تو ہر پانچوین حصے کی زکوۃ دیوی نزدیک امام ابوحنیفہ کے پانچوین حصہ سی کم ہو تو نہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے پانچوین حصہ سی کم ہو تو بہی دیوی اور زکوۃ واجب ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے سونے چاندی کے زیور مین اگرچہ مباح رہی اور پہننی کیواسطی ہو دری اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مباح زیور مین پہننی کے زکوۃ فرض نہین۔

باب الرکاز

معدن سے نکلنے والے چیزونمین جنکی زکوۃ فرض ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے سو وہ سونا اور چاندی ہی فقط اور نہین چالیسوان حصہ دیوی نصاب ہو تو اور باقی مالک نے ہین کو ہی اگر اسکا کوئی مالک نہین ہی تو جو پایا اسکو ہی مگر نزدیک امام مالک کے سونے اور چاندی کے ٹکڑہی خالص نکلین جنکو صاف کرنیکی احتیاج نہو تو انمین سی پانچوان حصہ دیوی نصاب ہو یا نہو اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے معدن سی جو نکلتی ہین اگر وہ سخت چیزین ہین اور آتش سی نرم ہون تو اونمین پانچوان حصہ دیوی نصاب ہو یا نہو جیسی سونا اور چاندی اور سیسہ اور تانبا اور پیتل اور لوہا اور پارا وغیرہ اگر آتش سی نرم نہو تی ہین یا مانند پانی کے بہتی چیز ہی جیسی تیل وغیرہ تو اونمین کچہ بہی واجب نہین اور نزدیک امام احمد کے غیر جنس سی زمین کے جو نکلے اونمین چالیسوان حصہ دیوی بشرطیکہ نصاب کیموافق ہو خواہ وہ اشیا سخت رہین یا نہین مانند تیل کے خواہ وہ آتش سے نرم ہون یا نرم نہوں جیسی گچ اور چونا اور نمک اور سرمہ اور جواہر مانند یاقوت اور فیروزہ اور زمرد وغیرہ کے اور جاہلیت کے دفینونمین پانچوان حصہ دینا فرض ہی سب چیزونمین نزدیک ائمہ ثلثہ کے خواہ نصاب ہو یا نہو اور نزدیک امام شافعی کے فقط سونے اور چاندی مین پانچوان حصہ فرض ہی نصاب کیموافق ہو تو اور معدن اور دفینون مین برس گذرنا شرط نہین معاً دینا فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

باب الزروع والثمار

شہد مین دسوان حصہ فرض ہی نزدیک امام احمد کے اور نصاب اوسکا ایکسو ساٹہہ رطل عراقی

ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے شہد مین دسوان حصہ دیوی تھوڑا نکلے یا زائد اور اسکا
کچہ نصاب نہین مگر خراجی زمین مین نکلی تو کچہ واجب نہین کیونکہ عشر اور خراج جمع نہین ہوتے
اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے شہد مین زکوۃ نہین اور زراعت مین دسوان حصہ
دیوی اگر بغیر مشقت کے زراعت ہو جیسا برسات یا جاری پانی سی اگر مشقت سی ہو جیسا
ڈول وغیرہ سی تو بیسوان حصہ دیوی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اناج مین جو زکوۃ فرض ہی نزدیک
امام مالک اور امام شافعی کے سو وہ اناج ہی جسکو قوت کرکے کہاتی ہین اور پہلونمین انگور اور
خرما اور نزدیک امام احمد کی پہلونمین اور زمین سی نکلنی والے چیزونمین جو ناپی اور تولے جاتے
ہین اور ذخیرہ کی جاتے ہین سو اونمین زکوۃ فرض ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے لکڑی اور
بانس اور گہانس کے قسم کے سوای زمین سی نکلنی والی چیزونمین اور میوونمین سوای خراجی زمین
کے زکوۃ فرض ہی اور نصاب ان سب چیزونکا پانچ وسق ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور وسق ساٹہ
صاع کا ہوتا ہی اور مدراس کی حساب سی ایکسو بیس پڑی ہوتے ہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے
ان چیزونمین نصاب نہین پانچ وسق سی کم ہو تو بہی زکوۃ فرض ہی اور ان چیزونمین برس گذرنا
شرط نہین سدا دینا فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

باب المصارف

مصارف زکوۃ کے سات ہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور آٹہہ نزدیک ائمہ ثلثہ کی تفصیل
اونکی یہہ ہی فقیر اور مسکین اور عامل یعنے جسکو حاکم زکوۃ وصول کرنے مقرر کرتا ہی اور رقاب
اور قرضدار اور مجاہدین اور مسافر اور فقیر نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اوسکو کہتے
ہین کہ جسکے پاس کچہ مال ہی مگر غنی نہین ہی اور مسکین وہ کہ جسکی پاس کچہ بہی نہین اور نزدیک
امام شافعی اور امام احمد کے مسکین وہ ہی جسکے پاس کچہ مال ہی مگر غنی نہین ہی اور فقیر وہ جسکی پاس
کچہ بہی نہین اور رقاب سی مراد نزدیک ائمہ ثلثہ کے مکاتب ہین اور نزدیک امام مالک کی مکاتب
کو ندیوی بلکہ غلام خرید کرکے آزاد کری اور مولفۃ القلوب یہہ آٹہوان فریق ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے

یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے لاکن ایمان انہونکا ہنوز ضعیف ہے یا انکو کچھ دینے سے دوسرے لوگ
ایمان لاتے ہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اس فریق کا حکم منسوخ ہوگیا مگر سات فریق
مین سے کسی ایک فریق کی جہت سے جسمین وہ داخل ہے دیوے تو جایز ہے اور جایز ہے نزدیک ائمہ
ثلثہ کے زکوۃ اور فطرہ دینا ان سب مصارف کو یا بعض کو یا ایک کو اور نزدیک امام شافعی کے
تمام مصارف کے لوگون کو دینا واجب ہے اور ہر فریق سے تین تین شخص کو دینا ضرور ہے اور ہر فریق
کو تقسیم مین برابر دینا فرض ہے لاکن سب فریق کے مستحقین اوس شہر مین نہین تو دوسرے شہر مین
بہیجنا واجب ہے اگر بعض نہین تو جو موجود ہین انہین پر تقسیم کرنا اور فطرہ تین مسکینونکو
دیوے تو کافی ہے اور حرام ہے زکوۃ دینا بنی ہاشم کو نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز نہین نزدیک ائمہ
ثلثہ کے غلام کو زکوۃ دینا اور جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے مگر اپنے اور بنی ہاشم اور غنی کے غلامونکو
دینا جایز نہین اور بنی ہاشم کے آزاد غلامونکو دینا جایز ہے نزدیک امام مالک کے اور جایز نہین
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین نزدیک امام شافعی کے بنی مطلب اور انکے آزاد غلامونکو دینا
اور جایز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جائز نہین کافر اور اپنی زوجہ کو دینا نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جائز
نہین زوجہ اپنی زوج کو دینا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی
کے اور مکروہ ہے نزدیک امام مالک کے اور غنی کو زکوۃ دینا جایز نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور
غنی اوسکو کہتے ہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے جو مالک ہو نصاب کا کسی ایک مال سے اور فارغ
ہو حاجت اصلی سے اور نزدیک امام شافعی کے جسکے پاس اتنا مال ہے یا کسب سے اتنا حاصل کرے
کہ اوسکے حاجتونکو کافی ہو تو وہ غنی ہے اور نزدیک امام احمد کے جسکے پاس پچاس درہم ہین
اور نزدیک امام مالک کے جسکے پاس اتنا مال ہو کہ برس تک اوسکو کافی ہو گر برس تک کافی
نہو تو غنی نہین اور جایز نہین زکوۃ دینا اپنی ما باپ دادا دادی نانا نانی کو یعنی اصول سے اور بیٹا
بیٹی اور پوتا پوتی کو فروع سے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے مگر جایز ہے خمس رکاز کا
دینا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نزدیک امام شافعی کے بہی ان لوگونکو دینا جایز نہین فقیر اور

نسکین کے جہت سے دوسری قسم مین داخل ہون تو دینا جایز ہی اور جایز ہی نزدیک امام مالک
کے دادا دادی اور نانا نانی اور اولاد کو اپنی اولاد کو دینا مگر ماں باپ اور اپنی اولاد کو دینا جایز نہین

باب صدقۃ الفطر

صدقہ فطر واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے ہر آزاد مسلمان پر جو مالک ہو نصاب زکوٰۃ کا کہ زیادہ
ہو حاجت اصلی سے اور نصاب پر سال گذرنا شرط نہین واسطے صدقہ فطر کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ
کے صدقہ فطر فرض ہی اوس شخص پر کہ جسکے نزدیک عید کے رات اور دن کی ضروری خرچ سے اور
اپنے عیال کے فاضل رہی اور صدقہ فطر واجب ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی عید الفطر کی صبح ہونے
سے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی عید کی شب کو آفتاب غروب ہوتی ہی پس جو ایمان لایا یا پیدا ہوا رات
کو عید کے تو اوسپر صدقہ واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اگر کوئی شخص عید کے رات مین مر جاوی تو اوسپر صدقہ واجب نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور واجب
ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مستحب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی صدقہ فطر کا صبح ہوتے ہی جلد دینا نماز کو
جانیکے آگے اگر تاخیر کری تو ساقط نہین ہوگا اوسکے ذمے سے بغیر دینے کے اور فطرہ نزدیک امام ابو حنیفہ
کے آدھا صاع دیوی گیہون سے یا اوسکے آٹے سے یا ستو سے اور ایک صاع خرمے سے یا جو سے اور قیمت
دینا افضل ہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سب چیزون مین ایک صاع ہی اور قیمت دینا درست نہین اور
نزدیک امام مالک کے افضل ہی گیہون دینا اور نزدیک امام احمد کے کھجور اور نزدیک امام شافعی
کے جس قسم کا اناج اوس شہر مین کہاتے ہین وہی دیوی اگر مختلف چیزین کہاتے ہین تو اعلی قسم
دینا افضل ہی اور ستو اور آٹا درست نہین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور جایز ہی
نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور صاع آٹھ رطل عراقی ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور
مد اوس کے حساب سے تین پاؤ کی ہوتی ہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی پانچ اور ایک ثلث رطل عراقی
ہی اور مد اوس کے دو پاؤ کی ہوتی ہین اور فطرہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے
لڑکے کی طرف سے اور مجنون بڑے لڑکے کیطرف سے دیوی بشرطیکہ وہ دونون غنی نہین اگر غنی ہوون

تو انہیں کے مال سے دیوے اور اپنے غلام اور کنیز جو واسطے خدمت کے ہین اونکی طرف سے بھی دیوے اور واجب نہین اپنی عورت اور بڑے لڑکے کیطرف سے جو عاقل ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے جسکا نفقہ اوسپر لازم ہے اوسکی طرف سے بھی دیوے اگر کسی شخص کو نفقہ دیوے کہ جسکا نفقہ اوسپر لازم نہین تو اوسکا فطرہ دینا واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہے نزدیک امام احمد کے بشرطیکہ رمضان کی تمام مہینے کا نفقہ دیا ہو اور واجب نہین فطرہ مکاتب پر اور نہ اوسکی مولی پر نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور واجب ہے مولی پر نزدیک امام مالک کے اور مکاتب پر واجب نزدیک امام احمد کے اگر غلام آدہا حر ہے اور آدہا غلام تو فطرہ نہین اوسپر اور نہ مالک پر اوسکی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور آدہا مالک پر ہے نزدیک امام مالک کے اور غلام پر کچہ نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے آدہا مالک پر ہے اور آدہا غلام پر اگر ایک غلام دو شخص یا زائد کی ملک مین ہے تو کسی پر صدقہ واجب نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ہر ہر شخص اپنے حصے کیموافق دیوے نزدیک ائمہ ثلثہ کے۔

کتاب الصیام

اللہ تعالی فرماتا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ یعنی مہینا رمضان کا جسمین نازل ہوا قرآن واسطے ہدایت لوگون کے اور کہلےین نشانیان راہ کی اور فیصلہ پہر جو کوئی پاوے تم مین یہہ مہینا تو وہ روزہ رکہے اور جو کوئی ہو بیمار یا سفر مین پہر افطار کرے تو اوسپر ہے قضا اسکے شمار روزے رکہنا دوسرے دنون سے اللہ چاہتا ہے تمہاری آسانی اور نہین چاہتا ہے تمپر مشکل یعنی تمکو بیماری اور سفر مین روزہ نرکہنا جو مباح کیا سو تمہاری آسانی کیلئے ہے اور بیہقی شعب الایمان مین روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحقیق کہ جنت آراستہ کیجاتی ہے رمضان کیلئے شروع سال سے سال آئندہ تک اور بہی فرمایا پہر جب پہلا دن ہوتا ہے رمضان کے مہینے کا تو بہتی ہے ایک ہوا عرش کے نیچے جنت کے پتون سے حور عین پر پہر کہتی ہین

وہ حورین اے رب ہمارے کر ہمارے لئے تیرے بندگونکو جوڑے کہ ٹھنڈی ہون اونسے ہماری انکھین اور ٹھنڈی ہون اونکی انکھین ہمارے سے اور بخاری اور مسلم روایت کرتے ہین سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت مین آٹھ دروازے ہین اونمین سے ایک دروازہ ہے کہ اوسکو باب الریان کہتے ہین داخل ہوگا اوسمین کوئی سوائے روزہ دارونکے اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنے صحیح مین ابو امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث روایت کی ہے کہ جسمین یہہ بھی مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو فرشتے مجھکو پہاڑ پر لے گئے سو وہان یکایک سخت آوازین آرہی تھین کہا مین نے یہہ کیا آوازین ہین تو کہا اون دونون نے یہہ آوازین دوزخیونکی ہین پھر لیچلے مجھکو سو دیکھا مین نے یکایک ایک قوم کو ہے لٹکائی گئی ہے پاؤنپر چیرے گئے ہین کنارے منہہ کے اور اوس سے لہو جاری ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پوچھا مین نے یہہ لوگ کون ہین تو کہا ان دونون نے یہہ وہ لوگ ہین جو افطار کرتے ہین آگے حلال ہونے کے روزیسے اپنے یعنے وقت افطار کے آگے جو کہاتے ہین اور روزہ ایک رکن ہے ارکان اسلام سے اور فرض ہے ہر مسلمان عاقل بالغ پر اور منکر اوسکی فرضیت کا کافر ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر فرضیت کا قایل ہوکر روزہ نرکھے بغیر عذر شرعی کے تو جبر کرے روزہ رکھنے پر اگر روزہ رکھا تو بہتر نہین تو قتل کرے حدًا نزدیک امام مالک کے اور قید مین رکھے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور اوس شخص کا حکم نزدیک امام احمد کے کہا ہے سو بندہ عاصی کے نظر مین نہین آیا اور لڑکی کو سات برس کی عمر مین روزیکا حکم کرے اور دس برس کی عمر مین مارے روزہ نرکھے تو نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نیت روزیکی فرض ہے واسطے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے نیت کرنا رمضان کے ادا روزونکی اور نفل اور نذر معین کی التسے شرعی آدہے دن تک اور شرعی دن صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہے اور نذر غیر معین اور کفارے کی روزے اور قضا روزے فرض کے ہون یا نفل کے ہون تو رات سے صبح صادق طلوع ہونیکے آگے نیت کرنا فرض ہے اور نزدیک امام مالک کے تمام روزونکی نیت صبح صادق طلوع ہونیکے آگے کرنا فرض ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نفل کے سوائے سب روزونکی نیت صبح صادق طلوع ہونیکے آگے کرنا فرض ہے اور نفل کی نیت جایز ہے نزدیک امام

شافعی کے زوال تک اور نزدیک امام احمد کے زوال کے بعد بھی جایز ہی اور نیت ہر روزہ کی ہر روز کرنا فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور کافی ہی نزدیک امام مالک کے رمضان کی تمام مہینے کی نیت کرنا پہلی رات کو اور مستحب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی تعجیل افطار کی بعد متحقق ہونے غروب آفتاب کے اور مستحب ہی تاخیر سحر کی مگر اتنی تاخیر نکری کہ گمان طلوع فجر کا ہو کیونکہ طلوع فجر سی غروب آفتاب تک وقت روزہ کا ہی اور بعد طلوع فجر کے غروب آفتاب تک کوئی مفسد صوم واقع ہو تو روزہ باطل ہوتا ہی اور تفصیل اسکی مفسدات صوم میں آویگی۔ انشاء اللہ تعالی۔

باب رؤیۃ الہلال

روزہ رمضان کا فرض ہوتا ہی تیس دن گذرنیسی شعبان کے یا دیکھنے سی ہلال کے اور تیسویں کے اور ثابت ہوتا ہی ہلال رمضان کا نزدیک امام ابو حنیفہ کے گواہی سی ایک عدل کے مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام بشرطیکہ مطلع صاف نہ ہی اگر مطلع صاف رہی تو جماعت کثیر کی گواہی ضرور ہی اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے کافی ہی گواہی ایک عدل کی مطلع صاف رہی یا نہ رہی مگر مرد آزاد ضرور ہی نزدیک امام شافعی کے اور کافی ہی نزدیک امام احمد کے غلام یا عورت ہو تو بھی اور نزدیک امام مالک کے دو مرد آزاد کی گواہی ضرور ہی مطلع صاف رہی یا نہ رہی اور واسطے ہلال شوال اور عید وغیرہ کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے دو مرد آزاد ضرور ہیں اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت بشرطیکہ مطلع صاف نہ ہی اگر صاف رہی تو جماعت کثیر ضرور ہی اگر ایک شخص کی گواہی سی ہلال رمضان کا ثابت ہووی اور بعد تیس روز کی چاند نظر نہ آوی مطلع صاف رہکر تو گواہ ایکہ کی باطل ہوگی چاہئی پھر ایک روزہ رکھو اگر مطلع صاف نہ ہی تو روزہ نرکھی اگر دو آدمی کی گواہی سی ثابت ہوا ہی تو روزہ نرکھی خواہ مطلع صاف ہی یا نہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور روزہ نرکھی نزدیک امام شافعی کے تیس دن کے بعد خواہ ایک آدمی کی گواہی سی ثابت ہوا ہو یا دو کی خواہ مطلع صاف رہی یا نہ رہی اور نزدیک امام احمد کے دو شخص کی گواہی سی ثابت ہوا ہی تو روزہ نرکھی اگر ایک شخص کی گواہی سی ہوا ہو کہ سبب سی احتیاطاً روزہ رکھی ہیں تو پھر ایک روزہ رکھی اور نزدیک امام مالک کے مطلع صاف

نہ ہو کر چاند نظر نہ آوے تو گواہی دو مرد کی اور زیادہ اوس سے باطل ہو گی مگر جماعت کثیر سے ثابت ہووے
کہ جھوٹ بولنا اونکا ممکن نہیں ہے تو گواہی باطل ہو گی اگر مطلع صاف نہیں ہے تو دو مرد کی گواہی
بھی باطل ہو گی اگر ایک شخص چاند رمضان کا دیکھا اور گواہی اوسکی مقبول نہیں ہوی تو وہ شخص
روزہ رکھنا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر شوال کا چاند ایک شخص دیکھے تو روزہ نہ رکھے نزدیک امام شافعی
کے لیکن اول شہادت نزدیک قاضی کے ادا کرے اگرچہ شہادت ایک شخص کی مقبول نہیں ہے اگر بغیر
شہادت کے افطار کیا تو مستحق تعزیر کا ہوتا ہے اور مستحب ہے وہ شخص افطار مخفی کرنا اور نزدیک ائمہ ثلثہ
کے وہ شخص روزہ رکھے لیکن نیت افطار کی کرنا واجب ہے نزدیک امام مالک کے اور ایک شہر میں چاند
دیکھنے سے تمام اہل دنیا پر روزہ فرض ہوتا ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور فرض نہیں نزدیک امام شافعی
کے ایک شہر میں دیکھنے سے دوسرے شہر کے لوگوں پر جہاں اختلاف مطالع ہو اور اختلاف مطالع
چوبیس فرسخ سے کم میں نہیں ہوتا اور یہہ مسافت قصر کے سولہ فرسخ کی مسافت سے کچھ کم ہے اگر
حاکم اختلاف مطالع کو اعتبار نہیں کر کے روزہ رکھنے کا حکم کرے تو شافعیہ کو لازم ہے اوسکے موافق
عمل کرنا اور ایسا ہی ایک شہر میں عید کا چاند دیکھکر دوسرے شہر کو گئے اور وہاں چاند نہیں نظر آیا تھا
بسبب اختلاف مطالع کے تو انکے موافق روزہ رکھنا اگر چاند نہیں دیکھے سو شہر کا شخص چاند دیکھے
سو شہر کو جاوے تو اونکے موافق عید کرنا اگر اوسکے حساب سے اٹھائیس روزے ہوں تو بھی عید کرے
مگر بعد عید کے ایک روزہ قضا کرے اگر چاند دن کو نظر آوے تو شب آیندہ کا چاند ہے خواہ زوال
کے آگے نظر آوے یا بعد نزدیک ائمہ اربعہ کے پس تیسوین کو شعبان کے دن کو دیکھے تو امساک کرے اگر
تیسوین کو رمضان کے دیکھے تو افطار نکرے اور یوم الشک کو روزہ رکھنا رمضان کا مکروہ تحریمی ہے اگر
دوسرے واجب کا روزہ رکھے جیسے قضا اور کفارہ اور نذر تو مکروہ تنزیہی ہے اور نفل افضل ہے اگر وہ دن اوسکی
عادت کے روزہ کا ہو مثلاً تیسوین شعبان دوشنبہ یا پنجشنبہ ہو اور اوسکی عادت یہہ دو دن روزہ
رکھنے کی ہو اگر عادت نہیں ہے تو خواص لوگ نفل روزہ رکھنا مستحب ہے اور عوام لوگ زوال تک انتظار
کر کے افطار کرین نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور کیفیت اوس روز کے روزہ رکھنے کی یہ جاننا ہے وہ خواص

سے ہی نہیں تو عوام سے اور نزدیک امام مالک کے اوس دن رمضان کا روزہ رکھنا دوسرے روزے رکھنا جایز ہے اور نزدیک امام شافعی کے رمضان کا روزہ رکھنا جایز نہیں اور قضا اور کفارہ اور نذر جایز ہے اور نفل جایز نہیں مگر عادتی روزے کا دن ہو تو جایز ہے اور نزدیک امام احمد کے انتیسوین کو ابر ہے تو تیسوین کو روزہ رمضان کا رکھنا واجب ہے اگر ابر نہیں تو روزہ رکھنا مکروہ ہے مگر عادتی روزہ کا دن ہو تو مکروہ نہیں جیسا کہ پیر اور جمعرات کا روزہ اور ہر مہینہ دو دن روزہ رکھنا مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے چھے روزے شوال مین بعد عید کے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے روزے رکھنا ایام بیض کے یعنی تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو ہر مہینے کے اور نزدیک امام مالک کے مستحب ہے پہلی اور گیارہوین اور اکیسوین کو اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے روزہ رکھنا دسوین اور نوین کو محرم کے اور عرفہ کا روزہ حج کرنیوالے کو عرفہ کا روزہ مستحب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے بشرطیکہ روزہ رکھکر عرفات مین کہڑے رہنے سے ضعف نہو اور دعاؤن مین خلل نہو اگر ضعف اور خلل ہو تو مستحب نہین اور حرام ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے روزہ رکھنا عیدین اور ایام تشریق مین مگر جایز ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے روزہ رکھنا ایام تشریق مین دم تمتع اور قران کی ہدی نہین پاوے تو

باب مفسدات الصوم

روزہ باطل ہوتا ہے جماع کرنیسے عمداً اور کفارہ بہی واجب ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جماع کے سوا اور کسی سبب سے روزہ باطل ہو تو کفارہ نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور عمداً کہانے پینے سے غذا یا دوا کے بہی کفارہ واجب ہوتا ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر پتہر وغیرہ کہلو جو غذا اور دوا نہین ہے تو کفارہ نہین اور نزدیک امام مالک کے ایسی چیزین کہانیسے بہی کفارہ لازم آتا ہے اگر میت یا جانور سے جماع کرے تو روزہ باطل ہوتا ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور کفارہ بہی واجب ہے انزال ہو یا نہو اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے انزال ہو تو روزہ باطل ہے نہین تو باطل نہین اگر کوئی کہاوے یا پیوے یا جماع کرے گمان سے غروب آفتاب یا صبح صادق طلوع نہونیکے

اور بعد معلوم ہوا کہ آفتاب غروب نہین ہوا تھا یا صبح صادق طلوع ہو گئی تھی تو روزہ باطل ہی
نزدیک ائمہ اربعہ کی اور کفارہ بھی واجب ہی نزدیک امام احمد کی جماع مین فقط اور کفارہ نہین
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر کوئی شخص سوتی ہوئی عورت سی جماع کری یا ہوشیار رہی سو وقت جبر سی
جماع کری تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے عورت کا روزہ بھی باطل ہی اور نزدیک امام شافعی کے باطل نہین
اگر عورت اور مرد دونوں کی رضامندی سی وطی ہووی اور روزہ دونوں کو یاد رہی تو نزدیک ائمہ
ثلثہ کے دونوں پر قضا اور کفارہ واجب ہی اور نزدیک امام شافعی کے مرد پر قضا اور کفارہ ہی
اور عورت پر قضا ہی کفارہ نہین اگر روزہ بھولکر وطی کری تو روزہ صحیح ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور
امام شافعی کے اور باطل ہی نزدیک امام مالک اور امام احمد کے مگر نزدیک امام مالک کی کفارہ نہین
اور نزدیک امام احمد کے مرد بھولگیا ہو تو کفارہ دیوی عورت بھولگئی ہو تو کفارہ نہین اگر کسی شخص
نے کسیکو جبراً کچہ کہلایا یا پلایا یا وطی کروائی تو روزہ باطل ہوتا ہی مجبور کا نزدیک امام ابوحنیفہ
اور امام مالک کی مگر کفارہ نہین اور نزدیک امام شافعی کی روزہ صحیح ہی اور نزدیک امام احمد کی فقط
جماع سی باطل اور کفارہ بھی واجب ہی اگر کوئی بھولکر کہاوی یا پیوی تو روزہ صحیح ہی نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اور باطل ہی نزدیک امام مالک کی لاکن کفارہ نہین اگر انزال ہووی مباشرت کرنیسی بغیر وطی
کے تو روزہ باطل ہوتا ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور کفارہ واجب ہی نزدیک امام مالک کی اور
واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر عورت کو چھووی یا بوسہ لیوی اور منی یا مذی نکلے تو نزدیک
امام مالک اور امام احمد کے روزہ باطل ہوتا ہی اور کفارہ بھی ہی نزدیک امام مالک کی منی نکلنی سو
صورتمین فقط اور نزدیک امام احمد کے کفارہ نہین اور نزدیک امام شافعی کے بوسہ سی اور
چھونی سی بغیر حائل کے منی نکلے تو روزہ باطل ہی اور کفارہ نہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے
بھی روزہ باطل ہی منی نکلنی سے بوسہ لینی اور چھونیسی اگرچہ حائل ہی بشرطیکہ وہ حائل شہوت
متحرک ہونیکو منع نکری اور کفارہ واجب نہین اگر فکر یا نظر سی منی یا مذی نکلے تو نزدیک امام
مالک کی روزہ باطل ہوتا ہی اور کفارہ نہین مگر دوام فکر اور نظر سی منی نکلی تو کفارہ بھی ہی اور

نزدیک ائمہ ثلثہ کے فکر اور نظر سے منی یا مذی نکلے تو روزہ باطل نہیں مگر نزدیک امام احمد کے مگر نہ
نظر کرنیسے منی نکلے تو روزہ باطل ہوتا ہے اور کفارہ نہین۔ اگر کوئی شخص کہاتا یا پیتا وقت صبح صادق
طلوع ہووے تو معاً تہوکدینے سے روزہ باطل نہین اگر معاً نہ تہوکے تو باطل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر کوئی
وطی کرتے وقت صبح صادق طلوع ہوجاوے تو نزدیک امام احمد کے روزہ باطل ہے اور کفارہ بہی واجب
عورت سے معاً جدا ہو یا نہو اور نزدیک امام مالک کے اگر معاً جدا نہووے تو روزہ باطل ہے اگر معاً جدا
ہو تو روزہ صحیح ہے اگرچہ جدا ہونیکے بعد منی یا مذی نکلے اگر جدا ہونیکے بعد بہی اوسی کا خیال رہے اور مذی
نکلے تو قضا کرے اگر منی نکلے تو کفارہ بہی دیوے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے معاً جدا ہووے تو روزہ صحیح
ہے اگرچہ منی نکلے بعد جدا ہونیکے اگر توقف کرے تو روزہ باطل ہے اور کفارہ نہین اگرچہ منی نکلے مگر
نفس کو حرکت دیا ہے تو کفارہ بہی دیوے اور نزدیک امام شافعی کے معاً جدا ہووے تو روزہ صحیح
ہے اگرچہ منی نکلے بعد جدا ہونیکے اگر معاً جدا نہووے تو قضا اور کفارہ ہے اور کفارہ فقط رمضان کا
ادا روزہ توڑنے میں ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور کفارہ نزدیک امام ابوحنیفہ کے روزہ کی نیت رات کو کی ہو تو
واجب ہوتا ہے اگر راتکو روزہ رکہنے کا ارادہ نہین تہا اور دنکو نیت کی اور روزہ توڑا تو کفارہ نہین
اور کفارہ یہہ کہ ایک غلام کو آزاد کرے یا دو مہینے کے روزے پے درپے رکہے یا ساٹھہ مسکین کو
کہانا کہلاوے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اختیار ہے نزدیک امام مالک کے ان تینوں میں سے کوئی ایک ادا
کرے مگر کہانا دینا اولی ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے تینوں چیزوں میں ترتیب فرض ہے یعنی طاقت غلام
آزاد کرنیکی ہو تو غلام ہی آزاد کرے نہین تو روزے رکہے طاقت ہو نہین تو کہانا کہلاوے اور کہانا
نزدیک امام ابوحنیفہ کے صدقہ فطر کے مانند ہے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے ایک مد دیوے
جو مد اس کی آدہی پری ہے اور نزدیک امام احمد کے گیہون دیوے تو آدہا صاع اور دوسرے چیزوں مین
ایک مد دیوے اگر رمضان مین دو دن روزہ توڑے جس سے کفارہ لازم آتا ہے تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے
دو کفارے واجب ہوتے ہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے پہلا کفارہ نہین دیا ہے تو دوسرا ضرور نہین
اگر پہلا دے چکا ہے تو دوسرا بہی واجب ہے اگر ایکدن مین دو بار جماع کرے تو دوسرا کفارہ واجب نہین

نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہی نزدیک امام احمد کے دوسرا کفارہ بھی پہلا کفارہ دیچکا ہو تو
نہین تو واجب نہین اور روزہ باطل ہوتا ہی قی کرنیسی منہہ بھر کے اپنی خواہش سی نزدیک
امام ابو حنیفہ کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے عمدا تہوڑی قی کرے تو بھی باطل ہی اور پچھنی لگانیسی
روزہ باطل نہین ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل ہی نزدیک امام احمد کے پچھنی لگانیوالی اور
پچھنی ماری گئے کا بشرطیکہ خون نکلے اور عمدا ہو بغیر جبر کسی کے اور باطل ہوتا ہی نزدیک امام
مالک اور امام احمد کے سرمہ لگانیسی بشرطیکہ مزا اوسکا حلق مین آوی اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور
امام شافعی کے باطل نہین اگر سکے حلق مین پانی جاوی کلی کرنیسی یا ناک مین پانی لینے سے
تو نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی روزہ باطل ہوتا ہی اور نزدیک امام شافعی کی مشروع
وضو مین پانی جاوی بغیر مبالغہ کے تو باطل نہین اگر مبالغہ کیا کلی یا ناک مین پانی لینی مین یا
مشروع وضو مین چوتھی بار پانی لیا یا وضو واسطی تبرید کے کیا یا بغرض منہہ اور ناک مین پانی
لیا اور پانی باطن مین گیا تو روزہ باطل ہوتا ہی اور نزدیک امام احمد کے باطل نہین اگرچہ مبالغہ
سی پانی جاوی مگر اوسکے اختیار سی جاوی تو باطل ہی اور باطل ہوتا ہی نزدیک امام شافعی کی ذکر کی
سوراخ مین کوئی چیز ڈالی سی اور باطل نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر قبل مین عورت کی پانی یا تیل
ڈالی تو روزہ باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور ناک اور کان مین دوا ڈالنی اور حقنہ کرنیسی روزہ باطل
ہوتا ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر رمضان کا روزہ کسی کا فوت ہوا اور بعذر دوسری رمضان تک
قضا نہین کی تو واجب ہی ساتھ قضا کی ہر ایک روزہ کی عوض ایک مسکین کو فدیہ دیوی نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اور فدیہ واجب نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فدیہ واجب ہی نزدیک ائمہ
ثلثہ کی اوس بوڑھی سی جو طاقت روزہ کی نہین رکھتا ہی اور اوس بیمار سی جسکی صحت کی امید نہین ہی
اور نزدیک امام مالک کی ان دونون پر فدیہ مستحب ہی اور فدیہ یہہ ہی کہ ایک شخص کو کھانا دیوی
جیسا کہ کفارہ مین دیتے ہین اور مباح ہی افطار کرنا حاملہ اور مرضعہ یعنی دایہ کو جسوقت کہ خوف
کرین وہ دونون اپنی نفسون پہ یا اپنی بچون پر اونکو قضا لازم ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور فدیہ بھی

دیوی ہر روزہ کو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے جسوقتکہ خوف کرین اپنی بچون پر اگر اپنی نفسون پر خوف کرین تو کفارہ نہین آوے نزدیک امام مالک کی مرضعہ پر کفارہ ہی حاملہ پر نہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے کسی پر کفارہ نہین اگر وہ نکو مسافر مقیم ہووی یا بیمار صحیح ہووی یا لڑکا بالغ ہووی حسب عالمین کی ان سبھون نے روزہ نہین رکھکر افطار کیا تھا یا حائض اور نفسا پاک ہووی یا کافر اسلام لاوی تو نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کی ان تمام کو امساک
۵ کرنا یعنی مفسدات صوم سی باز رہنا واجب ہی اور نزدیک امام شافعی کے مستحب ہی اور نزدیک امام مالک کے نومسلم کو مستحب ہی دوسرونکو مستحب نہین اگر دن کو رمضان کا چاند ثابت ہووی تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے امساک کرنا اور پہر قضا کرنا واجب ہی اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے نیت کا وقت رہی اور مفسدات صوم سی باز رہا ہی تو روزہ رکھی نہین تو امساک اور قضا واجب ہے۔

۵ مسافر اور بیمار اور حایض و نفسا کو قضا کرنا فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نومسلم پر قضا فرض ہی نزدیک امام احمد کے [illegible]

باب الاعتکاف

مستحب ہی اعتکاف یعنی مسجد مین بیٹھنا ہر وقت اور عشرہ اخیر مین رمضان کی سنت ہی اگر نذر کری تو واجب ہی اور اعتکاف صحیح نہین ہی بغیر نیت کی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور روزہ شرط ہی واسطی اعتکاف کی نزدیک امام مالک کی اور شرط نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور شرط ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے واسطی اعتکاف نذر اور مسنون کی اور جماع سی اعتکاف باطل ہوتا ہی اور کفارہ نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر اعتکاف نذر کا ہو تو کفارہ بہی ہی نزدیک امام احمد کے مانند کفارہ قسم کے اگر مباشرت کری شہوت سی بغیر وطی کی مانند بوسہ وغیرہ کی تو باطل ہی انزال ہو تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور انزال نہو تو بہی باطل ہی نزدیک امام مالک کی اگر بھولکے وطی کری تو اعتکاف باطل ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل نہین نزدیک امام شافعی کے اور جایز ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کہانا پینا مسجد مین اور واسطی حوایج انسانی کی مسجد کی باہر جانا

کتاب الحج

اللہ تعالی فرماتا ہے وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا یعنی اور اللہ
کا حق ہے لوگون پر حج کرنا بیت اللہ کا جو کوئی استطاعت رکھے اس تک راہ کی۔ امام محمد
غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی احیاء العلوم مین مرقوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ مقرر اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہے اس گھر سے کہ حج کرین اسکا ہر سال چھ لاکھ آدمی پہر اگر کم ہووین
تو کامل کرتا ہے اللہ تعالی اس عدد کو ملایکہ سے اور تحقیق کہ کعبہ حشر کیا جاویگا مانند اوس عروس
کے جسکا زفاف ہوتا ہے اور جسنے اسکا حج کیا ہے اوسکے پردون سے متعلق رہتا ہے اسکی اطراف
پہرتا ہے یہانتک کہ کعبہ جنت مین جاوے پہر اسکے ساتھ وہ لوگ بہی جنت مین جاوینگے اور
شفا مین قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے مذکور ہے کہ ایک قوم والی آئی نزدیک سعدون خولانی
کے منستیر مین جو کہیرا ہے قیروان مین پہر معلوم کرایا سعدون کو تحقیق کہ کتامہ نے جو قبیلہ ہے
بربر کا قتل کیا ایک شخص کو اور اسکو آگ لگا دی تمام رات پس کچھ اثر نہ کی آگ اوسمین اور باقی
رہا وہ شخص سفید رنگ ہو کر پس کہا سعدون نے شاید کہ وہ تین حج کیا ہوگا کہا اون لوگون نے
ہان سعدون نے کہا حدیث سنی مین نے جس شخص نے کہ ایک حج کیا تو ادا کیا فرض کو اپنے اور جسنے
دوسرا حج کیا تو قرض دیا رب کو اپنے اور جسنے تیسرا حج کیا تو حرام کرتا ہے اللہ تعالی بال کو اسکے
اور جسد کو اسکے آگ پر دنیا اور آخرت مین اور ترمذی روایت کرتے ہین امیر المومنین حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مالک ہوگا توشہ اور سواری
کا جو اسکو بیت اللہ کو پہنچاوے پہر اوسنے حج نہین کیا تو وہ یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر مرنا اسکو
برابر ہے اور بیہقی اپنے سنن مین روایت کرتے ہین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ایک بندے کہ جسم کو مین نے صحت دی اور
اوسکی معاش مین کشایش کی اوسپر پانچ سال گذرے وہ میری طرف وفد ہو کر نہین آیا یعنے
بیت اللہ کی زیارت کیلئے نہین آیا تو وہ بندہ البتہ محروم ہے اور حج ایک رکن ہے ارکان اسلام
سے اور فرض ہے ہر مسلمان پر جو آزاد اور عاقل و بالغ اور صحیح رہے اور استطاعت رکہتا ہووے

اور منکر اوسکی فرضیت کا کافر ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے حج فی الفور کرنا یعنی جس سال قدرت پیدا ہو حج کرنیکی اوسی سال کرنا اگر تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا اور نزدیک امام شافعی کے فی الفور فرض نہین مگر موت کا یا مال تلف ہونیکا اندیشہ ہو یا بیماری یا زائد عمر ہونیکے سبب سے آیندہ جانیمین مشقت زائد ہونیکا اندیشہ ہو تو فی الفور کرنا فرض ہی اگر تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا اور حج کا احرام باندہنا اور کھڑا رہنا عرفات مین اور طواف زیارت سب حج کے فرایض سے ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سعی درمیان صفا اور مروہ کو واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فرض نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور فرض ہی نزدیک امام شافعی کے حلق یا تقصیر یعنی بال مونڈنا یا کترنا اور واجب نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور طواف وداع واجب ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت نزدیک امام مالک کی اور مزدلفہ مین توقف کرنا واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور رمی واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی طواف قدوم اور بوسہ دینا حجر اسود کو اور احرام میقات سے باندہنا واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور میقات مدینہ والونکا ذو الحلیفہ ہی اور عراق اور خراسان والونکا ذات عرق اور شام اور مغرب اور مصر والونکا جحفہ اور نجد والونکا قرن اور یمن اور ہند والونکا یلملم اور احرام کیوقت اسکی غسل کرنا اور ایک دوگانہ نفل پڑہنا مستحب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور تلبیہ کہنا واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور تلبیہ یہ کہی لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اور حرام ہی محرم کو خوشبو لگانا اور شکار کرنا اور ناخن اور بال نکالنا اور عورت منہہ ڈہانپنا اور مرد سر ڈہانپنا اور وہ لباس پہننا جو بدن کے یا کسی عضو کے انداز کے برابر بناتی ہین جیسی جبہ اور پایجامہ اور قبا وغیرہ نزدیک ائمہ اربعہ کے اور مرد منہہ ڈہانپنا حرام ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور جائز ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور عورت دستانی نہین پہننا مستحب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور پہننا حرام ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور حرام ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے جماع کرنا اور اوس سے حج فاسد ہوتا ہی

مگر فاسد ہونیکے بعد بہی اوسی کو تمام کرنا اور قضا کرنا واجب ہی اور عمرہ سنت موکدہ ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی اور فرض نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور عمرہ مین احرام اور طواف فرض ہین نزدیک ائمہ اربعہ کی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی واجب ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور فرض نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور فرض ہی نزدیک امام شافعی کی حلق یا تقصیر اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے واجب ہی

باب الاضحیة

قربانی واجب ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اوس مقیم پر جسپر فطرہ واجب ہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سنت ہی اوس شخص پر جو قادر ہی قربانی پر اور اول وقت قربانی کا نزدیک امام ابوحنیفہ کے بعد نماز پڑہنی امام کے ہی اون شہرونمین جہان عید کی نماز ہوتی ہی اور جہان عید کی نماز نہین ہوتی ہی وہان طلوع فجر سے عید کے جایز ہی اور نزدیک امام مالک کی بعد نماز اور خطبہ اور ذبح کرنے امام کے اور جہان نماز نہین ہوتی ہی اور امام ذبح نہین کرتا ہی وہان بعد اتنی وقت کی کہ جسمین امام نماز پڑہکر ذبح کرسکتا ہی اور نزدیک امام شافعی کی بعد اتنی وقت کی جسمین عید کی نماز اور دو خطبے پڑہے جا سکتے ہین خواہ اوس شہر مین عید کی نماز ہو یا نہو اور نزدیک امام احمد کے عید کی نماز کے بعد جہان عید کی نماز پڑہتے ہین اور عید کی نماز نہین پڑہتے ہو جاتی ہین بعد اوتنی وقت کی جسمین نماز پڑہ سکتے ہین اور انتہائی وقت نزدیک امام شافعی کے تیرہوین کے مغرب تک ہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے بارہوین کی مغرب تک اور اونٹ اور گائی سے سات آدمی کی قربانی ہوتی ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایکہی آدمی کی نزدیک امام مالک کے اور بکری سے ایک آدمی کی قربانی ہوتی ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر نزدیک امام احمد کی ایک بکرا اپنے اہل و عیال کیطرف سے کافی ہی اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کی اونٹ پانچسال سے کم اور گائی دو سال سے کم اور نزدیک امام مالک کے ضرور ہی اونٹ پر چہٹا سال شروع ہونا اور گائی پر چوتہا سال اور بکرا مینڈہا کے قسم سے ہو تو چہے مہینے کا اگر چہیلی کے قسم سے

ہو تو ایکسال کا رہنا ضرور ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور دونون قسم مین نزدیک
امام مالک کے کامل ایک سال کا رہنا ضرور ہی اور نزدیک امام شافعی کے مینڈہی ہو تو ایک سال
چھیلی ہو تو دو سال کا پل ہونا ضرور ہی اور ذبح کیوقت بسم اللہ بولکر چار رگین کاٹین یعنی حلقوم اور مری
اور ودجین اگر تین کٹین تو بھی کافی ہی لیکن حلقوم اور مری ضرور کٹی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور چارون
کٹنا ضرور ہی نزدیک امام مالک کے اور کافی ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے حلقوم اور مری تین
تو اور حلقوم اوس کو کہتی ہین جو رستہ دم آنے جانیکا ہی اور مری حلقوم کے نیچے ہی کہانا پانی جانیکا
رستہ اور ودجین دو رگین ہین گردن کے دونون جانب مین جنکو شاہ رگ کہتی ہین اگر بسم اللہ
عمدا نہ بولکر ذبح کری تو ذبیحہ حلال نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور حلال ہی نزدیک امام شافعی کے اگر
سہوا ترک کری تو حلال ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جانور قربانی کا بیمار نہ ہو اور عیوب سے سالم
رہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر حاملہ جانور کو ذبح کری اور ذبح کے سبب سے پیٹ کے اندر بچہ مرجاوے
تو بچہ بہی حلال ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور حرام ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے ۔

خاتمہ فی زیارة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

بزار اور دارقطنی اور بیہقی نے اپنی اسناد سی روایت کی ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری قبر کی زیارت کری تو واجب ہوی واسطی اسکے
شفاعت میری اور دارقطنی اور طبرانی اور بیہقی روایت کرتے ہین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کرکے میری قبر کی زیارت کریگا بعد وفات
میری تو گویا اوسنے زندگی مین میری زیارت کی اور ابن النجار نے روایت کی ہی انس رضی اللہ عنہ
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میری امت سے مالدار ہوا اور میری زیارت
نکری تو اوس تقصیر کا عذر ہرگز نہین سنا جاویگا اور دارقطنی اور ابن عدی روایت کرتی ہین ابن عمر
رضی اللہ عنہما سی کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت
نہین کی تو تحقیق کہ اسنی مجھپر ظلم کیا اور مستحسن ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے زیارت کیوقت ہاتھ باندہنا

جیسا کہ نماز مین باندہتی ہین اورا وسوقت آنکھین نیچی کرکے ہیبت واجلال کے مقام مین دنیا کے علایق سے دلکو فارغ کرے اور جنکے حضور مین کہڑا ہی اونکی جلالت اور منزلت کو اپنے ذہن مین مستحضر رکہے اور یقین جانے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر مکرم مین زندہ ہین اور زایرونکو دیکھتے ہین اور اونکے کلام کو سنتے ہین اور جانتے ہین اختلاف اونکی دلونکا اور درجونکا اور اعمال اور احوال کا اور ہر ایک کو اوسکی حال کے موافق مدد کرتے ہین اور سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ساتھہ کمال ادب کی متوسط آواز سی کہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کا جواب دیتے ہین مگر جسکا حوصلہ سننے کا نہین ہی اوسکی سماعت مین نہین آتا اور حضرت پر سلام کرنے کے بعد سیدہی جانب ایک ہاتہہ کی مقدار ہٹکر سلام کہے اوپر خلیفہ رسول اللہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاندہی کے پاس ہی پشت کی طرف۔ پہر ایک ہاتہہ کے مقدار سیدہی طرف ہٹکر سلام کہے اوپر امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ کا سر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پشت کی طرف کاندہی کے پاس ہی اور روضہ مبارک مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہر ایک مزار کی جاے باقی ہی حدیث سی ثابت ہوتا ہی کہ وہ جاے حضرت عیسی علیہ السلام کیلئے ہی اور شیخین کے سلام سی فارغ ہونیکے بعد پہر پہلے موقف کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہہ مین آوے اور اپنے واسطے حضرت سے توسل کرے اور اللہ تعالی کے پاس اپنے لئے شفاعت اونکے طلب کرے اور منقول ہی عتبی سے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار شریف کے نزدیک بیٹھا تہا سو ایک اعرابی آیا اور بولا السلام علیک یا رسول اللہ سَمِعْتُ اللّٰہَ یَقُوْلُ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا وَقَدْ جِئْتُکَ مُسْتَغْفِرًا مِنْ ذَنْبِیْ مُسْتَشْفِعًا بِکَ اِلٰی رَبِّیْ یعنی السلام علیک یا رسول اللہ مین نے سنا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اور اگر وہ لوگ جسوقت کہ ظلم کیا تہا انہون نے جانون پر اپنی آتے تمہارے پاس پہر بخشش مانگتے اللہ تعالی سے اور بخشش مانگتے واسطے اونکے رسول تو البتہ پاتے اللہ کو توبہ بہت قبول کرنیوالا مہربان اور تحقیق کہ مین آیا ہون نزدیک آپکے

میری گناہونکو بخشوائی اور سفارش چاہتاہون مین آپکی نزدیک میری رب کے - اوسکی بعد یہہ کہتی لگا
یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُہٗ فَطَابَ مِنْ طِیْبِہِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ - ای بہتر انمین کی جو دفن کیے گئے
ہین زمین مین انکی استخوان جنکی پاکیزگی سی زمین اور ٹیلی پاکیزہ ہوئی ہین - نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ
فِیْہِ الْعَفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ - یعنی میری جان فدا ہی قبر پر سی جسمین کہ آپ رہتی ہین اس مین
ہی پارسائی اور اسمین ہی بخشش اور کرم اور عتبی کہتی ہین کہ اعرابی یہہ کہکر چلا گیا اور مین وہان
سو گیا سو خواب مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا فرماتی ہین کہ اس شخص سی ملکر خوشخبری دی کہ
اللہ تعالی نی تیری مغفرت کی - اور حکایت اعرابی کی بہت مشہور ہی اور علما مذاہب اربعہ کی اپنی
مناسک کی کتابونمین اسکو ذکر کرتی ہین اور یہہ کہتی کو مستحسن جانتی ہین اور سلف سی منقول ہی جو
شخص کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر شریف کی نزدیک یہہ آیت پڑہی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ
یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا بعد اسکے ستر بار کہے
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ تو فرشتہ آسمان سی ندا کرتا ہی صلی اللہ علیک ای فلان آجکی دن تیری
کوئی حاجت ساقط نہوگی یعنی تیرے سب مرادین برآئینگی اور علما کہتی ہین یا محمد کہنی سی یا رسول اللہ
کہنا یا یا نبی اللہ کہنا اولی ہی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جملہ خصایصونسی یہہ بہی ہی کہ
آپکا نام لیکر ندا نکرنا اور بقیع کے قبرونکی زیارت مستحب ہی اور وہان چند قبی ہین ایک قبہ اہلبیت
کا اوسمین حضرت عباس اور حضرت امام حسن اور حضرت امام زین العابدین اور حضرت امام محمد
باقر اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم کے مزار ہین اور حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام
کا مزار امام حسن علیہ السلام کی بازو ہی بعض کہتے ہین کہ آپکا مدفن آپہی کے مکانمین ہی جو حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک کی بازو سی ہی اور زبیر بن بکار سی روایت ہی کہ حضرت امام حسن
مجتبی رضی اللہ عنہ نے جسد شریف کو حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے بقیع مین لاکر دفن کیا
اور محمد بن سعد نی ذکر کیا ہی کہ یزید دمشقی نے سر مبارک کو حضرت امام حسین علیہ السلام کے مدینے کے
عامل عمرو بن سعید بن العاص کی نزدیک روانہ کیا تو انہون نی کفن مین لپیٹکر بقیع مین آپکی والدہ کے

نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے عورت کو مرد اور مرد کو عورتین غسل دینا اگرچہ محرم
رہین اگر کسی جای مرد کی میت رہی اور نرہین وہان سوای عورتون کے یا عورت کی میت
رہی اور نرہین سوای مردون کے تو میت کو تیمم کراوی مگر غیر محرم ہاتھہ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کراوے
اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے جایز ہی غسل دینا مرد محرم عورتون کو اور عورتین محرم
مردونکو اگر فقط غیر محرم رہین تو تیمم کروی اور اولی واسطے غسل کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام
شافعی کے مرد کو قرابتدار مرد اور عورت کو قرابتدار عورتین اور نزدیک امام مالک کے اولی
مرد کو اوسکی عورت ہی اور عورت کو اسکا مرد ہی اور نزدیک امام احمد کے وصی اولی ہی اور مستحب
ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے غسل کی جای کوئی نہین رہنا سوای غاسل اور اسکے مددگارونکے اگر بچہ
پیدا ہوا بعد علامت حیات کی پائی جاوی تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے غسل دیوی اور نماز
پڑہی اگر حیات نپائی جاوی تو غسل دیوی اور نماز نہین پڑہکر کپڑے مین لپیٹکے دفن کری بچے
کی صورت کامل ہو یا نہو اور نزدیک امام مالک کے حیات پائی جاوی تو غسل اور نماز ہی نہین تو
نہ غسل ہی نہ نماز مگر خون دہونا مستحب ہی اور کپڑے مین لپیٹکر دفن کرنا واجب ہی اور نزدیک
امام شافعی کے حیات پائی جاوی تو نماز اور غسل ہی اگر حیات نہین اور صورت کامل ہی تو
غسل دیکر کفن پہناکے دفن کرے اور نماز نہ پڑہی اگر صورت کامل نہین ہی تو فقط کپڑے مین
لپیٹکر دفن کرے اور نزدیک امام احمد کے اگر چار مہینے یا زائد مین پیدا ہو تو غسل دیکر نماز
پڑہکی دفن کری اگرچہ حیات معلوم نہو اگر کوئی حاملہ مر جاوی اور پیٹ مین اسکے بچہ زندہ رہی
تو پیٹ چیر کر بچہ نکال لیوی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور پیٹ چیرنا حرام ہی نزدیک امام مالک
اور امام احمد کے لاکن بچہ مرنیکے بعد میت کو دفن کری اور نزدیک امام شافعی کے پیٹ چیری
اگر بچہ پیدا ہو کر جینی کی امید رہی تو نہین تو نہ چیرے بچہ مرنیکے بعد دفن کری اگر آدمی کا بدن آدہے
سی زائد ملے بغیر سر کے یا آدہا ساتہہ سر کے تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے غسل دیوی اور نماز پڑہکر دفن
کری اوس سی کم ملے تو فقط کپڑا لپیٹکر دفن کری اور نزدیک امام مالک کے دو ثلث بدن کے ملین تو غسل